مولد شریف عزیز

تصنیف عالم عالی پایگاہ عامل کامل دستگاہ حاجی حافظ عبد العزیز صاحب محدث

جسکو

اکثر کتب احادیث و سیر وغیرہ سے کئی برس کی محنت و مشقت میں بڑی کاوش و تحقیقات سے

تصنیف و تالیف فرمایا

ترجمہ آیات قرآنی اور احادیث نبوی میں بڑی احتیاط کی ہے مثل ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم

ماہ دسمبر سنہ ۱۹۶۹ء

مطبع نامی منشی نولکشور میں طبع ہوا

مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ تمام مقبول جہان ہوا

[illegible] جمع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلیے موجود ہی فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ وملاحظہ سے شایقان اصلی حالات کتب کو معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی۔ اس کتاب کو ٹیٹل پیج کی تین صفحہ سادہ مین بعض کتب متفرقات دینیہ اردو وغیرہ مذہب حنفیہ کے درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

متفرقات دینیہ اردو

شمایل احمدی۔ سراپاے خاتم المرسلین کا بیان مؤلفہ جمال الدین حسن خان۔

مثنوی زائر۔ دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب [illegible]

دوازدہ مجلس۔ مسمی بہ ریاض الازہار فی احوال سید الابرار مولفہ مولوی وجیہ الدین محمد رضوی

اسرار کربلا۔ حالات معرکہ کربلا۔ مطلع مؤلفہ منشی نذیر الدین بلگرامی۔

مہر نبوت۔ نعت پیمبر مین قصیدہ نور [illegible]

رموز القرآن۔ اوقاف قرآن کا بیان مؤلفہ مولوی محمد حسین علی [illegible] شاہجہانپوری۔

آثار محشر۔ حالات قیامت کا حال۔

صبح کا ستارہ۔ حالات بہشت ودوزخ وقیامت مؤلفہ مولوی عباس علی۔

قیامت نامہ بہشت نامہ واقعہ مولوی فیاض الحق

آثار قیامت۔

اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیای سعادت مترجمہ مولوی فخر الدین

مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء العلوم کامل چار جلد مترجمہ مولوی احمد حسین دہلوی۔

بدایۃ الکونین الی شماوۃ الحسنین۔ مولفہ ابو الخیر مولوی محمد معین الدین مشہدی۔

تحفۂ درود ملقب بخیر الکلام۔ مولفہ مولوی منظور احمد

تذکرۃ الشہدا۔ منظوم واقعات کربلا۔

رسالہ نسب الانبیا۔ مصنفہ مولوی ظہور الحق [illegible]

شجرۂ طغراے اسماے دوازدہ امام علیہم السلام از صنعت مولوی یادعلی خوشنویس الثانی۔

دہ مجلس منظوم۔ معرکہ شہادت کربلا علی الترتیب [illegible]

جنگ نامہ کربلا۔

دہ مخزن۔ مصائب کربلا مصنفہ حکیم نصر اللہ خان [illegible]

مجموعہ توشۂ عقبیٰ۔ درود وظائف اسماے آلہی مع خواص وثناہاے مبارک رسالت پناہی۔ تالیف مولوی محمد عباس۔

عین البکا۔ معروف بہ دہ مجلس مع رسالہ [illegible] بہ چہل مجلس تصنیف نواب سید عطاء اللہ۔

مجموعۂ نو ونہ نام۔ شامل چند رسایل ذیل۔
۱۔ دعاے مغنی۔ ۲۔ قصیدہ بردہ۔ ۳۔ قصیدہ بانت سعاد۔ ۴۔ قصیدہ غوثیہ
۵۔ دعاے سریانی۔ ۶۔ قصیدہ اویس قرنی

انوار محمدی۔ بیان اختلاف فرق اسلامیہ تصنیف محمد امیر اکبرآبادی۔

شرح چہل حدیث۔ تصنیف میر علی۔

مجموعۂ وفات نامہ قصیدہ نعتیہ۔ قصہ حضرت بلال۔ قصہ حضرت دائی حلیمہ نبوت نامہ معروف بہ حلیہ شریف مولود شریف منظوم۔ از مرزا علی بہار۔

تقریظ انتائج افکار جامع علوم دینی و ایمانی خادم کلام ربانی جناب مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی ادام اللہ فیوضہ آمین

حامداً و مصلیاً - یہ رسالہ مولود شریف نہایت عمدہ طریق پر لکھا گیا جو جو باتین ایمان کی ضروری ہین جنکا جاننا سب مسلمانون کو ضرور ہے وہ سب اسمین صاف صاف لکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قران شریف اُترنیکا حال اور معراج کا حال اور حضرت موسی و عیسی علی نبینا وعلیہ السلام اور کل پیغمبرون پر کلام الہی اُترنیکا بیان اور اللہ جل شانہ کا اکیلا ہونا اور اسکا مختار و قادر ہونا وغیرہ اور بشارات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کتب سماویہ مین مذکور ہین اور مباحث متعلقہ تفضیل حضرات انبیاء اور ذکر ملائکہ اور ذکر حضرت عیسی و امام مہدی اور قیامت اور شفاعت و جنت و دوزخ وغیرہ یہ سب امور جیسے بالتفصیل اس رسالہ مین ہین ایسا کسی اور رسالہ مین جو ہندی زبان مین تصنیف ہو ذکر نہین دیکھا حق جل شانہ اسکے مولف کو جزاے خیر دیوے اور عوام و خواص کو لازم ہے کہ ان سب امور کی تعلیم کرین اور شائع کرین حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی —

فہرست کتاب مولود شریف

اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکا وقت اور آپ پر قرآن کا .... اترنا اور
معراج کا ہونا اور دیوون کا آسمان سے گرایا جانا پہلے سے دکھلادیا اور یہ بیان کہ حضرت
عیسیٰ کے بعد کافرون نے ایمانداروں پر بڑے بڑے ظلم کیئے اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہاتھون کافرون کا زور توڑا ۔ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ اور آپکے
پیدا ہوتے وقت کیا کیا نشانیان سچے دین کی اللہ نے دکھلائین ۔ یہ ذکر کہ حضرت حلیمہ نے
آپکو دودھ پلایا اور اللہ نے انکو بڑی بڑی برکتین دکھلائین ۔ یہ ذکر کہ ابوطالب آپکو ساتھ
شام کی طرف لے گیے بحیرا درویش نے آپکو اپنے علم سے پہچانا اور بہت بڑی تعظیم کی ۔ یہ
ذکر کہ آپ حضرت خدیجہ کا مال لیکر تجارت کے لیے تشریف لے گیے اور نسطورا درویش
نے آپکو پہچانا اور بڑی تعظیم کی ۔ اب آپکے اوپر قرآن کے اترنے کا بیان ہے جو سب
ایمان والون کا ایمان ہے اور یہ ذکر ہے کہ آپ نے اللہ کے حکم خلقت کو کیونکر پہونچاے
اور اللہ کے پیغام کو کیونکر سنا ہے ۔ اب یہ ذکر ہے کہ اللہ نے آپکو ساتون آسمانون
کے اوپر بلایا اور پانچون نمازون کا حکم فرمایا ۔ اب یہ ذکر ہے کہ اللہ نے قرآن مین کیا کیا
باتین ایمان کی بتائین اور کفر کی باتین مٹائین ۔ اب یہ ذکر ہے کہ اللہ نے بعضے حکم
جو ایک پیغمبر پر بھیجے تھے دوسرے پیغمبر کے وقت مین موقوف کردی ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین بعضے حکم اول بھیجے پھر موقوف کردیے اب آپکے
پچھلے حکم پر چلنا چاہیے ۔ اب یہ بیان ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک
کام کیا اور پھر چھوڑدیا اور منع نہین کیا وہ یقینی موقوف نہین ہوا کسی نے اسکو
موقوف سمجھا کسی نے نہین سمجھا ۔ ذکر آپکی حدیث کی ادب اور تعظیم کا ۔ ذکر امام مہدی
علیہ السلام کا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کا اور ذکر قبرون سے اٹھنے کا

اور حساب وکتاب اور شفاعت کا اور بہشت اور دوزخ کا

بعون صانع بیچون و بکرم فضل خلاق ذوالمنن

کیا بیان عزیز دل و جان جسمین کہ احوال با برکت میلاد شریف و دیگر اوصاف جس کو سنتے ہی دلکو ہو فرحت و سرور

مولد شریف

جو جامع کمالات علوم دینیہ مولوی حافظ عبد العزیز صاحب محدث نے کتب معتبرہ کی روایات مستند سے بحوالہ نام کتاب تالیف فرمایا

کے بمطبع منشی نولکشور میں بتصحیح مصنف طبع ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر اون باتونکا جو ایمانکی جڑ ہین

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ گواہی دیتا ہوئین کہ نہین کوئی مالک سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور بیشک حضرت محمد بندے ہین اللہ کے اور پیغام پہونچانیوالے اللہ کے اللہ اونپر درود بھیجو اور سلامت رکھے اور بیشک حضرت عیسیٰ بندے ہین اللہ کے اور پیغام پہونچانیوالے ہین اوسکا اور اوسکی لونڈی کے بیٹے ہین اور اوسکا کلمہ یعنی ایک بات ہے جو ڈالدی مریم مین اور روح ہین اوسکی طرف سے اور باغ اور آگ سچ ہے یہہ کلمہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم محمدیونکو بتلایا اور اوسپر وعدہ جنت کا فرمایا ہے ہم سب محمدیونکا یہی ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ کی مان مریم بہی اللہ کی لونڈی ہین حضرت عیسیٰ بھی اللہ کے بندے ہین اللہ نے اونکو بن باپ کے فقط اپنی قدرت سے بنادیا پہلے اونکی روح کو بنایا کہدیا کہ ہو جا وہ موجود ہو گئی پھر اونکی روح کو مریم کے اندر ڈالدیا پھر مریم سے اونکو

پیدا کیا اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکے فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے پیغام پہونچانیوالون پر قرآن اللہ نے حضرت محمد پر اوتارا اور انجیل حضرت عیسیٰ پر اوتاری اور توریت حضرت موسیٰ کو لکہدی اور جو جو کتابین پیغمبرون پر اوتارین اون سب کتابون پر اور سب پیغمبرون پر مین ایمان لایا اور پچہلے دن پر ایمان لایا کہ اللہ بیشک ایکدن سبکو زندہ کریگا اور حساب کتاب لیگا اور اس بات پر مین ایمان لایا کہ ٹہرانا نیکی اور بدیکا اللہ کیطرف سے ہے اور مرنیکے بعد جی اوٹہنے پر ان سب باتون پر مین ایمان لایا یا اللہ اس ایمان پر ہمکو قایم رکہیو آمین اے اللہ کے بندو سبسے پہلا فرض بندونپر یہی ہے کہ اللہ کو پہچانین کہ وہ سبکا بنانیوالا ہے سبکو اوسی نے بنایا ہے وہ ہمیشہ سے ہے ایسا نہین ہے کہ پہلے نہو پہر ہوگیا ہو بلکہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا وہی اکیلا سبکا مالک ہے اوسنے حضرت محمدؐ کو مکہ مین پیدا کیا اور آسمان سے اپنا کلام اونکے پاس جبرئیل فرشتے کی زبانی بہیجا یہ قرآن جو تمام جہان مین پہیلا ہے یہ وہی کلام ہے جو اللہ نے ساتون آسمانون کے اوپر اپنے عرش یعنے تخت کے اوپر سے جبرئیل فرشتے کو سنایا اور جبرئیل کو حکم کیا کہ یہہ کلام ہمارا زمین مین جاکر محمد کو سناو اور پیغام ہمارا اونکو پہونچاو محمدؐ یہہ پیغام سارے جہانکے سب آدمیونکو اور سب جنون کو سناوین جبرئیل نے اللہ کے حکم سے زمین مین اوترکر یہہ کلام حضرت محمدؐ کو سنایا حضرت محمد نے اللہ اونپر درود بہیجے اور سلامت رکہے یہہ قرآن سب کو سنایا اور اللہ کا پیغام سبکو پہونچایا آدمیونکو سنایا جنون کو سنایا مردون اور عورتون کو سب کو سمجہایا اس قرآن مین اللہ نے

حضرت محمدؐ سے فرمایا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یعنی کہدے کہ وہی اللہ اکیلا ہے اَللّٰہُ الصَّمَدُ یعنی اللہ ہی کے سب محتاج ہین لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ یعنی اوسنے کسیکو نہین جنا اور کسی نے اوسکو نہین جنا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور ہرگز نہین ہے اوسکے جوڑ کا کوئی

قرآن مین جا بجا فرماتا ہے کہ اوسنے ہرگز کسیکو بیٹا نہین بنایا اور بادشاہت مین اوسکا کوئی
ساجھی نہین سورۂ کہف مین فرماتا ہے کہ اللہ نے اپنے بندے پر یعنی محمدؐ پر یہ کتاب اتاری
اس لیے کہ محمدؐ اللہ کے بڑے عذاب کا ڈر سناوین اور اون لوگونکو خوشی سناوین جو ایمان لائے
ہین اور نیک کام کرتے ہین اور اون لوگونکو ڈر سناوین جو کہتے ہین کہ اللہ نے بیٹا بنایا
سورۂ مریم مین فرماتا ہے کہ لگتا ہی آسمان پھٹ پڑین اور زمین پھٹ جاوے اور پہاڑ
ڈھے پڑین اس بات پر کہ اون لوگون نے اللہ کے واسطے بیٹا پکارا اللہ کو لایق نہین ہے
کہ کسیکو بیٹا بنالیوے سب جتنے لوگ ہین آسمانو نمین اور زمین مین سب اللہ کے سامنے
آوینگے اپنے تئین بندہ جانکر سورۂ انبیا مین فرماتا ہے کہ اون لوگون نے کہا کہ اللہ نے بیٹا
بنالیا وہ اس بات سے پاک ہے بلکہ وہ بندے ہین عزت دیے ہوے اوس سے بڑھ کر نہین بولتے
ہین اور وہ اوسکے حکم سے کام کرتے ہین اور سفارش فقط اوسی کی کرتے ہین جس سے
وہ راضی ہوا اور وہ اللہ کی دہشت سے ڈر رہے ہین سورۂ اعراف مین حضرت محمدؐ
سے فرماتا ہے کہ کہدے کہ مین اختیار نہین رکھتا اپنی جان کے لیے فائدہ کا نہ نقصان کا
مگر جو اللہ چاہے مطلب یہ ہی کہ حضرت محمدؐ اللہ کے پیارے بندے ہین مگر اونکو اور کسی خاص
بندے کو یہ اختیار نہین کہ اللہ کے بغیر حکم کسیکا کچھ کام بناوین سارا اختیار اللہ ہی کا ہے
اور سب کی کل اوسی کے ہاتھ مین ہے مگر اللہ اونکے ہاتھ سے طرح طرح کے فیض اپنے
بندونکو پہونچاتا ہے اتنا بڑا فیض اللہ نے اپنے بندونکو حضرت محمدؐ کے وسیلے سے پہونچایا
کہ اپنا کلام پاک اونکی زبانی سب کو سنایا حضرت جبرئیل کو اور حضرت محمدؐ کو اپنے بیچ مین
اور بندونکے بیچ مین وسیلہ ٹھہرایا ایمان سے بڑھ کر کوئی نعمت نہین یہ نعمت جسنے پائی
حضرت محمدؐ کے وسیلہ سے پائی قرآن مین اللہ نے اپنی صفتین سبکو بتائین کہ اللہ کو یون سمجھو
کہ وہی اکیلا ہے سب کا بنانیوالا ہے ہر چیز کا جاننے والا ہے دلون کے بھید جانتا ہی
ایک ذرہ اوس سے چھپ نہین سکتا سب کچھ سنتا ہے سب کچھ دیکھتا ہی اوسکو سب قدرت

جو چاہے سو کرے جسکو چاہے بنا دے جسکو چاہے مٹا دے حضرت محمد صلعم سے پہلے جو جو پیغمبر اللہ نے بھیجے تھے اور اونپر اپنا کلام اوتارا تھا اون پیغمبروں کا ذکر بھی جابجا قرآن مین کردیا حضرت عیسی پر اوسنے انجیل کتاب اوتاری سورۂ مائدہ مین فرماتا ہے کہ ہمنے عیسے کو انجیل دی اوسمین راہ کی سوجھ ہے اور روشنی ہے اور نصیحت ہے ڈرنے والون کے لیے حضرت موسی کو توراۃ کتاب اللہ نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر دی سورۂ مائدہ مین فرماتا ہے کہ ہمنے توراۃ اوتاری اوسمین راہ کی سوجھ ہے اور روشنی ہے سورۂ نسا اور سورۂ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے کہ ہمنے داؤد کو زبور دی اللہ تعالی قرآن مین حضرت محمد کو اور سب ایمان والونکو حکم کرتا ہے کہ تم کہو کہ ہم ایمان لائے اس کلام پر جو ہمارے حضرت محمد پیغمبر پر اللہ نے اوتارا اور جو کچھ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب پر اوتارا گیا اور جو کچھ موسے اور عیسی کو دیا گیا اور جو کچھ سب نبیون کو دیا گیا ہم اوس سب پر ایمان لائے اور ہم اللہ ہی کے تابعدار ہین اللہ تعالی قرآن مین جابجا فرشتونکا ذکر کرتا ہے کہ وہ اللہ کے خاص بندے ہین آسمانون مین رہتے ہین زمین مین بھی اوترتے ہین جبرئیل فرشتے کی اللہ نے بڑی تعریف کی ہے اور فرمایا کہ یہ قرآن ہمنے محمد کے پاس اوسکے زبانی بھیجا جو پیغام پہونچانیوالا عزت والا ہے بڑا زور والا ہے تخت کے مالک کے پاس یعنے اللہ کے پاس رتبے والا ہے کہنا مانا ہوا ہے یعنی سب فرشتے اوسکا کہنا مانتے ہین وہانکا امانت دار ہے یعنی اللہ کے پیغام فرشتونکو اور پیغمبرون کو پہونچاتا ہے جتنا اللہ نے فرمایا اوتنا ہی پہونچاتا ہے نہ گھٹاتا ہے نہ بڑہاتا ہے کچھ فرشتے وہ ہین جو اللہ کے تخت کو اوٹھائے کھڑے ہین اور بہت سے فرشتے اللہ کے تخت کو گھیرے ہوے ہین ساتون آسمان فرشتون سے بھرے ہوے ہین کچھ فرشتے وہ ہین جو آدمیونکے ساتھ رہتے ہین آدمی جو بات بولتا ہے اور جو کام کرتا ہے وہ لکھ لیتے ہین اللہ خود سب کچھ جانتا ہے ہر چیز کو دیکھ رہا ہے مگر اسمین اوسنے حکمت رکھی ہے کہ بندون کے اچھے کام اور برے کام فرشتون سے لکھواتا ہے قیامت کے دن حساب لیگا کچھ فرشتے وہ ہین جو اللہ کے

حکم سے آدمیونکی نگہبانی کر رہے ہین نہین تو دیو موہنہ پہیلائے بیٹھے ہین اگر قابو پاوین
آدمیونکو نگل جاوین ایک فرشتہ اللہ کا وہ ہے جو بادل مین بولتا ہے اللہ کا ذکر کرتا ہو اور اللہ
کی تعریف کرتا ہے اور بدلیونکو ہانکتا ہے جہان اللہ کا حکم ہے وہان لیجاتا ہے ایکہ
فرشتے وہ ہین جو مرتے وقت آدمیونکی جان نکالتے ہین قرآنمین اللہ نے جابجا فرشتونکا
ذکر کیا ہے اور اللہ نے قرآنمین بار بار قیامت کا ڈر سنایا ہے کہ ایکدن ایسا آویگا کہ
اللہ اگلے پچھلے سب بندونکو زندہ کریگا قبرون سے نکالکر کھڑا کردیگا اللہ زمین پر آویگا سب
فرشتے آوینگے سب سے حساب لیگا جو لوگ اللہ کو اکیلا جانتے تھے اور اوسکے سب پیغمبرونکو
سچا جانتے تھے اور اوسکے سب حکم مانتے تھے اونکو باغونمین رکھیگا جہان عمدہ سے عمدہ
کھانا پینا اور ہر طرح کی نعمتین موجود ہین بڑی نعمت یہ ہے کہ اللہ اپنا دیدار بے پردہ
دکھا دیگا پردیکو اوٹھا دیگا اپنا نور سب پر چمکا دیگا جو لوگ اللہ کا دوسرا کسیکو جانتے
تھے یا اوسکے پیغمبرونمین سے کسی پیغمبر کے منکر تھے یا اوسکے حکمونمین سے کسی حکم سے منکر تھے اونکو
ہمیشہ آگ مین جلتا رکھیگا وہ آگ اس دنیا کی آگ سے ستر حصہ زیادہ تیز ہے یہی باتین ایمانکی جڑ
ہین مگر ان باتون کے جاننے والے اور اللہ کے اور پیغمبرون کے پہچاننے والے اب
تہوڑے رہ گئے ہین نام کے مسلمان بہت ہین اس زمانہمین محمدیونکو لازم ہو کہ اللہ کا
اور پیغمبرونکا ذکر بہت کثرت سے رکھین قرآنمین اللہ جابجا حضرت محمدؐ کو حکم فرماتا ہے
کہ پیغمبرونکا ذکر کرو کہین فرماتا ہے کہ مریم کا ذکر کرو کہ اوس کنواری کو ہمنے یون پاک بیٹا دیا
کہین فرماتا ہے کہ موسی کا ذکر کرو وہ ہمارا پیارہ بندہ تہا ہمنے اوسکو پکارا اور پاس بلاکر
اوس سے باتین کین کہین فرمایا داؤد کو یاد کرو کہین فرمایا ایوب کو یاد کرو اس پردہ
مین بندونکو سمجھا دیا کہ حضرت محمدؐ جو سب پیغمبرون کے سردار ہین جب اونکو حکم ہوا کہ اگلے
پیغمبرونکا ذکر کیا کرو تو سب ایمان والونکو لازم ہے کہ ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور سب پیغمبرونکا ذکر کیا کرین اس ذکر کو اپنی حفاظت کا تعویذ سمجھین اس زمانہ مین شیطانونکا

ہر طرف زور ہے شرک اور بدعت کا ہر طرف شور ہے قیامت کا دن بہت نزدیک آن پہونچا ہے
دل لگا کر سنو کہ اللہ نے سب بندونکو کیونکر پیدا کیا اور پیغمبرونپر اپنا کلام کیونکر اوتارا پہلے یہ سنو
اور خوب یاد رکھو کہ قرآن کے سوا اور بھی بہت باتین اللہ نے حضرت محمدؐ کو بتائین ہین اون
باتونکو حدیث کہتے ہین قرآن کی جتنی آیتین حضرت جبرئیل لاتے تھے آپ لکھنے والون سے لکھوا
لیتے تھے قرآن کی سورتین نماز مین پڑھنے کے لیے اوتری ہین حدیثونکا نماز مین پڑھنا حکم نہین اول
اول آپکا حکم یہہ تھا کہ حدیثونکو مت لکھو دلمین یاد رکھو پھر آخر کو آپ نے حدیثون کے لکھنے کا بھی
اذن دیا کچھہ لوگون نے حدیثین بھی لکھنی شروع کین جن لوگون نے آپکو دیکھا تھا جب وہ سب
دنیا سے اوٹھہ گئے لوگون نے دیکھا کہ اب دن بدن لوگونکی یاد مین فرق پڑتا جاتا ہے
برکت دنیا سے کم ہوتی جاتی ہے ایسا نہو حدیثین لوگونکو بھول جاوین حدیثون کے لکھنے پر بہت
لوگون نے کمر باندھی بڑی بڑی کتابین حدیث کی طیار کین جو حدیث لکھی یون لکھی کہ یہ حدیث
ہمنے اوس شخص سے سنی اوسنے اوس سے سنی اوسنے اوس سے سنی یہانتک کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
یون فرمایا اس طرح پر ایک ایک حدیث پر بیس بیس پچاس پچاس سو سو سندین پہونچائین اور
جن لوگونکی زبانی حدیثین چلی آتی ہین اونکا بھی ذرا ذرا حال لکھہ لیا اونکے احوال کی کتابین
علیحدہ طیار کین تاکہ ہر ہر شخص کا حال معلوم رہے کہ معتبر تھا یا نہ تھا یاد کا پکا تھا یا کچا تھا
بہت سی حدیثین ایسی ہین جو بڑے بڑے معتبر لوگون کی زبانی چلی آتی ہین بہت سے سچے معتبر
لوگ یاد کے پکے اونکو ایک سے ایک سنتے چلے آتے ہین وہ حدیثین پکی سند کی کہلاتی ہین اور
بہت حدیثین اون لوگونکی زبانی سنی ہین جو بہت بڑے معتبر نہین تہین یا اونکا حال
اچھی طرح معلوم نہین یا اونکی یاد پکی نہین وہ سندین کچی ہین حدیث کے جاننے والے
یہہ قاعدہ باندھ گئے ہین کہ ایسے لوگ اگر ایسی بات کہین کہ قرآن اور حدیث مین ویسی
باتین اور بہت آتی ہین تو انکو مت جھٹلاؤ جناب محمدؐ اللہ اونپر درود بھیجے اللہ کے حکم
سے ہزارون نشانیان اپنے سچے ہونیکی سب کو دکھائین اللہ کے حکم سے چاند کو دو ٹکڑے کیا

درختونکو پالا لیا اور اونسے کلمہ پڑہوا دیا تہوڑے سے کہانیمین اور تہوڑے سے پانی مین سیکرون
آدمیونکو کہلا دیا یہہ سب باتین پکی پکی سندون سے پہونچی ہین پہر اگر کچی سندونسے یہہ خبر
پہونچی کہ آپکا سایہ نہین پڑتا تہا یا آپکے قدمونکا نشان پتہر پر پڑجاتا تہا ان حدیثونکو بہی
سنو اور یہی سمجہو کہ کیا عجب ہی اللہ نے آپکو بڑی بڑی نشانیان دی تہین یہہ نشانی بہی
دکہائی ہو تو کیا عجب ہے اس زمانہ مین ہر طرف اون لوگونکا زور ہے جو حدیث کی کتابونکے
دشمن ہین اے مسلمانون اونکے سایہ سے بہاگو جتنی کتابین حدیث کی ہین اون سب مین زیادہ
پکی سندین ان چہہ کتابونکی ہین امام مالک کی موطا صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سنن ابوداود
سنن نسائی خصوصًا صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور موطا امام مالک کی ان تین کتابونکی سندین
نہایت پکی پکی ہین ایک ایک بات پر کئی کئی سندین موجود ہین +

ذکر اس باتکا کہ اللہ نے سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا پہر اور چیزونکو
اوسی نور سے پیدا کیا

صحیح بخاری مین امام بخاری فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا عمر نے جو حفص کے بیٹے تہے کہا کہ ہمسے فرمایا
میرے باپ نے کہا کہ ہمسے فرمایا اعمش نے کہا کہ ہمسے فرمایا جامع نے جو شداد کے بیٹے تہے کہ اونسے
فرمایا صفوان نے جو محرز کے بیٹے تہے وہ روایت کرتے ہین عمران سے جو حصین کے بیٹے تہے کہ جناب پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کَانَ اللّٰہُ وَلَمۡ یَکُنۡ شَیۡءٌ غَیۡرُہٗ یعنی اللہ تہا اور اوسکے سوا کوئی
چیز نہ تہی اس حدیث کو خوب یاد رکہو کہ اللہ کے سوا کوئی چیز نہ تہی اب سنو کہ سب سے پہلے اوسنے
کیا بنایا امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ امام عبدالرزاق نے اپنی سند جابر
تک پہونچائی جو عبداللہ کے بیٹے تہے اونہون نے فرمایا کہ مینے عرض کیا کہ اے پیغام پہونچانیوالے
اللہ کے میرے مان باپ آپ پر قربان ہون مجکو خبر دیجئے کہ وہ کون چیز ہے جسکو سب چیزون سے
پہلے اللہ نے بنایا آپنے فرمایا اے جابر بیشک اللہ تعالی نے سب چیزون سے پہلے تیرے نبی کا
نور اپنے نور سے بنایا پہر وہ نور قدرت سے پہرنے لگا جہان اللہ نے چاہا اور اوس وقت مین

نہ تختی تھی نہ قلم تھا نہ باغ تھا نہ آگ تھی نہ کوئی فرشتہ تھا نہ کوئی آسمان تھا نہ کوئی زمین تھی نہ کوئی
سورج تھا نہ کوئی چاند تھا نہ کوئی جن تھا نہ کوئی انسان تھا پھر جب اللہ نے چاہا کہ خلقت کو
پیدا کرے اوس نور کے چار حصے کئے پھر پہلے حصے سے قلم کو بنایا اور دوسرے سے تختی کو اور
تیسرے سے عرش کو یعنی تخت کو پھر چوتھے حصے کے چار حصے کیے پہلے سے عرش کے یعنی تخت کے
اوٹھانیوالونکو پیدا کیا اور دوسرے سے کرسی کو اور تیسرے سے باقی فرشتونکو پھر چوتھے کے
چار حصے کئے پہلے سے آسمانونکو بنایا اور دوسرے سے زمینونکو اور تیسرے سے باغ
کو اور آگ کو پھر چوتھے کے چار حصے کئے پہلے سے ایمان والونکی نگاہونکا نور بنایا اور دوسرے
سے اونکے دلونکا نور بنایا اور وہی اللہ کی پہچان ہے اور تیسرے سے اونکی انس کا نور بنایا
اور وہی اللہ کا اکیلا جاننا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی نہین کوئی مالک
سوا اللہ کے محمد پیغام پہونچانیوالے ہین اللہ کے اب سنو کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ
نے سب سے پہلے حضرت محمدؐ کا نور اپنے نور سے بنایا اپنے نور سے بنانیکا یہہ مطلب ہے کہ اللہ
نے اپنے نور کا سایہ پیدا کیا اللہ کا نور جیسا تھا ویسا ہی رہا اللہ کا نور کچھہ گھٹ نہین گیا
اللہ نے اپنی صفت کا نمونہ انسان مین بھی رکھا ہے انسانکا سایہ اور عکس آئینہ مین ظاہر
ہوتا ہے اور آدمی کا ایک بال بھی گھٹ نہین جاتا حضرت محمد کا نور اللہ کا پہلا سایہ ہے
یہہ سایہ پہلے نہ تھا فقط اللہ ہی تھا اللہ نے اپنے اس پہلے سایہ کو پیدا کیا جب اور خلقت
کے بنانیکا ارادہ کیا اوسی نور محمد سے قلم کو اور تختی اور عرش کو پیدا کیا اس حدیث مین
پانی کا ذکر نہین اور حدیثون سے ثابت ہے کہ اللہ نے پانی کو اور عرش کو پیدا کیا
اللہ کا عرش پانی کے اوپر تھا ان دونو مین پہلے کسکو بنایا سو امام قسطلانی
مواہب مین لکھتے ہین کہ امام احمد اور ترمذی نے ابو رزین عقیلی تک سند
پہونچائی کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی عرش سے پہلے بنایا گیا
اور اسمعیل سدی جو عبد الرحمن کے بیٹے ہین اونہون نے بہت سندین اسپر پہونچائین کہ

کہ اللہ نے کوئی چیز پانی سے پہلے نہین بنائی اسکا مطلب یہ ہے کہ نور محمدی کے بعد سب چیزون سے
پہلے پانی کو بنایا جب اللہ کا عرش یعنے تخت پانی پر تہا اوسوقت اللہ نے تمام خلقت کی تقدیر
قلم سے اوس بڑی تختی پر لکھوائے امام مسلم فرماتے ہین کہ مجہسے فرمایا طاہر کے باپ احمد نے
وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبد اللہ کے وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے سرح کے احمد نے کہا کہ ہمکو خبر دی ابن وہب نے
کہا کہ مجکو خبر دی ابو ہانی خولانی نے وہ روایت کرتے ہین ابو عبد الرحمن حُبُلی سے وہ عبد اللہ سے
جو عمرو کے بیٹے ہین وہ عاص کے بیٹے کہا کہ مینے سنا ہے اللہ کے رسول سے اللہ اونپر درود بہیجے
اور سلامت رکہے وہ فرماتے تہے کہ اللہ نے خلقتون کی تقدیرین لکہین آسمانون اور زمین کے بنانے
سے پچاس ہزار برس پہلے جسوقت اوسکا عرش پانی پر تہا امام ترمذی فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا
یحیی نے جو موسی کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا ابو داود طیالسی نے کہا کہ ہمسے فرمایا عبد الواحد نے
جو سُلیم کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ مین ملا عطا سے جو ابو رباح کے بیٹے مینے اوسے کہا کہ بصرہ کے
لوگ تقدیر مین گفتگو کرتے ہین انہون نے فرمایا کہ اے بیٹا تو قران پڑہتا ہے مین بولا ہان فرمایا تو
سورہ زخرف پڑہ مینے پڑہی حٰمٓ وَالْکِتَابِ الْمُبِیْنِ اِنَّا جَعَلْنَاہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ
وَاِنَّہٗ فِیْٓ اُمِّ الْکِتَابِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ یعنی قسم ہے کہلی کتاب کی ہمنے کر دیا اسکو قران عربی
بولی کا شاید تم سمجہو اور بیشک یہہ ام الکتاب مین یعنی اصل کتاب مین ہے ہمارے پاس البتہ اونچا
مضبوط عطا نے کہا تو جانتا ہے ام الکتاب کسکو کہتے ہین مین بولا اللہ اور اوسکا رسول خوب
جاننے والا ہے اونہون نے فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ اللہ نے اوسکو آسمان کے بنانے سے اور زمین
کے بنانے سے پہلے لکہا ہے اوسمین یہہ بہی ہے کہ فرعون آگ کے لوگونمین سے ہے اور اوسمین یہہ
بہی ہے تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ یعنی ٹوٹ جاوین ہات ابو لہب کے اور ہلاک ہوا وہ
آپ مطلب یہہ ہے کہ وہ اصل کتاب جو اوس بڑی تختی پر اللہ نے لکہی اوسمین قران بہی لکہا
ہے اللہ خبر دیتا ہے کہ یہہ قرآن ہمارے پاس اصل کتاب مین لکہا رکہا ہے اور وہ اصل کتاب
آسمان زمین کے بنانے سے پہلے لکہی ہے تو قرآنمین جن جن کافرون کے حق مین فرمایا

کہ یہہ آگ مین جاوینگے یہہ اوسوقت سے لکھا رکھا ہے عطا نے فرمایا کہ مین نے ملاقات کی ولید
سے جو عبادہ کے بیٹے وہ صامت کے بیٹے ہینی ولید سے پوچھا کہ تمہارے باپ نے مرتے وقت
تمکو کیا وصیت کی وہ بولے کہ اونہون نے مجکو بلایا اور فرمایا اے بیٹا اللہ سے ڈرتے رہیو اور
جانتے رہیو کہ اگر تو اللہ سے ڈریگا تو تو اللہ پر ایمان لاویگا اور تو ایمان لاویگا اسپر کہ نیکی اور بدی
سب اللہ ہی کی ٹھیرائی ہوئی ہے پھر اگر تو اسکے برخلاف پر مریگا تو آگ مین داخل ہوگا بیشک مینے
سنا ہے اللہ کے رسول سے اللہ اونپر درود بھیجو اور سلامت رکھو آپ فرماتے تھے کہ پہلے جو چیز
اللہ نے بنائی وہ قلم ہے پھر فرمایا لکھہ قلم نے کہا کیا لکھون اللہ نے فرمایا لکھہ جو کچھہ ٹھیرا ہوا ہے
جو ہوچکا اور جو کچھہ ہمیشہ تک ہونیوالا ہے امام عبدالباقی زرقانی مواہب کی شرح مین لکھتے
ہین کہ امام طبرانی نے دو سندین پہونچائین اونمین سے ایک سند کے سب ثقہ اور معتبر ہین اور
حاکم اور حکیم ترمذی نے بھی ابن عباس تک سند پہونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ نے بنائی ایک تختی حفاظت سے رکھی ہوئی ایک سفید موتی سے اوسکے صفحے سرخ
یاقوت کے ہین اوسکا قلم نور سے ہے اور اوسکا لکھا ہوا نور ہے اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ
نے پکی سند ابن عباس تک پہونچائی کہ اللہ نے بنائی وہ تختی جو حفاظت سے رکھی ہے جسپر
رستا سو برسکا امام دارمی مسند مین فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی ابراہیم نے جو منذر کے بیٹے
کہا کہ ہمسے فرمایا ابراہیم نے جو مہاجر کے بیٹے وہ مسمار کے بیٹے وہ عمر سے جو حفص کے بیٹے
وہ ذکوان کے بیٹے وہ حُرقہ کے آزاد غلام سے وہ ابو ہریرہ سے اونہون نے کہا کہ اللہ
کے رسول نے اللہ اونپر درود بھیجو اور سلامت رکھے فرمایا کہ اللہ جو بہت خوبیون والا
اور بہت اونچا ہے اوسنے طٰہٰ اور یٰس کو پڑہا آسمانون اور زمین کے بنانے سے ہزار برس
پہلے پھر جب فرشتون نے قرآن سنا کہنے لگے بڑی خوبی ہے اوس امت کے واسطے جنکے اوپر
یہہ اوترے گا اور بڑی خوبی ہے اون پیٹون کے لیے جو اسکو اوٹھاوینگے اور بڑی خوبی
ہے اون زبانون کے لیے جو اسکو بولین گی مولانا جلال الدین سیوطی التعقیبات مین فرماتے ہین

کہ ابراہیم جو مہاجر کے بیٹے ہین ابن معین نے فرمایا کہ اونمین کچھ عیب نہین ہے اور اس حدیث کو دارمی نے مسند مین اور ابن خزیمہ نے توحید مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہے اور امام دارمی کے مسند کو بہت لوگون نے کہا ہے کہ اسکی سب سندین صحیح ہین اب سنو کہ اللہ تعالی قرآنمین جابجا خبر دیتا ہے کہ اوسنے آسمانون اور زمین کو چھ دنمین بنایا پھر وہ عرش پر یعنی تخت پر بیٹھا سب کا لوکا بند و بست کر رہا ہے جاننا چاہیے کہ اوسکا بیٹھنا ہمارا سا بیٹھنا نہین ہے ہم نہین جانتے کہ اوسکا بیٹھنا کیسا ہے اور ہم نہین جانتے کہ وہ کسطرح کا ہے کیسا ہے اتنا جانتے ہین کہ جیسا وہ ہے ویسا دوسرا کوئی نہین ہوسکے سوا کوئی نہین جانتا کہ وہ کیسا ہے اللہ تعالی نے فرشتونکو نور سے اور جنونکو آگ سے پیدا کیا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتے نور سے بنائے گئے ہین اللہ قرآنمین خبر دیتا ہے کہ جن کو ہمنے آگ کے شعلہ سے بنایا ہزارون برس فرشتے اور جن آسمان اور زمین مین رہے حضرت عبد الرحمن چشتی اپنے رسالہ مین لکھتے ہین کہ جو کتابین ہند کی جنونکے زمانہ مین لکھی گئی تھین مینے بہت پڑہین حضرت آدم کا ذکر نہایت تلاش کے بعد ایک کتاب مین نکلا ایسی کتابین ہندؤن کے یہان ہین مگر ضد کے مارے اون کتابونکو چھپاتے ہین جناب عبد الرحمن چشتی نے اوس کتاب کا ترجمہ کیا ہے اوسمین لکھا ہے کہ پہلے پہل جن شریعت پر قایم تھے جو جو حکم اللہ نے اونپر اوتارے تھے اون حکمون پر چلتے تھے جب زمانہ بہت گذر گیا جنون نے گناہ کرنے شروع کیے اور اللہ کے حکم کے برخلاف کام کرنے لگے اوس زمانہ مین ایک دیو جو سب دیوونکے سردار تھے اونھون نے اون لوگون سے فرمایا کہ اگر اپنا بھلا چاہتے ہو تو اللہ کی شریعت کو مت چھوڑو نہین تو آخر کو پشیمان ہوگے اون لوگون نے کچھ نہ سنا تب اون بزرگ نے فرمایا کہ خبردار رہو اللہ تعالی آخیر زمانہ مین ایک شخص کو پیدا کریگا وہ زمین مین تمہارا نام و نشان نہ رکھیگا یہ فرما کر وہ بزرگ ایک پہاڑ پر جا بیٹھے اونکی بی بی نے اونسے پوچھا کہ وہ کون شخص ہے جسکو اللہ تعالی پیدا کریگا جو سب دیوونکو

فناکریگا اونہون نے یون بیان فرمایا کہ اللہ تعالی زمین کی مٹی سے ایک شخص کو پیدا کریگا
اوسکا نام آدم ہوگا ساری خلقت سے وہ بہتر ہوگا اوسکا چہرہ چودھوین رات کے چاند
سے ہزار ون درجے بڑہکر روشن ہوگا اللہ تعالی حکم کریگا کہ ساری خلقت آدم کو سجدہ کرین
سب اونکو سجدہ کرینگے ایک دیو سجدہ نہ کریگا اور رشک سے کہیگا کہ مین آگ کا بنا ہوا ہون
اور یہہ مٹی سے بنایا گیا ہے اوسکو کیونکر سجدہ کرون وہ دیو تہ غرور اور نادانی سے اپنے
تئین رسوا کریگا کوئی اوسکو اپنے پاس جگہہ نہ دیگا آسمان زمین کے بیچ مین سرگردان رہیگا
غرور بہت بری بلا ہے اور سب عیبون سے بدتر ہے آدم تمام خلقت پر غالب ہون گے
ساری زمین اپنے قبضہ مین لاوینگے اونکی بی بی اونکی بائین پسلی سے پیدا ہوگی آدم کی اولاد
بہت کثرت سے ہوگی چھہ ہزار برس کے بعد آدم کی اولاد مین ایک شخص پیدا ہونگا اونکا نام مہامت
یعنی محمد ہوگا وہ اپنی قوم سے فرماوینگے کہ مجکو اللہ کا یہہ حکم ہے کہ اوسکے سوا کسیکو نہ پوجون
اس بات سے اونکی قوم کے لوگ اونسے جدا ہو جاینگے پھر آہستہ آہستہ بہت لوگ اونکے دین مین
آوینگے اور اونمین سے بہت لوگ اللہ کے پہونچے ہوے ہونگے اس کتاب مین یہہ بیان بڑی دور تک لکہا ہے

بیان اسکا کہ اللہ نے حضرت آدم کو کیونکر پیدا کیا اور اونسے کیا کیا فرمایا اور اونکے بعد حضرت نوح تک کا حال

امام قسطلانی لکہتے ہین کہ ابن سبع نے شفاء الصدور مین کعب احبار سے روایت کی ہے کہ اونہون
نے فرمایا کہ جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کرنیکا ارادہ کیا جبرئیل کو حکم کیا کہ وہ مٹی
لاوے جو زمین کا دل اور بہار اور نور ہے سو جبرئیل فردوس کے فرشتون مین اور اوپر کے آسمان کے
فرشتون مین اوترے اور جس جگہہ پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ہے اوس جگہہ سے ایک
مٹھی بھر مٹی لی اور وہ سفید چمکتی تھی وہ تسنیم کے پانی مین جنت کی نہرون کے صاف پانی مین
گوندھی گئی یہانتک کہ سفید موتی کیطرح پر ہوگئی اوسکے بڑی شعاع اور روشنی تھی پھر فرشتے
اوسکو لیکر عرش اور کرسی کے آس پاس اور آسمانون مین اور زمین اور پہاڑون اور دریاؤن مین پھرے

سو فرشتون نے اور تمام خلق نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور اونکا مرتبہ پہچانا آدم علیہ السلام کے پہچاننے سے پہلو ہیئہ کعب احبار مین پہلے یہودیون کے عالم تھے پھر محمدی ہوے اونہون نے یہ بات اگلی کتابون مین دیکھی ہوگی یا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہونچی ہوگی آخر کو اللہ تعالی نے اپنے وعدیکے موافق حضرت آدم کو پیدا کیا قرآن شریف مین اسد تعالی نے حضرت آدم کا احوال بار بار حضرت محمد کو سنایا ہے کئی سورتون مین یہہ قصہ بیان فرمایا توریت مین بہی یہہ قصہ حضرت موسی کو بتایا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرشتون سے فرمایا کہ مین آدم کو مٹی سے بناؤنگا جب مین اوسکو ٹہیک کرچکون اور اپنی روح یعنے اپنی بنائے ہوئی روح جب اوسمین پہونکون تم سب اوسکے آگے سجدہ مین گر پڑیو جب اللہ نے حضرت آدم کو بنایا اور اپنی بنائی ہوئی روح اوسمین پہونکدی سب فرشتے حضرت آدم کے سامنے سجدہ مین گر پڑے مگر ابلیس جو جنون مین کا تہا اوسنے اللہ کا حکم نہ مانا اللہ تعالی نے فرمایا اے ابلیس تجکو کسنے روکا کہ تونے ایسے شخص کو سجدہ نہ کیا جسکو مینے اپنے ہاتون سے بنایا ابلیس بولا مین اوس سے بہتر ہون تونے مجکو آگ سے بنایا اور اوسکو مٹی سے بنایا اللہ تعالی نے فرمایا نکل دور ہو تو مردود ہوا اور تجہپر میری پہٹکار ہے انصاف کے دن تک وہ بولا مجکو ڈہیل دے اوسدن تک کہ لوگ اوٹہائے جاوینگے یعنی قیامت کے دن تک تب اللہ نے فرمایا تو اونہین لوگون مین ہے جنکو ڈہیل دی گئی ہے ایک جانے ہوے وقت تک تب ابلیس نے کہا قسم تیری عزت کی مین آدم کی اولاد کی جڑ کہودونگا اونکو بہکاؤنگا اور اونکو آرزوئین دلاؤنگا تیری سیدہی راہ مین اونکے روکنے کو بیٹہونگا پہر اونکے آگے سے اور اونکے پیچہے سے اور اونکے داہنی طرف سے اور اونکے بائین طرف سے آؤنگا تیرے خاص بندونکے سوا سب کو بہکاؤنگا اللہ نے فرمایا جا جو کوئی اونمین تیری راہ پر چلے گا مین تجسے اور اونسے دوزخکو بہردونگا اونمین سے جس پر تیرا زور چلے تو اوسکو اپنی آواز سے گہبرا دے اور اپنے سوار اور پیادے اونپر کہینچ لے جا اور مال مین اور اولاد

مین اونکا شریک ہوا اور اونسے وعدے کرا اور شیطانکا وعدہ فقط دہوکا ہے جو میرے بندے
ہین یعنے جو خاص میرے پیارے بندے ہین اونپر تیرا کچہ زور نہین اللہ تعالی نے حضرت
آدم کی بائین پسلی سے اونکی بی بی حضرت حوّا کو پیدا کیا دونون سے فرمایا کہ تم باغ مین
رہو جہان جی چاہے خوب جی بہر کر کہاو اور اِس درخت کے پاس مت جائیو کہ تم بے انصافو نمین
سے ہوجاوگے شیطان نے جاکر بہکایا اور کہا کہ اللہ تعالی نے تمکو اس درخت سے اسلیے
منع کیا ہے کہ تم اسکو کہاؤگے تو فرشتے ہوجاؤگے یا ہمیشہ جیتے رہوگے قسم کہاکر کہا کہ مین
تمہاری بہلائی چاہتا ہون ایسا دہوکا دیا کہ دونون نے اوس درخت کو چہکہ لیا اور دونونپر
اپنا ستر ظاہر ہوگیا اوس باغ کے پتونکو گانٹہ کر اپنا ستر چہپایا اللہ تعالی نے دونونکو پکارا
کہ میننے تم دونونکو منع نہین کردیا تہا اور کہہ نہین دیا تہا کہ شیطان تم دونونکا کہلا دشمن
ہی دونون بولے اے رب ہمارے ہمنے اپنی جانونپر ظلم کیا اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور رحم نہ کریگا
تو ہم تباہ ہوجاوینگے اللہ تعالی کا حکم ہوا کہ تم یہانسے اترو تمکو زمین مین ٹہرنا ہوگا اوسمین
زندہ رہوگے اوسی مین مروگے اوسی مین سے نکالے جاوگے حضرت آدم اور حضرت حوا
زمین مین اوترے دونون سے اولاد پہیلی اللہ تعالی یہ قصہ بیان فرماکر سورۂ اعراف مین
فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹون تمکو شیطان بہکا نہ دے جسطرح تمہارے مان باپ کو جنت
سے نکلوا دیا وہ یعنی شیطان اور اوسکا لشکر تمکو دیکہتے ہین جس جگہہ سے تم اونکو نہین دیکہتے
ہو سورۂ کہف مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم ابلیس سے اور اوسکی اولاد سے دوستی کرتے
ہو مجہکو چہوڑکر اور وہ سب تمہارے دشمن ہین مسلمانونکو لازم ہے کہ ایسے دشمن سے ہر وقت
ہشیار رہین اور اللہ کی پناہ مانگتے رہین شیطان ہر ہر کام مین دخل دیتا ہے مال اور اولاد مین
شریک ہوتا ہے مال کو شیطانی کامونمین خرچ کرواتا ہے نیک کامون سے روکتا ہے جس کہانے
پر بسم اللہ نہ کہے اوس کہانے مین شریک ہوتا ہے امام ابن جریر نے تہذیب الآثار مین لکہا ہے
کہ مجاہد نے فرمایا کہ جب مرد جماع کرتا ہے اور بسم اللہ نہین کہتا ہے تو جن اپنے بدنکو اوسکے

بدن پہ لپٹتا ہو اور اوسکے ساتھ جماع کرتا ہے یا اللہ اس دشمن سے اور اوسکی فوج سے ہمکو
بچا ئیو آمین اب سنو کہ حضرت آدم سب آدمیون مین پہلے نبی ہین اللہ نے آپ اونسے باتین کہین وہی
باتین اونہون نے اپنی اولاد کو سکہائین آپ سنو کہ امام ترمذی فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ہمام
کے باپ ولید نے جو بغداد کے رہنے والے شجاع کے بیٹے وہ ولید کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا ولید
نے جو مسلم کے بیٹے وہ اوزاعی سے وہ یحیی سے جو ابو کثیر کے بیٹے وہ ابو سلمہ کے بیٹے وہ ابو ہریرہ
سے اونہون نے کہا کہ لوگون نے عرض کیا اے پیغام پہونچانیوالے اللہ کے کسوقت واجب
ہوئی آپ کے لئے نبوۃ یعنی خبر دینا آپنے فرمایا جسوقت آدم بیچ مین تھے روح کے اور بدن کے
اسکی سند اچھی ہے صحیح ہے امام احمد نے بدیل سے روایت کی ہے جو میسرہ کے بیٹے وہ عبد اللہ
سے جو شقیق کے بیٹے وہ میسرہ سے اونہون نے کہا کہ مینے عرض کیا کہ اے پیغام پہونچانیوالے
اللہ کے آپ کسوقت سے نبی تھے فرمایا جب آدم بیچ مین تھے روح کے اور بدن کے اس حدیث
کو امام بخاری نے بھی اپنی بڑی تاریخ مین روایت کیا ہے حافظ ابن حجر اصابہ مین فرماتے ہین کہ
اسکی سند قوی ہے امام احمد نے اور بیہقی نے اور حاکم نے صحیح سند کہہ کر عرباض تک سند پہونچائی
جو ساریہ کے بیٹے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اللہ کے پاس نبیونکا ختم
کرنیوالا تہا اور آدم پڑے ہوئے تھے اپنی مٹی مین ان حدیثو نسے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے
حضرت آدم مین روح کے پہونکنے سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مرتبہ نبوت کا دیا
اور آپکی روح پاک کا فیض سب پیغمبرون اور اولیاؤنپر جاری کر دیا اور سب پر ظاہر کر دیا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سب نبیون کے ختم کرنیوالے ہین سب نبیون کے بعد دنیا مین ظاہر ہون گے
امام ترمذی فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو بشار کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا صفوان نے جو
عیسی کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا حارث نے جو عبد الرحمن کے بیٹے وہ بیٹے ابو ذباب کے وہ
سعید مقبری سے جو ابو سعید کے بیٹے وہ ابو ہریرہ سے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب اللہ نے آدم کو بنایا اور اونمین روح پہونکی اونہون نے چھینکا اور کہا الحمد للہ

اللہ کے حکم سے اوسکا شکر کیا اللہ نے فرمایا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یا آدم یعنی اللہ تجہپر رحم کرے آ
آدم کچہہ فرشتے بیٹھے ہوے تہے اللہ نے فرمایا جا ان فرشتون کیطرف اور کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وہ فرشتے بولے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پہر آدم اپنے رب کے پاس پلٹ کر آئے
اللہ نے فرمایا یہہ دعا ہے تیری اور تیری اولاد کی اپنے آپس مین اللہ تعالی سورۂ اعراف
مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلاتا ہے کہ جسوقت تیرے رب نے آدم کے بیٹونسے اونکی پیٹھون سے
اونکی اولاد کو نکالا اور اونکی جانپر اونکو گواہ کیا کہ کیا مین تمہارا مالک نہین ہون وہ بولے
ہان ہم گواہ ہین امام احمد نے حضرت ابن عباس تک سند پہونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
آیت کا مطلب یون بیان فرمایا کہ اللہ نے اقرار لیا آدم کی پیٹہ سے نعمان مین یعنی عرفات مین تو
اونکی پیٹہ سے ساری اولاد جو پیدا کی اوسکو نکالا اور اپنے سامنے اونکو چیونٹیون کیطرح پر پہیلایا پہر
اونسے سامنے باتین کین فرمایا کہ کیا مین تمہارا مالک نہین ہون وہ بولے ہان ہم گواہ ہین اور امام
احمد نے حضرت ابی تک سند پہونچائی جو کعب کے بیٹے ہین کہ انہون نے اس آیت کا مطلب بیان فرمایا
کہ اللہ نے اونکو جمع کیا پہر اونکو صورت دی پہر اونکو بولتا کیا اور وہ بولے پہر اونسے قول اور اقرار لیا اور
اونکی جانونپر اونکو گواہ کیا کہ کیا مین تمہارا مالک نہین ہون وہ بولے ہان پہر فرمایا مین تمپر گواہ کرتا ہون
ساتون آسمانونکو اور ساتون زمینونکو اور تمپر گواہ کرتا ہون تمہارے باپ آدم کو کہ تم قیامت کے دن یہہ
نکہنا کہ ہمکو اسکی خبر نہ تہی جان لو کہ کوئی مالک میرے سوا نہین ہے اور کوئی رب میرے
سوا نہین ہے اور میرے ساتہہ کسی چیز کو شریک مت کیجیو مین اب تمہاری طرف اپنے پیغام
پہونچانیوالونکو بہیجونگا وہ تمکو میرا قول اور اقرار یاد دلاوینگے اور تمپر اپنی کتابین اوتارونگا
وہ بولے ہم گواہ ہوے کہ بیشک تو مالک ہمارا اور حاکم ہمارا ہے ہمارا کوئی مالک تیرے
سوا نہین ہے اور ہمارا کوئی حاکم تیرے سوا نہین ہے اونہون نے اس باتکا اقرار کیا حضرت
آدم اونکی طرف دیکہنے لگے دولتمند کو اور محتاج کو اور خوبصورت کو اور اوس سے نیچے والیکو
دیکہا کہا اے رب میرے تونے اپنے بندونکو برابر کیون نہ کیا فرمایا مینے چاہا کہ میرا شکر کیا جا

اور نبیونکو اونمین چراغون کیطرح پر دیکھا کہ اونکے اوپر نور تھا اونسے ایک اور اقرار پیغام
پہونچانیکا اور خبر دینی کا لیا گیا اور یہی بات ہے جو اللہ نے فرمایا ہے وَاِذْ اَخَذْنَا
مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى وَعِیْسَى ابْنِ
مَرْیَمَ اور جب لیا ہمنے نبیوسے اونکا اقرار اور تجھسے اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی
مریم کے بیٹے سے حضرت عیسی بھی اونہین اروا حومین تھے امام مالک اور ابوداود اور
ترمذی نے حضرت عمرؓ تک سند پہونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے
آدم کو بنایا پھر اونکی پیٹھ پر اپنا دہنا ہاتھ پھیرا پھر اوس سے کچھ اولاد نکالی پھر فرمایا کہ
مینے ان لوگون کو جنت کیواسطے پیدا کیا اور یہہ جنت والون کے کام کرینگے پھر اونکی
پیٹھ پر ہاتھ پھیرا پھر اوس سے کچھ اور اولاد نکالی پھر فرمایا کہ مینے انکو آگ کے لئے بنایا اور
یہہ آگ والون کے کام کرینگے ایک مرد بولا اے پیغام پہونچانیوالے اللہ کے پھر عمل کس
چیز مین ہے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جب بندیکو جنت کے لئے
پیدا کرتا ہے اوس سے جنت والون کے کام لیتا ہے یہانتک کہ وہ جنت والون کے کامونمین
سے کسی کام پر مرجاتا ہے پھر اوسکو اوسکے باعث سے جنت مین داخل کرتا ہے اور جب بندے کو
آگ کے لئے بناتا ہے اوس سے آگ والون کے کام لیتا ہے یہانتک کہ آگ والون کے کامونمین
سے کسی کام پر مرجاتا ہے پھر اوسکو اوسکے باعث سے آگ مین داخل کرتا ہے امام قسطلانی فرماتے
ہین کہ ابوسہل قطان کے امالی مین ہمکو روایت پہونچی ہے سہل ہمدانی سے جو صالح کے بیٹے
اونہونے فرمایا کہ مینے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبرونکے
بعد بھیجے گئے پھر وہ سب کے سردار کس باعث سے ہوئے اونہون نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی نے ادم علیہ
السلام کے بیٹون سے اونکی پیٹھون سے اونکی اولاد کو نکالا اور اونکی جانون پر اونکو گواہ کیا کہ کیا
مین تمہارا مالک نہین ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے ہان کہا اسی باعث سے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیون کے سردار ہوئے اور وہ سب کے بعد بھیجے گئے مطلب یہہ ہے

کہ آپ نے سب سے پہلے اقرار کیا کہ یا اللہ مین تیرا بندہ ہون اور تو میرا مالک ہے اللہ نے اس اقرار
کے انعام مین اپکو سب نبیونکا سردار کردیا اب سنو کہ اللہ تعالے سورۂ آل عمران مین اپنے رسول پاک محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ جب اللہ نے نبیونسے اقرار لیا کہ مین تمکو کتاب
اور پکی باتین دون پھر تمہارے پاس ایک پیغام پہونچانیوالا آوے کہ تمہارے پاسکی باتون کو
سچ بتاوے تو ضرور تم اوسپر ایمان لاوگے اور اوسکی مدد کروگے وہ بولے ہمنے اقرار کیا اللہ
نے فرمایا کہ گواہ رہو مین بھی تمہارے ساتھ گواہ ہونیمین سے ہون ابن جریر اور ابن کثیر نے
لکہا ہے کہ حضرت علی نے اس آیت کا مطلب یون بیان فرمایا کہ اللہ نے جتنے نبی بہیجے آدم اور
اونکے بعد اون سب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدمہ مین اقرار لیا کہ اگر وہ بھیجے جاوین اور
تم زندہ ہو تو تم ضرور اونپر ایمان لائیو اور اونکی مدد کیجیو اور اپنی قوم سے اس باتکا اقرار لیجیو
اور یہی روایت ابن عباس سے بھی ہے جیساکہ عماد ابن کثیر نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم حضرت آدم کی اولاد مین ہین مگر حضرت آدم سے افضل ہین امام بیہقی نے
دلائل النبوۃ مین عبد الرحمن تک سند پہونچائی جو زید کے بیٹے وہ اسلم کے بیٹے اونہوں نے حضرت عمر تک سند
پہونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم نے گناہ کیا کہا اے میرے پروردگار
مین محمدؐ کے حق کو وسیلے سے تجھسے مانگتا ہون کہ تو مجکو بخشدے اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم تونے
محمدؐ کو کیونکر پہچانا اور مین نے اوسکو ابھی نہین بنایا کہا اے میرے رب اس سے پہچانا کہ تونے
جب مجکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح کو یعنی اپنی بنائی ہوئی روح کو تونے مجہ مین
پہونکا تو مینے اپنا سر اوٹھایا تو مین نے عرش کے پایونپر لکھا ہوا دیکھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنی نہین کوئی مالک سوا اللہ کے محمدؐ پیغام پہونچانیوالے ہین اللہ کے تو مینے
جانا کہ تونے اپنے نام سے اوسیکو ملایا ہے جو سب خلق سے بڑہکر تیرا پیارا ہے اللہ تعالی نے
فرمایا تونے سچ کہا اے آدم وہ بیشک سب خلق سے بڑہکر میرا پیارا ہے اور جب تونے اوسکے
حق کے وسیلے سے مجھسے مانگا تو مینے تجکو بخشدیا اور اگر محمدؐ نہوتا تو مین تجکو نہ بناتا اس حدیث کو

حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور سند کو صحیح کہا ہے اور طبرانی نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور مین
اتنا زیادہ ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ وہ تیری اولاد مین سب نبیون کے بعد ہوگا مولانا جلال الدین
سیوطی نے درمنثور مین بہت روایتین صحابون سے اور اصحابون کے شاگردون سے لکھی ہین
کہ حضرت آدم جنت سے ملک ہند مین اوترے اور حضرت حوا جدہ مین اوترین پھر مکہ مین آپ تشریف
لے گئے اور اللہ کے حکم سے آپنے اور فرشتون نے کعبہ بنایا اور حج کیا اور آپ ہند سے بار بار
حج کو جایا کرتے امام قسطلانی مواہب مین لکھتے ہین کہ حضرت آدم جب حضرت حوا سے ملے بیس
بار کے پیٹون مین چالیس لڑکے پیدا ہوے بغوی نے لکھا ہے کہ پہلا قابیل تھا اور اوسکے
ساتھ اقلیما جوڑیا پیدا ہوے قابیل ایکبار اپنے کھیت مین سے اللہ کے لیے نذر لایا ہابیل اوسکا
بھائی اپنی بھیڑ و نمین سے اللہ کی نذر لایا اللہ تعالی نے ہابیل کی نذر کو قبول کیا اور قابیل کی
نذر کو قبول نہ کیا قابیل کو بڑا غصہ آیا بھائی سے کہنے لگا مین تجکو مار ڈالونگا ہابیل نے کہا اللہ
اونہین کی نذر قبول کرتا ہے جو اوس سے ڈرتے ہین تو اگر میرے مار ڈالنے کے لیے اپنا ہاتھ
بڑھاویگا مین تیرے مار ڈالنے کو اپنا ہاتھ نہین بڑھاؤنگا مین اللہ سے ڈرتا ہون جو سارے جہانکا
مالک ہے پھر قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اللہ تعالے نے یہ احوال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو قرآن مین سنایا اور حضرت موسی کو توریت مین بتایا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جہان کسیکا خون ناحق ہوتا ہے آدم کے پہلے بیٹے پر اوسمین سے ایک حصہ عذاب کا پڑتا ہی
کیونکہ اوسنے پہلی مار ڈالنے کی راہ نکالی توراۃ شریف مین لکھا ہے کہ پھر ایک بیٹا پیدا ہوا
حضرت حوا نے اوسکا نام شیث رکھا کیونکہ اللہ نے ہابیل کے بدلے مجکو دوسرا بیٹا دیا عبرانی
مین شاغ کے معنی ہین دیا توریت مین ہے کہ حضرت شیث حضرت آدم کی صورت پر اور اونکے
مانند پیدا ہوے حضرت شیث کے پیدا ہونیکے وقت حضرت آدم ایکسو تیس برس کے تھے اور اونکے
پیدا ہونیکے بعد آٹھ سو برس اور زندہ رہے اور اونسے بیٹے اور بیٹیان پیدا ہوئین تو ساری
عمر اونکی نو سو تیس برس کی ہوئی مولانا علی غفر اللہ کہ جو مولانا عبد الباقی زرقانی کے اوستاد مین مواہب

کی شرح میں لکھتے ہیں کہ توراۃ میں یہ مقام اگر یہودیون کے بدلنے سے بچ گیا ہو تو مطلب یہ ہے کہ زمین میں اوترنیکے بعد نوسو تیس برس جیے یہ نوسو تیس برس شمسی لینے سورج کے حساب سے ہیں اور وہ چاند کے حساب سے نوسو ستاون برس ہوتے ہیں اور ابن جریر وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت آدم جنت میں تینتالیس برس رہے یہہ سب ملکر ہزار برس ہوتے ہیں جیسا کہ ابو ہریرہ اور ابن عباس کی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت آدم کی عمر ہزار برس کی لکھی گئی تھی توراۃ میں ہے کہ حضرت شیث سے انوش پیدا ہوے اور حضرت شیث کی ساری عمر نوسو بارہ برس کی ہوئی اور انوش سے قینان پیدا ہوے اور انوش کی ساری عمر نوسو پانچ برس کی ہوئی اور قینان سے مہلل ایل پیدا ہوے اور قینان کی عمر نوسو دس برس کی ہوئی اور مہلل ایل سے یارد پیدا ہوے اور مہلل ایل کی عمر آٹھ سو بچانوے برس کی ہوئی اور یارد سے حنوخ پیدا ہوے وہی ادریس علیہ السلام ہیں اور یارد کی عمر نوسو باسٹھ برس کی ہوئی حنوخ سے متوشلح پیدا ہوے اور حنوخ کی عمر تین سو پینسٹھ برس کی ہوئی اور وہ غائب ہو گئے کیونکہ اللہ نے اونکو اوٹھا لیا قرآن شریف میں بھی اللہ نے حضرت ادریس کے حق میں فرمایا ہے اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا یعنی وہ دلکا سچا تھا نبی تھا اور ہمنے اوسکو اوٹھا لیا اونچے مکان پر یعنی آسمان پر زندہ اوٹھا لیا متوشلح سے لامخ پیدا ہوے اور متوشلح کی عمر نوسو اونہتر برس کی ہوئی اور لامخ سے حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوے اور لامخ سات سو ستتر برس جیے

حضرت نوح سے حضرت ابراہیم کے وقت تک کا حال ✦

اسکے بعد نوسو حضرت نوح کو اللہ نے رتبہ پیغمبری کا دیا اور حکم کیا کہ اپنی قوم کو ہمارا پیغام پہونچاؤ اور ہمارے عذاب سے ڈراؤ اوس زمانہ میں بت پرستی بہت پھیل گئی تھی صحیح بخاری میں ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت نوح کی قوم میں کچھ اچھے لوگ تھے اونکے یہ نام تھے ود سواع یغوث یعوق نسر جب وہ لوگ مر گئے شیطان نے اونکی قوم کے دلمیں ڈالا کہ جو جو جگہ اونکی بیٹھنے کی میں جہان جہان وہ بیٹھا کرتے تھے وہان وہان نشان کھڑے کرو اور جو اونکے نام تھے وہ

اون نشانون کے نام رکہوا اون لوگون نے ایسا ہی کیا اور اون نشانونکی پوجا نہین ہوتی تہی
یہانتک کہ جب وہ لوگ مرگئے اور علم جاتا رہا اون نشانونکی پوجا ہونے لگی ابن القیم نے لکھا
ہے کہ ابن جریر نے فرمایا کہ ہمسے فرمایا ابن حُمَید نے کہ ہمسے فرمایا مہران نے وہ سفیان سے
وہ موسیٰ سے وہ محمد سے جو قیس کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ یغوث اور یعوق اور نسر حضرت
آدم کی اولاد مین اچھے لوگ تھے اور کچہہ لوگ اونکے تابع تھے کہ اونکی راہ پر چلتے تھے جب وہ مر گئے
تو اونکے رفیق جو اونکی راہ پر چلتے تھے اونہون نے کہا کہ اگر اونکی تصویرین بنا لے تو ہمکو اللہ کی
بندگی کا شوق اس باعث سے زیادہ ہوتا جب ہم اونکو یاد کرتے پہر اونہون نے اونکی تصویرین
بنائین پہر جب وہ لوگ مرگئے اور اور لوگ آئے چپکے سے اون پاس ابلیس آیا اور کہا وہ لوگ انہین کو
پوجتے تھے اور انہین کے باعث سے اونکو مینہہ دیا جاتا تہا پہر وہ اونہین کو پوجنے لگے جاننا چاہیے
کہ اوسوقت مین اللہ نے تصویر بنانیکو منع نہین کیا تہا وہ لوگ جنہون نے اول اول تصویرین
اس نیت سے بنائین کہ اون بزرگون کی صورت دیکہکر اونکو یاد کرینگے تو اللہ کی محبت اور
شوق اونکی برکت سے دلمین اور زیادہ ہوگا وہ لوگ اس باتمین گنہگار نہین ہوئے مگر ابلیس
کا مطلب یہہ تہا کہ پہلی تصویرین بنواؤن آخر کو جاہلون سے بت پجواؤن جب علم والے لوگ
مرگئے جاہل لوگ اللہ کو چہوڑ کر اونہین کو پوجنے لگے اور یہہ سمجھے کہ یہی ہمارے مالک اور مختار
ہین جو چاہین سو کرین جب اون بزرگونکو اللہ کے حکم کا محتاج نہ سمجہا اور اونکو خود مختار جانا بڑے
شرک مین گرفتار ہوئے حضرت نوح نے اونکو اللہ کا پیغام پہونچایا کہ اللہ ہی کو پوجو اور کسیکو نہ پوجو
اللہ کے سوا کوئی تمہارا مالک اور مختار نہین حضرت نوح کا کہنا اونہون نے کسی طرح نہ مانا کچہہ
تہوڑے سے لوگ ایمان لائے آخر کو حضرت نوح نے کہا کہ اے میرے رب مین عاجز ہو گیا تو اونسے
بدلہ لے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو کشتی بنانیکا حکم کیا آپ نے کشتی بنائی حضرت نوح اور سب
ایمانوالے کشتی مین سوار ہوئے اللہ نے آسمان کے دروازے کہولدیے مینہہ کی جہڑی لگی
اور زمین سے چشمے بہا دیے بہت بڑا طوفان آیا اونچے اونچے پہاڑ ڈوب گئے جب سب کافر

دو دن پیچھے طوفان موقوف ہوگیا زمین سوکھ گئی حضرت نوح اور سب ایمانوالے لوگ کشتی پر سے اوترے
یہ قصہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار سنایا ہے توراۃ مین بھی حضرت موسی کو بتایا ہے
سورۂ عنکبوت مین فرمایا کہ نوح اپنی قوم مین پچاس برس کم ہزار برس رہے ہین اب سنو کہ حضرت آدم اور حضرت
نوح کے بیچ مین جتنے لوگ ہین جنکے نام ابھی لکھے گئے ہین یہ سب ایمان والے تھے حضرت نوح کے
باپ دادا پردادا سب اچھے لوگ تھے ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن منذر اور بزار نے
اور حاکم نے ابن عباس تک سند پہونچائی یعنے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس کے
صاحبزادے جنکا نام عبد اللہ ہے اونہون نے فرمایا کہ آدم اور نوح کے بیچ مین دس سنگتین
ہین وہ سب سچی شریعت پر تھے پھر اونمین پھوٹ پڑی تب اللہ نے نبیونکو بھیجا اب سنو کہ حضرت
نوح سے پھر اولاد پھیلی حضرت نوح کے تین صاحبزادے تھے سام اور حام اور یافث انسے
اولاد پھیلی مگر حضرت سام کا بہت بڑا رتبہ ہے جنکی نسل مین حضرت ابراہیم اور اونکی نسل مین
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے سام کے بیٹے ارفخشذ ہین اور سام چھہ سو برس زندہ
رہے اور ارفخشذ چار سو تیس برس زندہ رہے ارفخشذ کے بیٹے قینان ہین وہ چار سو تیس
برس زندہ رہے اونکے بیٹے شالح ہین وہ چار سو ساٹھہ برس جیے اونسے عابر پیدا ہوے
وہ چار سو چونسٹھہ برس زندہ رہے پھر اونسے فالغ پیدا ہوے وہ تین سو انتالیس برس
جیے اونسے رعون پیدا ہوے وہ تین سو انتالیس برس زندہ رہے اور رعون سے شارغ
پیدا ہوے وہ تین سو تیس برس جیے اونسے ناحور پیدا ہوے وہ دو سو اڑتھہ برس جیے اونسے
تارح پیدا ہوے تارح سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوے تارح کی عمر دو سو پانچ برس کی
ہوئی یہ سب نام توراۃ شریف مین موجود ہین قینان کا نام کسی توراۃ مین ہے کسی مین لکھنے والوں سے
رہ گیا ہے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے بیچ مین دو پیغمبرونکا ذکر قرآن مین آیا ہے حضرت ہود
علیہ السلام جنکو اللہ نے قوم عاد کیطرف بھیجا اوس قوم کے لوگ بت پرست تھے حضرت ہود
نے اونکو اللہ کا پیغام پہونچایا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اوسکے سوا کسی کو نہ پوجو اگر تم نے

نہ مانا تھوڑے لوگ ایمان لائے اللہ نے ایک ہوا بھیجی سب کافر مر رہ گئے حضرت ہود کو اور سب ایمان والونکو اللہ نے بچا لیا پھر حضرت صالح علیہ السلام کو اللہ نے قوم ثمود کیطرف بھیجا حضرت صالح نے اون بت پرستونکو بہت سمجھایا اور اللہ کا پیغام پہونچایا اکثرون نے نہ مانا غیب سے ایک جھنگہار کی آواز آئی سب کافر مر رہ گئے حضرت صالح کو اور ایمان والونکو اللہ نے بچا لیا۔

حضرت ابراہیم سے حضرت موسیٰ کے وقت تک کا احوال

حضرت ابراہیم کے زمانہ مین نمرود بادشاہ بہت بڑا کافر تھا اللہ سے منکر تھا حضرت ابراہیم کو اللہ نے حکم کیا کہ ان کافرونکو ہمارا پیغام پہونچاؤ حضرت ابراہیم نے اپنے باپ یعنی چچا آزر کو اور اپنی قوم کو اللہ کا پیغام پہونچایا کہ اللہ ہی کو پوجو اور اوس سے ڈرو ان بتونکو جو تم پوجتے ہو نہ یہ تمکو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہین نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہین اون کافرون نے کسیطرح نہ مانا بہت بڑا ڈھیر آگ کا لگایا اور حضرت ابراہیم کو بھڑکتی آگ مین ڈالدیا اللہ تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے کہ ہمنے کہا اے آگ تو ٹھنڈی ہوجا اور ابراہیم پر سلامتی ہوجا اللہ تعالیٰ نے آپ کو آگ سے بچا لیا۔ سنو کہ مولانا جلال الدین سیوطی لکھتے ہین کہ آزر کو اللہ تعالیٰ نے اس راہ سے حضرت ابراہیم کا باپ کہا ہے کہ عرب کی بولی مین چچا کو بھی باپ کہتے ہین جیسے سورہ بقر مین اللہ نے خبر دی ہے کہ حضرت یعقوب کے بیٹون نے حضرت یعقوب سے کہا کہ ہم اوسی اللہ کو پوجین گے جسکو تمہارے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق پوجتے تھے دیکھو حضرت اسمٰعیل حضرت یعقوب کے چچا تھے اونکو باپ کہا اور سندون سے ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ ابن عباس نے اور مجاہد اور ابن جریج اور سُدّی نے فرمایا ہے کہ آزر حضرت ابراہیم کا باپ نہین تھا ابراہیم کا باپ تو تارح تھا اور ابن منذر نے ایک روایت مین صاف لکھا ہے کہ وہ چچا تھا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم کے اصل باپ دادا جتنے تھے سب ایماندار اور خدا پرست تھے آزر جو بت پرست تھا وہ چچا تھا باپ نہ تھا جاننا چاہیے کہ حضرت ابراہیم بابل کے علاقہ مین پیدا ہوئے

تھے بابل ایک شہر تہا قریب کربلا کے جو اب ویرانہ ہوگیا ہے بابل مین جادو اور بت پرستی اور کفر
اور شرک بہت زور پر تہا کہ فرلوگ جانتے تھے کہ تمام جہان کے سب کارخانے معاذ اللہ تارون کے اور
چاند سورج کے اختیار مین ہین تارون اور بتون کے پوجنے والون کا بڑا زور تہا حضرت ابراہیم نے
اپنی بی بی سارہ کو ساتھ لیکر اوس ملک سے ہجرت کی اللہ کے خاطر اپنا وطن چھوڑا حضرت لوط
جو آپکے بھتیجے تھے اونھون نے بھی آپکے ساتھ ہجرت کی ملک کنعان کے ارادہ پر مہیا الشی چلے پھر ایسا سبب
ہوگیا کہ پہلا آپ مصر مین پہونچے وہانکا بادشاہ بڑا ظالم تہا بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ سے حدیث نکالی ہین کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی ایک ظالم کی زمین مین پہونچے اور
اونکے ساتھ سارہ تہین اور وہ سب آدمیون سے زیادہ خوبصورت تہین جب آپ اوسکی زمین
مین داخل ہوے اوس ظالم کے بہتے لوگ اوس پاس گئے اور کہا کہ تیری زمین مین ایک عورت
آئی ہے کہ تیرے سوا کسیکے لایق نہین ہے اوسنے لوگ بہیجے اور کہلا بہیجا کہ اے ابراہیم تیرے
ساتھ یہ کون ہے فرمایا میری بہن ہے پھر اونکے پاس جاکر فرمایا کہ میری بات کو مت جھٹلائیو
کیونکہ مینے اوسنے کہدیا ہے کہ تو میری بہن ہے واللہ زمین پر میرے سوا اور تیری سوا کوئی
ایمان والا نہین تو اسلام مین میری بہن ہے اگر اس ظالم کو معلوم ہوجائیگا کہ تو میری بی بی
ہے تو وہ زبردستی تجکو مجھسے چھین لے گا پھر حضرت سارہ کو اوس ظالم پاس بہیجدیا اور حضرت
ابراہیم نماز کیطرف اوٹھے جب وہ اوس پاس پہونچین اوسنے بے اختیار اپنا ہاتھ اونکی طرف
پھیلایا اوسکا ہاتھ سختی سے سمٹ گیا اور حضرت سارہ وضو کرکے نماز پڑھنے لگین اور بولین
یا اللہ اگر مین تجپر اور تیرے پیغام پہونچانیوالے پر ایمان لائی ہون اور اپنے خاوند کے سوا
سب سے اپنی ستر کو بچایا ہے تو تو اس کافر کو مجپر غلبہ مت دے تب اوسکا گلا گھٹنے لگا
یہانتک کہ وہ اپنا پاؤن دے دے مارنے لگا وہ بولا کہ تم اللہ سے دعا کرو کہ میرا ہاتھ
کھولدے مین تمہارا نقصان نہین کرونگا وہ بولین یا اللہ اگر یہہ مرجائیگا لوگ کہین گے اسی
عورت نے اوسکو مار ڈالا پھر وہ چہوٹ گیا پھر وہ اونکی طرف کو اوٹھا پھر وہ وضو کرکے نماز

پڑہنے لگین اور بولین یا اللہ اگر مین تجہپر اور تیرے پیغام پہونچانیوالے پر ایمان لائی ہون اور
اپنے خاوند کے سوا سب سے مینے اپنے ستر کو بچایا ہے تو تو اس کافر کو مجہپر غلبہ مت دے اوسکا
ہاتہہ پہلی بار سے زیادہ سمٹ گیا اور لگا گہٹنے لگا یہانتک کہ وہ اپنا پاؤن دے دے مارنے لگا
پہر وہ اوسیطرح بولا کہ اللہ سے دعا کرو مین تمہارا کچہہ نقصان نہین کرونگا وہ بولین یا اللہ اگر
یہہ مر جائیگا لوگ کہین گے اسی نے اوسکو مار ڈالا پہر وہ چہوٹ گیا پہر اوسنے ویساہی کیا جیسا
اوسکا ہاتہہ پہلے دو بار سے زیادہ سمٹ گیا وہ بولا اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرا ہاتہہ کہولدے
مین اللہ کو گواہ کرتا ہون کہ مین تمہارا نقصان نکرونگا آپ نے دعا کی اوسکا ہاتہہ کہل گیا جو
شخص اونکو لے گیا تہا اوسکو بلایا اور کہا تو تو میرے پاس شیطان کو لایا ہے انسان کو نہین
لایا تو اوسکو میری زمین سے نکالدے اور ہاجرا اوسکی خدمت کو دے دے حضرت سارہ حضرت
ابراہیم کے پاس پہر آئین دیکہا کہ آپ کہڑے نماز پڑہ رہے ہین آپ نے ہاتہہ سے اشارہ کیا کہ
کیا خبر ہے کہا خیریت ہے اللہ نے اوس بدکار کا ہاتہہ روک لیا اور ہاجر لونڈی خدمت کو دی
حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکہتے ہین کہ لوگ کہتے ہین کہ حضرت ہاجرہ کا باپ قوم قبط
کے بادشاہون مین سے تہا اور مصر مین ایک گانون ہے حفن کہلاتا ہے حضرت ہاجرہ وہانکی تہین
ابن کثیر اپنی تاریخ مین لکہتے ہین کہ جب حضرت عمرؓ کے وقت مین اسکندریہ فتح ہوا عمرو جو حاکم
کے بیٹے تہے اونہون نے مصر کے پادری سے کہا کہ وہ یعنی حضرت ہاجرہ ہماری بادشاہ کی بیٹی تہی
اور منف کے لوگون مین سے تہی اور بادشاہ بہی اونہین مین کا تہا پہر عین شمس کے لوگ اونپر
غالب ہوے اور اونکو قتل کیا اور ملک چہین لیا اسی جہت سے وہ یعنی حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام تک پہونچین مطلب یہہ ہے کہ ہاجرہ منف کے بادشاہ کی بیٹی تہین عین شمس جو ایک
شہر ہے وہان کے لوگ اونکو پکڑ لائے مصر کے بادشاہ کے قبضہ مین آئین اوسنے حضرت سارہ کو دیا
توراۃ شریف مین ہے کہ پہر حضرت ابراہیم سارہ اور حضرت لوط سمیت مصر سے چلے اور کنعان کے
ملک مین آئے حضرت لوط نے سدوم شہر کیطرف کو خیمہ کہڑا کیا پر سدوم کے لوگ نہایت بد کار

اور گنہ گار تھے پھر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ اپنی آنکھیں اوٹھا اور اس مقام سے جہان تو ہے اوتر اور دکھن اور پورب اور پچھم کیطرف دیکھ کیونکہ میں یہہ ساری زمین جسے تو دیکھتا ہے تجھے اور تیری نسل کو ہمیشہ تلک دونگا اور میں تیری نسل کو خاک کے ذرون کے مانند بہت کرونگا سو اگر کوئی خاک کے ذرونکو گن سکے تو تیری اولاد کو بھی گنے حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتے ہین کہ حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم کو حضرت ہاجرہ دے ڈالین پہر حضرت اسمعیل حضرت ہاجرہ کے پیٹ میں پڑے پورا بیان اسکا توراۃ شریف میں یون ہے کہ ابراہیم کی بی بی سارہ کوئی لڑکا نہ جنتی تھی اور اوسکی ایک مصری لونڈی تھی جسکا نام ہاجرہ تھا سارہ نے ابراہیم سے کہا کہ دیکھ اللہ نے مجھے جننے سے روک رکھا ہے اب تو میری لونڈی پاس جا شاید میرا گھر اوس سے آباد ہووے اور ابراہیم نے سارہ کی بات سنی سو بعد اسکے کہ ابراہیم کنعان کی زمین میں دس برس رہے سارہ نے مصری ہاجرہ اپنی لونڈی کو لیا اور اپنے شوہر ابراہیم کو دیا تب وہ ہاجرہ کے پاس گیا اور اوسکو حمل رہا اور جب اوسنے اپنے تئین حاملہ دیکھا تو اپنی بی بی کو اپنے نزدیک حقیر جانا تب سارہ نے ابراہیم سے کہا کہ مین تجھسے داد چاہتی ہون کہ مینے جو لونڈی اپنی تجکو دی اب جو اوسنے اپنے تئین حاملہ دیکھا تو مجھے اپنی نظر و تمیز حقیر جانا میرے اور تیرے بیچ مین اللہ انصاف کرے تب ابراہیم نے سارہ سے کہا کہ دیکھ تیری لونڈی تیرے بس مین ہے جو تجھے اچھا لگے اوس سے کر تب سارہ نے اوسپر سختی کی اور وہ اوسکے پاس سے بھاگ گئی اور اللہ کے فرشتے نے بیابانمین اوسے پایا اور کہا کہ اے سارہ کی لونڈی ہاجرہ تو کہانسے آتی ہے اور کدہر جائیگی وہ بولی کہ مین اپنی بی بی سارہ کے گھر سے بھاگی ہون اللہ کے فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس پھر جا اور اوسکے آگے سر جھکائے رہ پھر اللہ کے فرشتے نے اوس سے کہا مطلب یہہ ہے کہ اللہ کی طرف سے کہا کہ وہ یون فرماتا ہے کہ مین تیری نسل بہت بڑھاؤنگا ایسا کہ وہ کثرت سے شمار میں نہ آویگی بعد اوسکے اللہ کے فرشتے نے اوس سے کہا کہ دیکھ تو حاملہ ہے اور تو ایک بیٹا جنیگی

اوسکا نام اسماعیل رکھنا کیونکہ اللہ نے تیرا دکھ سنا اسکا یہہ مطلب کہ عبرانی بولی مین یشمع کے
معنی مین سنتا ہے اور ایل اللہ کو کہتے ہین اسکا یہ مطلب ہے کہ سنتا ہے اللہ عبرانی مین یشماعیل
تھا عربی مین ی کی جگہہ الف اور بڑے شین کیجگہہ چھوٹا سین ہوکر اسماعیل ہوگیا بعد اسکے توراۃ
مین یون ہے وِهُوَ يِهْيِه پِرا داہ اور وہ ہوگا قوی آدمی فخر الدین رازی نے تفسیر
کبیر مین اسکا ترجمہ کیا ہے وَهُوَ يَكُونُ عَيْنُ النَّاسِ یعنی وہ ہوگا سردار آدمیونکا یادو
بِکُل وِیَدْ کُل بُو یعنی ہاتھ اوسکا سب پر اور ہاتھ سب کا اوسکے ساتھ اور وہ اپنے سب
بھائیون کے منہ کے سامنے رہیگا اے اللہ کے بندو تمنے اللہ کا کلام سنا اللہ جو سب کا
پیدا کرنیوالا اور سب کا مالک ہو وہ جسکو چاہے مقبول کرے جسکو چاہا اپنی محبت دیا اور اپنا عاشق
بنادے جیسے اوس سے دل لگایا اوسنے اوسکو پایا فرشتون نے اوسکے سامنے سر جھکایا یہود اور نصاری
اللہ کے پیارے بندو سے جلن اور بیر کرتے ہین اللہ کے خاص بندونکا کچھ نہین بگڑیگا وہی ڈاہ اور
جلن والے دوزخ کی آگ مین جلینگے اللہ تعالی بہت سے خاص بندونکو دنیا کی باتون مین گھٹاتا ہے
دین مین اونکا درجہ بڑہاتا ہے دنیا مین اونکو فاقہ دیتا ہے فقیر بناتا ہے اونکو دوسرونکا غلام
تابعدار بناتا ہے دین مین اونکو اپنا نزدیکی بندہ بناتا ہے دنیا مین اللہ نے حضرت ہاجرہ کو
حضرت سارہ کا تابعدار بنایا دین مین حضرت سارہ کو بہت بڑا درجہ دیا تو حضرت
ہاجرہ کا درجہ بھی بہت بڑھایا فرشتہ بشارت دینے کو بھیجا کہ اللہ نے تیرا دکھ
سنا بی بی سارہ نے جو حضرت ہاجرہ پر سختی کی تھی اور مصیبت جو تمہارے پر اللہ کو رحم آیا یہہ
بشارت دی کہ تیرا بیٹا اسماعیل سب آدمیونکا سردار ہوگا اور اپنے سب بھائیون کے سامنے
رہیگا یعنی بی بی کی اولاد سے اوسکا درجہ کم نہین ہوگا اب نصاری اور یہود اس جلن
مین مرتے ہین کہ ہاے ہاجرہ کی اولاد کو یہہ درجہ کیون ملا اور جناب محمد جو سب پیغمبرون کے
سردار ہین حضرت اسمعیل کی نسل مین کیون پیدا ہوے یہ ایسی بات ہے جیسے ابلیس اس جلن
مین مر رہا ہے کہ اللہ نے مجھکو آگ سے بنایا تھا اور آدم کو خاک سے بنایا پھر آدم کا رتبہ فرشتون

اور جھوٹے کیون برباد یا خاک کو آگ پر کیون غلبہ یا حضرت آدم کا کچھ نہین بگڑا ابلیس دوزخی
ہوا مردود ہوا اسی طرح حضرت ہاجرا اور حضرت اسمعیل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ نہین
بگڑا یہود اور نصاری دوزخی ہوے اب بھی دروازہ توبہ کا کھلا ہے اگر رشک اور جلن چھوڑین
اور محمدی دین قبول کرین جنتی ہو جاوین اور آگ سے بچ جاوین یا اللہ ہمکو اس فتنہ اور فساد
کے زمانہ کے وسوسون سے بچائیو اور محمدی دین پہ ہمکو قایم رکھیو آمین یا ہی محمدی ایمان والے دنیا
کے نقصان سے دین بڑہتا ہے اللہ والون نے اگر دنیا مین فقر و فاقہ کی تکلیف اوٹھائی اور کملی
اور گدڑی اوڑہی یا کسی کی غلامی اور تابعداری مین رہے اس دنیا کے نقصان سے اللہ
کو اونپر بہت رحم آتا ہے اور اللہ اونسے اور زیادہ محبت بڑہاتا جاتا ہے اب جو کوئی اونکو
دنیا کے نقصان کا طعنہ دیگا وہ مردود دوزخی ہوگا اللہ والونکا کچھ نہین بگڑیگا دنیا کی محبت
دل سے نکال اللہ سے محبت رکھو جنکے دل مین اللہ کی محبت نہین سماتی ہے اور دنیا کی محبت
دل مین رچ جاتی ہے وہ لوگ غریب فقیر مسلمانونکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین پھر اگر دنیا
کا عشق زیادہ دل مین رچ جاتا ہے پھر تو وہ لوگ اللہ کے نبیون اور ولیون سے بھی نہین
ڈرتے نبیون اور ولیونکو جو دین کی بادشاہی اللہ نے دی ہے وہ ان بے ایمانونکو نہین
سوجھتی دنیا کی بے سامانی پر انکو طعنے دیتے ہین مفت مین ایمان کھوتے ہین دوزخ مین
ہمیشہ کا رہنا قبول کرتے ہین یہود اور نصاری دن رات توراۃ شریف پڑہتے ہین اور
دیکھتے ہین کہ اللہ نے حضرت ہاجرا اور حضرت اسمعیل کی کیسی کیسی خاطرداریان کین دنیا
کی لاچاری اور بے بسی کے بدلے دین مین کیسا کیسا نوازا یہہ سب کچھ دیکھتے ہین مگر اوسپر
ایمان نہین لاتے بلکہ اونکا رتبہ دیکھہ دیکھہ کر جلتے ہین توراۃ شریف مین لکھا ہے کہ پھر حضرت ہاجرا کے
پیدا ہوے حضرت ابراہیم نے اونکا نام اسمعیل رکھا پھر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سے یون
فرمایا کہ تو بہت سی قومونکا باپ ہوگا اور مین تجھے نہایت پھل مند کرونگا اور تجھکو گروہ گروہ بناونگا
اور بادشاہ تجھسے پیدا ہونگے اور مین اپنا اقرار تیرے درمیان اور تیرے بعد تیرے بیٹے

اور تیری نسل کے درمیان ایک عہد مقرر کرونگا جو اونکے ساتھ ہمیشہ تک رہیگا کہ مین تیرا اور
تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہونگا اسکا مطلب یہہ ہے کہ تیری نسل مین میری بندگی ہوتی رہے
گی وہ مجکو اپنا خدا سمجھینگے اور مین تجھے اور تیرے بعد تیری اولاد کو یہہ زمین یعنی کنعان کی سارے
سرزمین دونگا کہ ہمیشہ تلک ملکیت مین رہے اور مین اونکا خدا ہونگا پھر فرمایا کہ تم مین سے
ہر ایک لڑکا ختنہ کرواوے پھر فرمایا کہ سارہ کو مین برکت دونگا اور اوس سے بھی تجکو ایک بیٹا
دونگا مین اوسکو مبارک کرونگا کہ وہ قومونکی مان ہوگی اور قومونکی بادشاہ اوس سے پیدا
ہونگے تب حضرت ابراہیم سجدے مین گرے پھر اللہ نے فرمایا کہ سارہ بیشک ایک بیٹا جنیگی تو اوسکا نام
اسحاق رکھنا اور مین اوسکے ساتھ ایک عہد کرونگا جو بعد اوسکے اوسکی نسل سے ساتھ ابد تک
ہوگا اور اسمعیل کے لئے مینے تیری بات سنی دیکھہ اب مینے اوسکو برکت دی اور اوسکو پھل مند
کیا اور اوسکو مینے بہت بڑھایا مئود مئود کے باعث سے اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے
اور مین اوسکو بڑی قوم بناؤنگا اے ایمان والو دیکھو اللہ نے حضرت اسحاق کے پیدا ہونے
سے پہلے ہی فرمایا کہ مین تجھسے اور تیرے بیٹے سے اور تیری نسل سے ایک عہد باندھونگا پھر فرمایا
کہ اسحاق سے عہد باندھونگا مطلب یہہ ہوا کہ اللہ کا نام اور اوسکا کلام دونون کی نسل
مین باقی رہیگا پھر صاف فرمایا کہ اسمعیل کو مئود کے باعث سے مین نے بڑھادیا مئود کے
معنی عبرانی مین نہایت کے ہین مئود مئود یعنی نہایت نہایت یعنی وہ پیغمبر آخر آخر کے زمانہ مین
پیدا ہوگا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے باعث سے مین اسمعیل کی نسل کو بہت بڑھاؤنگا اور
بڑی برکت دونگا بعد اسکے فرمایا اسحاق کے ساتھ جسے سارہ جنے گی اپنا عہد کرونگا دیکھو
اللہ تعالی بار بار دونونکو تسلی دیتا ہے دونونکو بشارتین سناتا ہے تب حضرت ابراہیم نے
حضرت اسمعیل کا اور اپنا اور سب لوگونکا ختنہ کیا اب سنو کہ حضرت لوط جو حضرت ابراہیم کے بھتیجے
تھے اونکا قصہ اللہ تعالی نے قرآن مین بار بار جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہے اور توراۃ
مین بھی جناب موسی علیہ السلام کو بتایا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ اللہ نے حضرت لوط کو پیغمبر

کیا اور حکم کیا کہ اپنی قوم کو یعنی سدوم اور عامورہ کے لوگونکو ہمارا پیغام پہونچاؤ ان شہروں کے
لوگ بڑے شریر اور حرام کار تھے بی بیونکو چھوڑ دیا تھا مرد مردون سے بدکاری کرتے تھے حضرت لوط
نے اونکو اللہ کا پیغام پہونچایا اور بہت سمجھایا اون لوگون نے بالکل نہ مانا اور بولے کہ لوط کو
اپنی بستی سے نکالدو آخر کو اللہ تعالی نے فرشتونکو بھیجا کہ اون شہرونکو اولٹ دین وہ فرشتے پہلے حضرت
ابراہیم پاس آئے اور بیان کیا کہ ہم لوط کی قوم پر بھیجے گئے ہین کہ اونپر پتھر برسائین اور اون فرشتون
نے حضرت ابراہیم کو اور حضرت سارہ کو حضرت اسحاق کے پیدا ہونیکی خوشی سنائی اللہ تعالی قرآن مین
فرماتا ہے کہ ابراہیم ہمسے جھگڑنے لگا تاکہ لوط کی قوم پر عذاب نہ آوے اللہ نے فرمایا اس بات کو
جانے دے تیرے ربکا حکم آچکا اون لوگونپر سے عذاب نہین ٹلے گا پھر وہ فرشتے حضرت لوط کے
پاس خوبصورت شکلو نمین آئے حضرت لوط نے اونکو اپنے گھر مین اوتارا اوس شہر کے حرام کارون نے
حضرت لوط کا گھر گھیرا حضرت لوط نے دروازہ بند کرلیا فرشتون نے اللہ کے حکم سے اون کافرونکو
اندھا کر دیا وہ دروازہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے فرشتون نے کہا اے لوط ہم اللہ کے بھیجے ہوے
ہین یہہ لوگ تجھہ تلک نہین پہونچ سکین گے جب کچھ رات باقی رہے تو اپنے لوگونکو اس شہر سے لیکر
نکل جا اور تم مین سے کوئی موڑ کر نہ دیکھے صبح کو یہان کے لوگون کی جڑ کٹ جائے گی اور تیری
جورو بھی ہلاک ہوجاوے گی حضرت لوط اپنے لوگون کو لیکر شہر سے نکل گئے صبح کو اللہ نے
شہر سدوم اور عامورہ پر گندھک اور آگ اور پتھر برسائے اللہ کے حکم سے فرشتون نے اون شہرونکا
تختہ اولٹ دیا اب سنو کہ اللہ نے جیسا وعدہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے بیٹے حضرت اسحاق پیدا ہوے
اور بڑے ہوے توراۃ شریف مین ہے کہ اسحاق کے دودھ چھڑانے کے دن حضرت ابراہیم نے
بڑی ضیافت کی تب سارہ نے دیکھا کہ ہاجرہ کا بیٹا ٹھٹھے مارتا ہے حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم
سے کہا کہ اس لونڈی کو اور اوسکے بیٹے کو نکالدے کہ یہہ لونڈیکا بیٹا میرے بیٹے اسحاق کے ساتھ
وارث نہوگا حضرت ابراہیم کو یہہ بات جو اوسکے بیٹے کے حق مین کہی نہایت تلخ لگی تب اللہ تعالے
نے فرمایا کہ یہہ بات تجھے تلخ نہ لگے جو باتین سارہ نے تجھسے کہین سو مان لے کہ نسل تیری اسحاق سے

مشہور ہوگی اور مین اوس لونڈی کے بیٹے سے بھی ایک قوم پیدا کرونگا کیونکہ وہ بھی تیری نسل
ہے دیکھو اے ایمان والو اللہ تعالی نے حضرت سارہ کی بھی خاطر کی مگر یہہ بھی وعدہ کیا کہ مین اسمٰعیل
سے بھی ایک قوم پیدا کرونگا در منثور مین ہے کہ امام بیہقی نے سفیان تک سند پہونچائی جو عیینہ کے
بیٹے اونہون نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے حضرت سارہ کی بدمزاجی کی
شکایت کی اللہ تعالی نے حکم بھیجا کہ اے ابراہیم اوسمین جو کچھ ہو تو اوسکے ساتھ رہ جب تک تو اوسکے
دین مین کوئی عیب نہ پاوے اب دیکھو کہ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل نے گھر سے نکلنے کے بعد
تھوڑی سی مصیبت اوٹھا کر اللہ کیطرف سے کیسی کیسی نعمتین پائین فقیری کی بدولت دین کے
بادشاہ ہوے دنیا کیطرف سے دل ٹوٹا اللہ کی رحمت کے دروازے کھل گئے امام بخاری فرماتے ہین
کہ ہمسے فرمایا عبد اللہ نے جو محمد کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا عامر کے باپ عبد الملک نے جو عمرو کے بیٹے
کہ ہمسے فرمایا ابراہیم نے جو نافع کے بیٹے وہ کثیر سے جو کثیر کے بیٹے وہ سعید سے جو جبیر کے بیٹے وہ ابن
عباس سے اور دوسری سند امام بخاری نے یون پہونچائی کہ ہمسے فرمایا عبد اللہ نے جو محمد کے
بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا عبد الرزاق نے کہ ہمسے فرمایا معمر نے وہ ایوب سختیانی سے اور کثیر سے جو
کثیر کے بیٹے وہ مطلب کے بیٹے وہ ابو وداعہ کے بیٹے وہ دونون سعید سے جو جبیر کے بیٹے وہ
ابن عباس سے دونون سندونکا خلاصہ بیان یہہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم مین اور اونکی بی بی مین ہوا
جو کچھہ ہوا تو وہ حضرت اسمٰعیل کو اور حضرت اسمٰعیل کی مانکو لیکر نکلی اور اونکے ساتھ ایک مشک
تھی اوسمین پانی تھا سو حضرت اسمعیل کی ماں اوس مشک مین سے پیتی تھین تو اونکے لڑکے
کے لیے بہت سا دودھ بہتا تھا یہانتک کہ مکہ مین آئے حضرت ابراہیم نے اون دونونکو کعبہ کے
پاس رکھا ایک بڑے درخت کے پاس زمزم کے اوپر مسجد کے اوپر کیطرف کو اور مکہ مین اون دنون
کوئی نہ تھا اور وہان پانی نہ تھا سو اوسی جگہہ پر اون دونونکو رکھا اور دونون کے پاس ایک
تھیلا رکھدیا اوسمین چھوارے تھے اور ایک مشک کہ اوسمین پانی تھا پھر حضرت ابراہیم پیٹھہ
پھیر کر چلے حضرت اسمعیل کی ماں اونکے پیچھے چلین یہانتک کہ مقام کدا تک پہونچین اونکو

پیچھے سے پکارا کہ اے ابراہیم تم کہان جاتے ہو اور ہمکو اس جنگل مین کسپر چھوڑے جاتے ہو جہان کوئی
دوست نہین اور کوئی چیز نہین بار بار اسی طرح کہتی رہین اور آپ نے اونکی طرف منھ
نہین پھیرا اور فرمایا اللہ پر چھوڑے جاتا ہون تب وہ بولین کیا اللہ نے آپکو یہی حکم کیا ہے
فرمایا ہان وہ بولین پھر تو وہ ہمکو ضایع نہین کریگا مین اللہ سے راضی ہون پھر وہ
پلٹ آئین اور حضرت ابراہیم چلے یہانتک کہ جب ٹیلے پاس پہونچے جہان وہ اونکو نہ دیکھین
کعبہ کے سامنے منھ کیا پھر یہہ دعائین مانگین اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور کہا اے
رب میرے مینے اپنی کچھ اولاد بسائی ایک میدان مین جہان کھیتی نہین تیرے حرمت والے
گھر کے پاس اے رب ہمارے تاکہ وہ نماز کو قایم کرین تو لوگون کے کچھ دل اونکی طرف جھکا دے
اور اونکو میوے کہانیکو دے شاید وہ شکر کرین اور حضرت اسمعیل کی مان حضرت اسمعیل کو دودھ
پلاتی تھین اور اوس پانیکو پیتی تھین یہانتک کہ جو کچھ مشک مین تھا وہ سب ہوچکا اونکو
پیاس لگی اور اونکے بیٹے کو بھی پیاس لگی اور وہ اوسکو دیکھنے لگین کہ وہ تڑپتا تھا تو وہ چلی گئین
کہ اوسکا دیکھنا اونکو اچھا نہ لگا سو صفا پہاڑ کو سب پہاڑون سے بہت اپنے نزدیک پایا سو
وہ اوسپر کھڑی ہوئین اور نالی کیطرف منھ کیا کہ دیکھین کوئی نظر آتا ہے سو کوئی اونکو نظر نہ آیا
تب وہ صفا پہاڑ سے اوترین یہانتک کہ جب نالی تک پہونچین اپنے کرتے کا کنارہ اوٹھا کر دوڑین
یہانتک کہ نالے سے آگے بڑھ گئین پھر مروہ پہاڑ پر آئین اور اوسپر کھڑی ہوئین اور دیکھا کہ کوئی نظر آتا ہے
سو اونکو کوئی نظر نہ آیا اونھون نے کئی پھیرے اسی طرح کیے پھر بولین مین جاکر دیکھین
کہ اوسکا یعنی لڑکے کا کیا حال ہے پھر جاکر دیکھا تو اوسکا وہی حال تھا گویا وہ مرنیکے لیے کراہتا
تھا تب اون کے جی کو قرار نہ آیا کہنے لگین کہ جاؤن پھر دیکھون شاید کوئی دکھائی دیوے
پھر گئین اور صفا پہاڑ پر چڑھین اور دیکھا اور بھالا مگر کوئی دکھائی نہ دیا یہانتک کہ سات
پھیرے پورے ہوئے ابن عباس فرماتے ہین کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اسی واسطے لوگ اون دونون کے بیچ مین دوڑتے ہین پھر جب وہ مروہ کے اوپر آئین

اونھون نے ایک آواز سنی تب اپنی جی سے کہا چپ رہ پھر کان لگائے پھر آواز سنی تب بولین
تونے آواز سنائی تو فریاد کو پہونچ اگر تیرے پاس کچھ بھلائی ہے یکایک دیکھا حضرت جبرئیل
علیہ زمزم کی جگہہ پر پھر اونھون نے اپنی ایڑی سے زمین کو دبایا یہانتک کہ پانی پھوٹ نکلا
تب حضرت اسمعیل کی مان دہشت مین آگئین اور زمین کھودنے لگین اور حوض بنانے لگین اور
پانی مین سے چلو لیکر اپنی مشک مین ڈالنے لگین جب وہ چلو لے چکتی تھین وہ پھر ابلتا تھا
ابن عباس نے کہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحم کرے اسمعیل کی مان کو اگر
وہ زمزم کو چھوڑ دیتین یا یون فرمایا کہ اگر وہ پانی مین سے چلو نہ لیتین بیشک زمزم ایک چشمہ
جاری ہوتا پھر اونھون نے اوسکو پیا اور اپنے لڑکے کو دودھ پلایا اور فرشتے نے اونسے فرمایا
کہ تو تباہی سے مت ڈر کیونکہ اس جگہہ پر اللہ کا گھر ہے کہ یہہ لڑکا اور اوسکا باپ اوسکو بناویگا
اور اللہ اپنے لوگونکو تباہ نہین کریگا اور یہہ گھر یعنے کعبہ ٹیلے کیطرح پر زمین سے اونچا تھا پانی کی بہاؤ
اوس پاس آتے تھے داہنے اور بائین چلے جاتے تھے سو وہ اسیطرح رہین یہانتک کہ اونکے
پاس جرہم کی قوم کے کچھہ لوگ گذرے وہ کدا کے رستے سے آتے تھے سو وہ مکہ کے نیچے اوترے
اونھون نے ایک اوڑتا جانور دیکھا جو پانی پر گھوم رہا ہے وہ لوگ بولے یہہ اوڑتا جانور بیشک
پانی پر گھومتا ہے ہمکو تو اس نالی مین زمانہ گذرا اور اوسمین پانی نہین تھا اونھون نے ایک یا
دو آدمی بھیجے اونھون نے پانی دیکھا اور جاکر اونکو پانی کی خبر دی وہ لوگ آئے اور حضرت
اسمعیل کی مان پانی کے پاس تھین وہ لوگ بولے اے اسمعیل کی مان کیا تم ہمکو اذن دیتی ہو کہ ہم
تمہارے پاس اوترین وہ بولین اچھا لیکن پانی مین تمہارا حق نہین وہ بولے اچھا جناب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسمعیل کی مان نے اونکو پایا اور وہ دل بہلانا چاہتی تھین سو
وہ لوگ اوترے اور اپنے لوگونکو بلا بھیجا وہ بھی اونکے ساتھہ اوترے یہانتک کہ وہان اونمین
کے کئی گھر والے ہوگئے اور وہ لڑکا جوان ہوا اور اون لوگون سے عربی بولی سیکھی اور جب وہ
جوان ہوا اون لوگونکو پسند آیا جب وہ جوان ہوا اون لوگون نے اپنے مین سے ایک عورت

اوسکو بیاہ دی اور حضرت سمعیل کی مان مرگئین پھر حضرت ابراہیم کے دلمین آیا اونھون نے
اپنی بی بی سے فرمایا کہ جنکو مین چھوڑ آیا ہون اونکو دیکھنے جاؤنگا آپ آئے اور سلام کیا اور فرمایا
کہ سمعیل کہان ہین وہ بولین شکار کرنے گئے ہین ہمارے لیئے کچھ ڈھونڈنے گئے ہین پھر آپ نے
اون سے اونکے گذرانکا اور اونکے طور کا حال پوچھا وہ بولین ہم بری حالت مین ہین ہم تنگی اور
مصیبت مین ہین اونھون نے آپ سے شکایت کی آپنے فرمایا جب تمھارے خاوند آوین تو اونکو
سلام کہنا اور اونسے کہنا کہ اپنے دروازہ کی دہلیز بدل ڈالین پھر جب حضرت سمعیل آئے گویا اونکو کچھ انس
ہوا وہ بولے تمھارے پاس کوئی آیا تھا وہ بولین ہان اسطرح کی ایک بوڑھے آئے تھے
اونھون نے ہمسے تمھارا حال پوچھا مینے اونکو خبر دی مجھسے پوچھا کہ ہماری گذر کسطرح
ہوتی ہے مینے اونکو خبر دی کہ ہم محنت اور مصیبت مین ہین فرمایا پھر وہ تمکو کچھ کہہ گئے ہین کہا
ہان اونھون نے مجکو حکم کیا کہ تمکو سلام کہون اور وہ کہتی ہین کہ اپنے دروازہ کی دہلیز بدل ڈالو
فرمایا وہ میرے باپ تھے اور اونھون نے مجکو حکم کیا کہ تمکو چھوڑ دون تم اپنے لوگو نمین
ملجاؤ پھر آپ نے اونکو چھوڑ دیا اور اونمین سے دوسری عورت سے نکاح کیا جب تک
اللہ نے چاہا حضرت ابراہیم نہ آئے پھر حضرت ابراہیم کے جی مین آیا اونھون نے اپنی بی بی
سے فرمایا جنکو مین چھوڑ آیا ہون اونکو دیکھنے جاونگا آپ آئے اور حضرت سمعیل کو نہ پایا اونکی
بی بی کے پاس داخل ہوئے اون سے پوچھا کہ سمعیل کہان ہین اونکی بی بی نے کہا کہ شکار
کرنے گئے ہین ہمارے لئے کچھ ڈھونڈنے نکلے ہین آپ نے فرمایا تم کسطرح پر ہو اور اونکی گذرانکا
اور اونکے طور کا حال پوچھا وہ بولین ہم اچھی طرح ہین اور فراغت سے ہین اور اللہ کی
تعریف کی اور بولین کہ آپ اوتریئے کھائیے اور پیجیے آپ نے فرمایا تمھارا کھانا اور پینا کیا
ہے وہ بولین ہمارا کھانا گوشت ہے اور ہمارا پینا پانی ہے فرمایا یا اللہ برکت دے اونکو
اونکے کھانےمین اور اونکے پینے مین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونکے پاس
اوندنو نمین اناج نہ تھا اگر اون پاس ہوتا او سمین بھی اونکو دعا دیتے سو مکہ کے سوا جو کوئی

فقط انھین دونوںپر کفایت کریگا اوسکو موافق نہ آوینگے آپ نے فرمایا کہ جب تمھارے خاوند
آوین تو اونکو سلام کہنا اور اونسے کہدینا کہ اپنے دروازہ کی دہلیز قایم رکھین پھر جب حضرت
اسمعیل آئے فرمایا تمھارے پاس کوئی آیا تھا وہ بولین ہان ہمارے پاس ایک بوڑھے اچھے
وضع کے آئے تھے اونکی تعریف کر کے کہا کہ اونھون نے تمھارا حال پوچھا مینے اونکو خبر
دی اونھون نے مجھسے پوچھا کہ تمھارا گذر کیونکر ہوتا ہے مینے اونکو خبر دی کہ ہم اچھی طرح
ہین فرمایا پھر وہ تمسے کچھ کہہ گئے ہین کہا ہان وہ تمکو سلام کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اپنے
دروازہ کی دہلیز قائم رکھو فرمایا وہ میرے باپ تھے اور دہلیز تم ہو اونھون نے تمکو حکم
کیا کہ مین تمکو رکھون پھر جب تک اللہ نے چاہا حضرت ابراہیم نہ آئے پھر حضرت ابراہیم کے
جی مین آیا اپنے اپنی بی بی سے فرمایا جنکو مین چھوڑ آیا ہون اونکو دیکھنے جاؤنگا آپ آئے اور
حضرت اسمعیل زمزم کے قریب ایک درخت کے نیچے اپنے تیر ونکو درست کر رہے تھے جب آپکو
دیکھا اوٹھ کھڑے ہوے اور جسطرح باپ بیٹے سے کرتا ہے اور بیٹا باپ سے کرتا ہے ویسا طرح
کرنا کیا پھر فرمایا اے اسمعیل اللہ نے مجکو ایک حکم کیا ہے فرمایا جو کچھ رب نے حکم کیا ہے
وہ کیجیے فرمایا اوسنے مجکو حکم کیا کہ تم اوسمین میری مدد کرو فرمایا پھر تو مین مدد کرونگا فرمایا کہ
اللہ نے مجکو حکم کیا کہ اس جگہہ پر ایک گھر بناؤن آپ نے ایک اونچے ٹیلے کیطرف اشارہ فرمایا
پھر اوسوقت اون دونون نے اس گھر کی نیو ونکو اونچا کیا حضرت ابراہیم بناتے جاتے تھے
اور حضرت اسمعیل پتھر دیتے جاتے تھے اور دونون کہتے جاتے تھے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اے
رب ہمارے قبول کر ہمسے بیشک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا یہانتک کہ جب عمارت اونچی ہوئی اور
حضرت ابراہیم پتھر ونکو نہ اوٹھا سکے تب یہہ پتھر کو یعنی مقام ابراہیم کو لائے اور اوسکو رکھ لیا اور اوسپر او
کھڑے ہوے اور آپ بناتے جاتے تھے اور حضرت اسمعیل پتھر دیتے جاتے تھے اور دونون کہتے جاتے تھے اے رب ہمارے
قبول کر ہمسے بیشک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا پھر دونون بنانے لگے یہانتک کہ اس گھر کے آس پاس پھرتے تھے
اور دونون کہتے تھے اے رب ہمارے قبول کر ہمسے بیشک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا قرآن مجید مین اللہ خبر دیتا کہ ابراہیم

اور اسمعیل اس گھر کے یعنی کعبہ کے نیوین اونچی کرتے جاتے تھے اور کہتے تھے ای رب ہمارے قبول کر ہمسے
بیشک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا اے رب ہمارے ہم دونونکو اپنا تابعدار بنادے اور
ہماری اولاد مین ایک امت پیدا کر جو تیری تابعدار ہو اور ہمارے حج کے قاعدے ہمکو
دکھادے اور ہمارے اوپر رجوع کر بیشک توہی ہی بڑا رجوع کرنیوالا بڑا رحم والا اے رب ہمارے
بھیج اونمین ایک پیغام پہونچانیوالا اونھین مین کا کہ پڑھے اونپر تیرے آیتین اور سکھاوے
اونکو کتاب اور پکی باتین اور اونکو پاک کردے بیشک تو ہی ہے زبردست حکمت والا [illegible]
درمنثور کی بہت روایتون مین ہے کہ کعبہ حضرت نوح کے طوفان مین ڈہہ پڑا تھا
اوسکو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے بنایا اور حج کے قاعدے سب حضرت جبرئیل نے
حضرت ابراہیم کو سکھلائے اللہ تعالی نے حضرت اسمعیل کو بھی پیغمبر کیا اللہ تعالی سورہ مریم
مین فرماتا ہے اے محمد اس کتاب مین اسمعیل کا ذکر کر وہ بیشک وہ وعدہ کا سچا تھا اور پیغام
پہونچانیوالا نبی تھا توراۃ شریف مین ہے کہ ملک کنعان مین شہر حبرون مین جب حضرت سارہ
نے انتقال کیا حضرت ابراہیم نے ایک غار قیمت دیکر خریدا اور حضرت سارہ کو اوسمین دفن کیا
یہہ لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم ایک سو پچھتر برس کے ہوکر مرگئے اور اپنے لوگون مین
جا ملے اور آپ کے بیٹون اسحاق اور اسمعیل نے آپکو اوسی غار مین دفن کیا اور حضرت اسمعیل کے
بارہ بیٹے تھے پہلوٹھی بیٹا نبایوث ہے اور قیدار پھر حضرت اسمعیل ایک سو سینتیس برس کے ہوکر مرگئے اور اپنے
لوگون مین جا ملے اب سنو کہ حضرت اسمعیل کی نسل مکہ مین ملک عرب مین پھیلی اور حضرت اسحاق کنعان کے
ملک مین رہے حضرت اسحاق کو بھی اللہ نے نبی کیا اور اونپر اپنا کلام اوتارا حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت
یعقوب ہین اونکو بھی اللہ نے نبی کیا اور اپنا کلام اونپر اوتارا حضرت یعقوب کو اللہ نے بارہ بیٹے
دیئے اونمین حضرت یوسف کو اللہ نے بڑا رتبہ دیا بھائیون نے حضرت یوسف کو کنوین مین ڈالدیا سوداگر
اونکو نکالکر ملک مصر مین لے گئے مصر کے وزیر نے آپکو خریدا اور بیٹا بنایا آخر کو حضرت یوسف
مصر کے بادشاہ کے وزیر ہوئے آپکے سب بھائی اور مان باپ بھی مصر مین پہونچے اللہ تعالی نے

یہہ قصہ قرآنمین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہے توراۃ مین حضرت موسیٰ کو بتایا ہے
حضرت یوسف کو بھی اللہ نے نبی کیا اور اپنا کلام اونپر اوتارا توراۃ شریف مین ہے کہ جب
حضرت یعقوب کے مرنیکا وقت آیا آپ نے اپنے سب بیٹون کے حق مین بہت خبرین دین حضرت
یہودا جو آپ کے بیٹے تھے اونکے حق مین فرمایا کہ لاٹھی یہودا سے جدا نہو گی اور شریعت کی راہ
ڈالنے والا اوسکے پانون کے درمیانین سے یہانتک کہ شیلوہ آوے اور اوسکے پاس جمع
ہون گی قومین اسکا یہہ مطلب کہ حاکم اور نبی یہودا کی نسل مین ہوتے رہین گے یہانتک
کہ شیلوہ آوے مطلب یہہ ہی کہ شیلوہ یہودا کی نسل مین نہوگا شیلوہ کے معنی یہہ ہین کہ وہ جو بھیجا
جاویگا یہہ خطاب آخری پیغمبر کا ہے پھر شیلوہ کا یہہ بتا دیا کہ قومین اوسکے پاس جمع ہونگی یعنے
وہ سارے جہانکی سب قومون کیطرف بھیجا جاویگا اللہ کا پیغام سب کو پہونچا دیگا بعد اسکے شیلوہ
کا یہہ بتا ارشاد ہوا کہ وہ باندھنے والا ہے اپنے گدھے کو شاخ سے اور انگور کے درخت سے اپنے
گدھے کے بچے کو دھونیوالا ہے شراب کے باعث سے اپنے کپڑونکو اور انگور کے خون سے
اپنی پوشاک کو اوسکی آنکھین شراب سے زیادہ سرخ ہین اور اوسکے دانت دودھ سے بڑھکر
سفید ہین اسکا یہہ مطلب کہ انگور سے اوسکو رغبت ہو گی مگر شراب سے بہت پرہیز کریگا
کپڑے مین اگر شراب لگ جاوے تو دھو ڈالیگا مطلب یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اوسپر شراب کو حرام
کر دیگا پھر آپکے حسن کی تعریف یہہ فرمائی کہ آنکھین نہایت سرخ ہونگی دانت نہایت چمکتے اور سفید
ہون گے سبحان اللہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے اور نشان اللہ نے پہلے سے نبیونکو صاف
صاف بتا رکھے اب سنو کہ حضرت یعقوب کی کئی سو برس بعد لاوی جو حضرت یعقوب کے بیٹے تھے
اونکی نسل مین اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو پیدا کیا اوس وقت کا بادشاہ جو فرعون کہلاتا تھا
وہ حضرت یعقوب کی اولاد سے بڑی بڑی محنت کے کام لیتا تھا اور اونکو بہت تکلیف دیتا تھا
اوسنے سنا تھا کہ یعقوب کی نسل مین ایک شخص پیدا ہوگا جو مجکو ہلاک کریگا اوسنے حکم دیا تھا
کہ اس قوم مین جتنے لڑکے پیدا ہون مار ڈالے جاوین اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

قرآنمین حضرت موسیٰ کا قصہ بار بار سنایا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ جب حضرت موسی پیدا
ہوے آپکی مانکو اللہ کا حکم ہوا کہ اس لڑکے کو صندوق میں رکھہ کر دریا مین ڈالدے یہہ دریا کنارے
پہونچیگا اور جو شخص میرا اور اوسکا دشمن ہے وہی اوسکو اوٹھالیگا اور یہہ لڑکا پھر ہم تجکو دیدینگے
اور اوسکو پیغمبر کرینگے آپکی مان نے صندوق مین رکھکر دریا مین ڈال۔ یا صندوق دریا کنارے
جا کر لگا فرعون کے لوگون نے اوٹھالیا فرعون کی بی بی نے کہا اسکو قتل نہ کرو شاید ہمکو اسے
نفع پہونچے یا ہم اسکو بیٹیا بنالین اور اونکو خبر نہو حضرت موسی کے لیے بہت دائیان بلائی گئیں
آپ نے کسیکا دودھ نہ پیا آپکی بہن وہان پہونچین اور کہا مین تمکو ایک دائی بلادون اللہ نے
اپنا وعدہ پورا کیا حضرت موسی کی مان دائی بنکر وہان پہونچین اور حضرت موسی نے اپنی مانکا
دودھ پیا جب حضرت موسی جوان ہوے ایک ایسا سبب ہوا کہ مصر سے مدین کیطرف چلے گئے
وہان آپنے نکاح کیا وہان سے بی بی کو لیے ہوے آتے تھے کہ طور پہاڑ کے پاس ایک آگ
دیکھی بی بی سے کہا ٹھہر جاؤ مین تمھارے تاپنے کے لیے آگ لے آؤن جب آگ کے پاس آئے اللہ
نے آواز دی کہ اے موسیٰ مین اللہ ہون سارے جہانکا مالک ہون تو اپنی لاٹھی ڈالدے
آپنے لاٹھی کو ڈالدیا وہ سانپ بنکر دوڑنے لگا اللہ نے فرمایا مت ڈر اسکو اوٹھالے ہم پھیر
اسکو لاٹھی بنادینگے اور اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملالے کہ وہ روشن ہو جاوے یہہ دونون
نشانیان لیکر فرعون پاس جاؤ اور اوس سے کہہ مین تجکو اللہ کی راہ بتاتا ہون حضرت موسے
نے عرض کیا اے رب میرے بھائی ہارون کی زبان مجسے زیادہ صاف ہے سو اوسکو بھی میرے
ساتھہ مدد کے لیے بھیج کہ وہ مجکو سچا کرے کہ مین ڈرتا ہون کہ وہ لوگ مجکو جھٹلاوینگے اللہ
نے فرمایا اچھا تم دونون جاؤ اور فرعون سے کہو کہ ہم دونون تیرے رب کا پیغام لائے ہین
تو یعقوب کی اولاد کو ہمارے ساتھہ بھیجدے اور اونکو عذاب مت دے فرعون بولا سارے
جہانکا مالک کون ہے حضرت موسی نے کہا وہ مالک جسنے ہر چیز کو بنایا وہ مالک ہی آسمانونکا
اور زمین کا اور وہی ہمارا اور تمہارے اگلے باپ دادونکا مالک ہے پورب اور پچھم کا مالک ہی

فرعون بولا کہ اگر تو میرے سوا کوئی اور حاکم ٹھہراویگا تو مین تجکو قید کر دونگا حضرت موسی نے
فرمایا مین نشانی لایا ہون آپنے اپنی لاٹھی ڈالدی وہ اژدہا بن گئی اور آپنے اپنا ہاتھ روشن
دکھادیا فرعون نے اور اوسکے امیرون نے آپکو بڑا جادوگر بتایا سارے شہرون سے جادوگر
بلائے بہت لوگ جمع ہوے جادوگرون نے اپنی رسیان اور لاٹھیان ڈالدین اور لوگونکی
آنکھون پر جادو کر دیا حضرت موسی کے خیال مین یہ دکھائی دیا کہ وہ رسیان اور لاٹھیان دوڑ
رہی ہین اللہ نے فرمایا مت ڈر اپنی لاٹھی ڈالدے حضرت موسی نے اپنی لاٹھی ڈالدی وہ
اژدہا بنکر سب کرتبونکو نگل گیا سب جادوگر اللہ کے آگے سجدہ مین گر پڑے اور بولے کہ ہم
سارے جہان کے مالک پر ایمان لائے وہ جو موسی اور ہارونکا مالک ہے فرعون نے کہا مین
تمہارے ہاتھ پاؤن کاٹونگا تمکو سولی چڑھاؤنگا وہ لوگ بولے جو تجھکو کرنا ہو سو کر لے
ہم تو اپنے رب پر ایمان لائے اے ہمارے رب ہمکو صبر دے اور ہمکو اپنی تابعداری مین دنیا
سے اوٹھا فرعون کے لوگون مین ایک مرد اور ایمان لایا اوسنے لوگونکو بہت سمجھایا فرعون
کی بی بی آسیہ بھی ایمان لائین فرعون نے اونکو بڑی ایذا دیکر شہید کیا حضرت موسی اور
حضرت ہارون نے فرعون والونکو بہت بہت تک اللہ کے پیغام پہونچائے وہ لوگ کسیطرح
ایمان نہ لائے اللہ نے حضرت موسی کو حکم کیا کہ اپنی قوم کو لیکر شہر سے نکل جاؤ حضرت موسی
رات کے وقت اپنی امت سمیت شہر سے باہر تشریف لے گئے صبح کو دریا کے کنارے پہنچے کہ
فرعون فوجین لیکر پہونچا اللہ کا حکم ہوا کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو آپنے لاٹھی کو دریا پہ مارا دریا
بیچ مین سے سوکھہ گیا حضرت موسی امت سمیت پار ہوگئے فرعون فوجونکے ساتھ اوسی راہ
سے چلا اللہ نے پانیکو ملادیا فرعون فوجون سمیت ڈوب گیا حضرت موسی وہان سے چلے
طور پہاڑ تک پہونچے چالیس دن پہاڑ پر اللہ کی حضور مین رہے جب چلہ پورا ہوا اللہ نے
آپ سے باتین کین آپ نے کہا اے رب مجکو دکھا دے کہ مین تجکو دیکھون اللہ نے اپنا کچھ
نور پہاڑ پر ظاہر کیا پہاڑ دھس گیا حضرت موسی بیہوش گر پڑے جب ہوش مین آئے اللہ نے

فرمایا اے موسیٰ میں نے تجسے باتین کین اور تیرے ہاتھہ پیغام بہیجی جو مین نے تجکو دیا سو لے اور شکر کر اللہ تعالی نے تختونپر توراۃ کتاب اپنے ہاتھہ سے لکھہ کردی توریت مین ہر ہر باتکی نصیحت اور ہر چیزکا بیان لکہدیا توریت شریف کی پانچوین سورہ مین لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ نبی قایم کرونگا مین اونکے واسطے اونکے بہائیون کے درمیان مین سے تیرے مانند اور رکھدونگا اپنا کلام اوسکے منہ مین اور کہیگا وہ اونسے وہ سب باتین جو مین اوس سے کہونگا اور ایسا ہوگا کہ جو شخص نہ سنے گا میری باتین جو وہ میرے نام سے کہیگا سو وہ شخص قوم مین سے ہلاک کیا جائیگا دیکھو یہان پھر اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف پتا بتلایا ایک پتا یہہ کہ وہ نبی تمہارے بہائیون مین سے ہوگا یعنی تم اسحاق کی نسل مین ہو وہ اسحاق کے بہائی اسمعیل کی نسل مین سے ہوگا دوسرا بڑا پتا یہہ بتایا کہ وہ موسیٰ کے مانند ہوگا یعنی جسطرح موسیٰ نے تمکو فرعون کے ظلم سے چہڑایا اسیطرح وہ بہی بیانون کو ظالمون کے پنجہ سے چہڑادیگا اور ظالمونکو ہلاک کریگا بعد اسکے اللہ تعالی نے توراۃ مین یہہ خبر دی کہ یہہ جو موسیٰ کی قوم کے لوگ ہین یہہ لوگ آخرکو خدا سے پھر جاینگے اور بتونکو پوجنے لگین گے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ پھر مین انکی اور انکے دشمنونکو غالب کردونگا وہ اونکو قتل کرینگے اور طرح طرح ستاوینگے پھر اللہ تعالی یہہ خبر دیتا ہے کہ جب ظالمون کے ظلم سے کہین پناہ نملیگی اوسوقت مین اپنے بندونکی عدالت کرونگا اور اپنی تلوار تیز کرونگا اور اپنے دشمنون سے بدلہ لونگا اور اپنے تیرونکو خون سے مست کرونگا اے ایمانوالو دیکھو یہہ سب پتے صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے ہین اور کسی کے نہین ایک پتا اللہ تعالی یہہ دیتا ہے کہ اے قومون اوسکی قوم کے ساتھہ خوشی گاو اسلیئے کہ وہ اپنی بندونکی خونکا بدلہ اور اپنے دشمنونسے بدلہ لیگا مطلب یہہ ہے کہ اوسوقت مین سب قومون کے ایماندار لوگ خوشی کرینگے کہ اللہ نے ہمکو ظالمونسے چہڑایا ہے ایمانونسے بدلہ لیا اب سنو کہ توراۃ مین حضرت موسیٰ کو حکم ہوا کہ اپنی امت سے کہو کہ کنعان کے ملک مین جاو وہان کے بت پرستونپر جہاد کرو اون لوگون نے کہا

وہان کے کافر بڑے زور آور ہین ہم اونکا سامنا نہین کر سکتے ہم ہرگز وہان نہین جاوینگے اللہ
تعالی نے فرمایا کہ اب وہ زمین اونکے ہاتو نسے فتح نہوگی یہہ لوگ چالیس برس ۴۰ میدانمین
حیران پڑے پھرینگے حضرت موسیٰ اپنی قوم سمیت عرب کے میدانمین رہے اسمیدانمین بھی حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے بہت کافرونکو قتل کیا اور خوب طرح جہاد کیا چالیس برس کے اندر حضرت
ہارون اور حضرت موسیٰ نے انتقال کیا جب چالیس برس پورے ہو چکے جنلوگون نے کہا تھا
ہم نجاوینگے وہ سب مر چکے اونکے لڑکے جوان ہوے حضرت یوشع پیغمبر اون سبھونکو لیکر
کنعانکے ملک مین گئے بڑے بڑے کافرونکو قتل کیا کنعانکا ملک فتح ہوا حضرت موسے کی امت کے لوگ
وہان رہے جب حضرت یوشع کا بھی انتقال ہوا اور اونکے دیکھنے والے لوگ بھی نرہے پھر وہ لوگ
بت پرستون کی صحبت مین بگڑ گئے بتونکو پوجنے لگے مدتون انکا یہہ حال رہا کہ کبھی بت پرست ہو جاتے تھے
اللہ تعالے ظالم بادشاہونکو اونپر غالب کر دیتا تھا جب خوب سزا پاتے تھے پھر توبہ کرتے تھے
اور ایمان لاتے تھے یہانتک کہ حضرت داؤد کا زمانہ آیا حضرت یعقوب کے وہ بیٹے جنکا نام
یہودا ہے اونکی نسل مین اللہ نے حضرت داؤد کو پیدا کیا اپنا وعدہ پورا کیا حضرت داؤد پر اللہ
نے زبور کتاب اوتاری اور اونکو بادشاہی بھی دی حضرت داؤد نے کافرونپر خوب جہاد کیا بڑے
بڑے کافر مارے مگر جو نبیون کے دلکی آرزو تھی کہ سارے جہانمین خدا پرستی پھیلجاوے بت پرستونکا
زور ٹوٹ جاوے وہ آرزو پوری نہین ہوئی اللہ تعالی زبور مین حضرت داؤد کو جابجا تسلی دیتا ہے
کہ ایک وقت ایسا بھی آویگا کہ ظالم اور کافر قتل کئے جاوینگے ساری قومون کے لوگ اللہ
کو سجدہ کرینگے زبور مین ڈیڑہ سو سورتین ہین جابجا اللہ تعالی یہی خوشی سناتا ہے اور صاف
صاف پتا اپنے پیارے رسول کے بتلاتا ہے اس خوشی مین زبور باجونکے ساتھ گائی جاتی تھی
یہہ سب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آنیکی پیشوائی تھی نظم دی تھی داؤد کو خدا نے زبور

سکو دکھلا دیا یہہ نور ظہور
کہ خدا اب ہمین جہڑاتا ہے

سب خوشی مین زبور گاتی تھے
وہ پیغمبر زمین پر آتا ہے

ڈنکے خوشیونکے سب بجاتے تھے
جو کہ سب ظالمون کو دیگا سزا

کفر اور شرک کو وہ دیگا مٹا +
جا بجا ہی زبور مین یہہ خوشی +
تا قیامت ہوا کرینگے وسلے +
ظالمون سے کریگا وہ ٹکرے
جان بچ جائیگی غریبون کی
اس خوشی کا ہے جا بجا مذکور
برے دریا کی ملکے شور مچا ئین
پھر تم اٹھا نوان یہ دیکھو زبور
مار نعرہ خوشی سے کر تو خوشی
تم خدا بادشاہ کے آگے +
تم نکالو صدائین خوشیونکی
ساری دنیا اور اوسمین بستے ہین جو
کرین خوشیان خدا کی اب آگے
صدق و انصاف سے وہ دنیا کی
صاف داؤد سے یہہ کہوایا +
دیتے ہین ہم تجھی مبارکباد
کافرون کے خدا بجائیگا خون
غلبہ اللہ والونکا ہوگا +
ہووینگے دل تمہارے خوش دیکھو
جسمین ہے انتظار کا مضمون
کہ خدا کب وہ دن دکھاویگا

بے دہڑک لینگے ہم خدا کا نام
کہ عبادت خدا کی اب ہوگی
عادل اک بادشاہ آتا ہے
خاک دشمن سب اوسکے چاٹینگے
اوسکے حق مین ہمیشہ ہوگی دعا
دیکھلو تم چھیانوان یہہ زبور
سارے میدان باغ باغ ہوئین آب
ہو رہا ہے یہہ حکم رب غفور
بین کو تم بجا کے اب گاؤ +
ہونکو دل کی خوشی سے نرسنگے
برے دریا کی ملکے شور مچائیں
نہرین اب تال دیوین خوش ہو
کہ عدالت وہ کرنے آتا ہے
اب عدالت کریگا وہ سچی
جو ہے خالق کے نام سے آتا
تجھسے ہوگا خدا کا گھر دلشاد
اور ایک قوم کو بڑھا دیگا +
پھیل جاویگا خوب ذکر خدا
جو دعائین خدا نے سکھلائین
دیکھنے سے جگر ہوا ہے خون
دن مصیبت کے کب یہہ جاوینگے

اور سناوینگے سبکو ربکا کلام +
ساری قومین خدا کو پوجین گی
جان مظلومونکی بچاتا ہے
دل شکستون سے وہ کرے نرمی
تا قیامت رہیگا نام اوسکا +
آسمان اور زمین خوشی مین آئینز
لہلہاوین درخت بن کے سب
اے زمین کر صدا بلند اپنی +
واسطے اپنے رب کے سب گاؤ
رب کے آگے بجا کے سارنگی
لوگ دنیا کے سب خوشی مین آئین
اور ساری پہاڑیان ملکے
یعنی بندیکو ساتھہ لاتا ہے
جا بجا یہہ پتا ہے بتلایا +
ہی نہایت وہ برکتون والا
جا بجا اسطرح کے ہین مضمون
نسل یعقوب کو چمکا دیگا +
تم جو طالب خدا کے ہو لوگو +
باتین داؤد کو وہ بتلائین +
تھا ترپتا دل انبیا کرن کا +
اور خوشی کے وہ دن کب آوینگے

خون ہمارے بھائیوں کے بہے ہین جو + قتل ہوونگے کونسے دن وہ + اللہ اللہ سب جہان مین ہو +
اے خدا جلد لاتو اوس دن کو + اب سنو کہ حضرت داؤدؑ کے بعد اونکے بیٹے حضرت سلیمان کو اللہ نے نبی کیا
اور اپنا کلام اونپر اوتارا اور بادشاہی ایسی دی کہ آدمی اور جن اور جانور اور ہوا سب کو اللہ نے حضرت
سلیمان کا تابعدار کردیا اوس شہر مین جو یروشلم کہلاتا تھا آپ نے ایک مسجد بڑی بڑی بنیادون سے
بنائی خداپرستی خوب پھیلائی وہ مسجد بیت المقدس کہلاتی ہے جب حضرت سلیمان کو اللہ
نے دنیا سے اوٹھا لیا اوس قوم کے بہت لوگ بگڑ گئے بتونکو پوجنے لگے دن بدن بت پرستی بڑھتی
گئی اللہ پیغمبرونکو سمجھانے کے لیے بھیجتا بت پرستون نے نبیون کے خون بہائے حضرت
الیاس پیغمبر کے قتل کی تدبیر کی اوس وقت کا بادشاہ بڑا ظالم تھا آپ ایک جنگل مین جا چھپے
پھر اللہ کے حکم سے شہر مین آئے بادشاہ نے توبہ کی اور ایمان لایا حضرت سلیمان کے بعد
جو جو بادشاہ اوس ملک مین ہوے بعضی خداپرست اور بعضی بت پرست تھے آسپاس کے
ملکون مین بت پرستی پھیلی ہوئی تھی اونکی صحبت مین لوگ بگڑ جاتے تھے یہانتک کہ حضرت
شعیا علیہ السلام کا زمانہ آیا حضرت شعیا علیہ السلام پر اللہ نے جو کتاب اوتاری اوسمین
پھر جا بجا یہی خوشخبریان سنائین جو زبور مین سنائی تھین اللہ اوس قوم کے لوگون سے فرماتا ہے
کہ اے لوگون تم یعقوب کی نسل مین ہو مگر تمنے اپنے باپ دادا کی راہ چھوڑدی تمنے مجکو
چھوڑدیا بتونکو پوجا تمنے ناحق خون کیے غریبونپر ظلم کیا اب مین تمپر ظالم بادشاہونکو
بھیجونگا جب اونکے ہاتھون تمکو سزا دے چکونگا پھر ایک وقت ایسا بھی لاؤنگا کہ اونکو
اور تمکو اور سارے جہانکو سزا دونگا اپنا ایک پاک بندہ کہ جو تمہاری قوم سے باہر تمہارے
ملک سے باہر عرب کیطرف سے ظاہر کرونگا اوسپر ایسا کلام اوتارونگا جو تمہاری بولی مین
نہوگا وہ میرا رسول ایسا ہوگا جس نے نہ کچھ دیکھا نہ کچھ سنا ہوگا یعنی ظاہر مین اوسنے کوئی
کتاب دیکھی نہوگی نہ علم کی باتین کسی آدمی سے سنی ہونگی اوس بندہ کے ہاتھون تمکو
اور ساری دنیا کو سزا دونگا تلوار سے سچی عدالت کرونگا اس کتاب مین یہی جو کچھ لکھا ہے

اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سنائے کنعان اور شام کیطرف سے عرب کا ملک پورب
کیطرف ہے اس کتاب مین عرب کے ملک کے پتے اور نشان جابجا موجود ہین قیدار کے شہرونکا
پتا موجود ہے قیدار حضرت اسمعیل کے بیٹے کا نام ہے اون دنونمین عرب کی لوگ قیدار کہلاتے تھے
یہہ جو پتا دوسری بولی کا دیا یہہ پتا صاف قرآن شریف کا ہے توریت اور زبور اور
انجیل سب اللہ نے عبرانی بولی مین اوتاری تھین قران عربی بولی مین اللہ نے اوتارا اور ایک
بڑا پتا یہہ ہے کہ اوسوقت مین بابل ویران ہوجاویگا اور بیت المقدس کی بڑی آبادی ہوگی
سے اب تلک یہہ کتاب ہے موجود + دیکھو واللہ قدرت معبود + گھر مین فرعون کے پلین موسیٰ +
جو ہے دشمن خدا کا اور اونکا + یہہ کتابین یہودیونہین رہین + اپنے ہاتھونسے لکھین اور پڑھین +
لکھین ہندی مین اوسکو نصرانی نے + اصل بولی ہے جسکی عبرانی + دشمنون سے خدا نے
لکھوایا + ہم محمدیونکو یہہ دکھلایا + کہ محمد کی دیکھو خبرین + تاکہ ایمان ہو قوی دلمین +
دیکھو شعیا نبی کی کتاب + دشمنون کے جگر کو کردو کباب + اونکا لکھا اونہین کو دکھلاؤ
کچھ تو شرمندہ دلمین ہوویں وہ + لاؤ نصرانیو بس اب ایمان + دشمن انسانکا جو ہے
شیطان + مطلب اولٹا تمھین سمجھاتا ہے + آسمانکو زمین بتاتا ہے + ہین محمد کے صاف صاف
پتے + دلمین تم بھی تو خوب ہو سمجھے + اپنے لوگون سے تم جو ڈرتے ہو + جانکر اسلئے مکرتے ہو +
اور خدا کہتا ہے مجھی سے ڈرو + دیکھو انجیل کو ذرا لوگو + جسم کو مار ڈالتے ہین جو + حکم
خالق کا ہے نہ اونسے ڈرو + مار سکتے نہین ہین روح کو وہ + اپنے اللہ سے ڈرو لوگو +
جو جہنم مین تمکو ڈالیگا + روح و تن دونونکو جلاویگا + ہے یہہ انجیل پاک کا مضمون +
ڈرتے اللہ سے نہین تم کیون + ڈر سے دیکھو تم اشعیا کی کتاب + تمکو ہر بات کا ملیگا جواب +
جابجا ہے یہی پتا لکھا + کہ عرب سے وہ نور چمکیگا + ہے بیابان اور نبی قیدار + ملک
ہے ظل موت کا اے یار + سارے ملک عرب کے ہین یہہ خطاب + جانتے ہین یہہ خوب اہل
کتاب + ہین یہہ لفظین کئی جگہ آئین + ہمکو اللہ نے یہہ دکھلائین + جابجا اوس کتاب مین ہے خبر

کہ کرینگے تمہین وہ قتل آکر + جو کہ ایمان اونپہ لاوینگے + وہ بلا شک امان پاوینگے + جو نہ مانینگے
مارے جاوینگے + اور سزا اپنی خوب پاوینگے + اور کئی جا پہ یہہ بھی ہے مضمون + کہ جو کچھ
کام مین کیا چاہون + کون پھر مجکو روک سکتا ہے + دوسرا اور کون میرا ہے + ہے سب
اوسسے اوسیمین آخر تک + صاف نورِ محمدی کی جھلک + اور خوشی یہہ سنا رہا ہے خدا +
ہے بشارت یہود کو دیتا + کہ جو تم مین سے لائینگے ایمان + اونکو ہے ہر طرح سے امن و امان
برکتین اونپہ ہووینگی نازل + اونکی اولاد ہوگی صاحب دل + دشمنون سے نجات پاؤگے +
تم جو ایمان اونپہ لاؤگے + بت پرستونکا اب ہے جیسا زور + تم پہ ہے ہر طرح سے اونکا زور +
ساری قومو نمین بت پرستی ہے + نسل یعقوب کی جو بستی ہے + شام و صیہون اور یروشالم
یعنی بیت المقدس اے سالم + بت پرست اوسپہ ظلم کرتے ہین + اونکی ہاتھون سے گھر اوجڑتے ہین +
تمکو اس ظلم سے چھڑاتا ہون + مین عجب ایک کام کرتا ہون + عقلمند ونکو جس سے حیرت ہو +
وہ نہ باور کرین کبھی اوسکو + اپنی تدبیر پر جو ہین مغرور + جنکے دل مجسے ہو گئے ہین دور +
ان پڑھونمین اوتارتا ہون کتاب + اور بیابانکو کرتا ہون شاداب + باغ جنگل کو مین بناؤنگا +
فیض کے چشمے وہان بہاؤنگا + یہان بیابانکا جو لفظ آیا + ہمکو اللہ نے یہہ دکھلایا +
جبکہ موسیٰ جہاد کو نکلے + آل یعقوب سب کے سب اٹکی + وہ جو دو شخص تھے خدا والے +
اون سوا سبکے سب یہی بولی + کہ نجاوینگے ہم کبھی لڑنے + تب کیا اونکو قید خالق نے +
قید چالیس سال تک وہ رہے + اوس بیابانسے نکل نہ سکے + وہ بیابان بھی عرب کا تھا +
بھید نصرانیونپہ ہے یہہ کھلا + جس جگہہ ہی یہہ حال بتلایا + ہے بیابان اوسی خدا نے کہا +
اور کہین ظل موت بھی ہے کہا + یعنی ہے موت کا وہان سایا + یعنی رستے وہان ہین دہشت کے
دانہ پانی ملے ہے مشکل سے + کھل گئین اب محمدی خبرین + اسجگہہ پہ بھی ہین یہی لفظین +
کہ بیابان کو کرون آباد + شہر بابل کو مین کرون برباد + موت کا جس جگہہ کہ سایا ہے +
نور اب اوس ملک مین چمکتا ہے + تھے براہیم جو خدا کے خلیل + اون کے بیٹے ہین حضرت اسمعیل +

اونکے بیٹے کا نام ہے قیدار + اونکی اولاد مین عرب اے یار + حق تعالی خوشی سناتا ہے +
اور عرب کے پتے بتاتا ہے + کہ بیابان اور اوسکے سب قریات + ہین جو قیدار کے بسے دیہات +
اپنی آواز کو بلند کرین + یعنی اللہ کا کلام پڑہین + ہو وے پتھر کی اب زمین مین راگ +
بسنے والے وہان کے گاوین راگ + وہ پہاڑونکی چوٹیون پر سے + خوب للکارین نام رب لیکے +
ظاہر اللہ کا کرین وہ جلال + سب پہ کھل جائیگا خدا کا کمال + ہی عرب کو ادہر خوشی کی خبر +
بیت مقدس پہ رحمتین ہین اُدہر + بیت مقدس کے تھے جو ویرانے + اونکو اللہ جوش رحمت سے +
کھہ رہا ہے کہ ملکے تم گاؤ + خوش ہو للکارو جوش مین آؤ + تمکو اللہ نے کیا آزاد + تم
ہمیشہ رہوگے اب آباد + قہر اپنا اب اونپہ ڈالونگا + ظلم جن ظالمون نے تم پہ کیا + آسمان
خوشی سے گاؤ راگ + دیکھو کرتا ہے کیا خدائے پاک + گاؤ تم بھی زمین کے گہراپو + اے
پہاڑو خوشی سے تم پہولو + خوش ہو پہولے نہ اب سماؤ تم + اے درختون خوشی مین آؤ تم +
اے بیابان تو خوشی مین آ + کہ خدا اب نجات ہے دیتا + نسل یعقوب کو بچاتا ہے + ظلم
سے اونکو وہ چھڑاتا ہے + بھیجیگا اک سفارشی کو خدا + ظلم سے وہ اونھین چھڑا لیگا +
ملک کنعان و مصر و ملک عراق + ہووینگے سب خدا کی راہ مین طاق + ابدی ایک شعلہ آتا ہی +
جو گنہگارونکو جلاتا ہے + وہی ٹھہرا رہیگا پاس اوسکے + ہاتھ کھینچے جو سود و رشوت سے + مارے
جاوینگے ظالم اور کافر + عدل و انصاف ہوویگا ظاہر + بیت مقدس کو دیکھیو لوگو + کیسا
آسودہ شہر ہوگا وہ + ایسا خیمہ جسے نہ کوئی ہلائے + ایک لکڑی نہ اوسکی توڑنے پائے +
اور خود اللہ اوسپہ رکھیگا + ایک نیا نام اوسکا رکھہ دیگا + یعنی اپنے کلام مین اوسکا + نام
رکھہ دیگا مسجد اقصی + کہہ رہا ہے خدا قدم اوسکے + ہین پہاڑونپہ خوش نما کیسے + ہی جو خوشیان بجا
کی دیتا + امن جسمین رکھیگا خدا + سن چکے تھے یہود سب خبرین + جو کہ ایماندار تھے اونمین +
وہ سب اس دنکی تھے خوشی کرتے + نور ایمان دلمین تھے بھرتے + کہ ہم ایمان اونپہ لاوینگے +
دشمنون سے نجات پاوینگے + ساتھ احمد کے ہوکے ہم دلشاد + بت پرستون پہ ہم کرینگے جہاد +

اور جو بیدین تھے وہ جلتے تھے + اس جلن مین بہت وہ مرتے تھے + کہ خدا ایہ ہمین گھٹاتا ہی + دوسری قوم
کو بڑھاتا ہی + ہم پڑہے لکھونکو جھکاتا ہے + ان پڑہونکو وہ اب پڑھاتا ہی + اونکو کہتا ہی مین بڑھاونگا
سب سے افضل اونہین بناونگا + مین تمھارا غرور ڈھاونگا + سر تمھارا مین اب جھکاونگا + نہین ڈھونڈا
ہی اب جنھون نے مجھی + نہ میرے نام کو ہین کہلاتی + وہی بن ڈھونڈہی مجکو پاوینگی + اونسی بولونگا مین
کہ دیکھو مجھی + نسل یعقوب سے بہت بولا + جبہین بولا کسی نے کچھ نہ سنا + غیر لوگونکو اب مین لاتا ہون
اونکو اپنے لیے بناتا ہون + بیت مقدس مین اونکو لاونگا + اونکو صیہون مین بساونگا + ہین
وہ میرے چنے ہوی بندے + یہان رہین گی وہ عیش عشرت سے + وہ پکارین مجھی جو ہو جیتا ب
اس سے پہلی مین اونکو دونگا جواب + اون سے ہوویگی میری حمد و ثنا + تم نہین مانتے میرا
کہنا + اشعیا کے کتاب کے مضمون + سنکے دل ہوگئے یہود کے خون + تھے پیمبر جو حضرت ابراہیم
انپہ بھیجی درود رب کریم + اونکے بیٹے جو ہین کہ اسمعیل + کہتا ہے اونکی مان سے رب جلیل
والدہ اونکی حضرت ہاجرہ + جنکو بی بی نے کر دیا باہر + لائے مکے مین اونکو ابراہیم + تھا
یونہین اونکو حکم رب کریم + نسل مکہ مین اونکی پھیلائی + قدرت اپنی خدا نے دکھلائی + اب بشارت ہے روح کو اونکی
نام جنکا ہی حضرت ہاجرہ + اونکو اللہ دے رہا ہی خبر + اونکو خالق خوشی سناتا ہی + اونکی شرمندگی
مٹاتا ہے + اشعیا کی کتاب ہی موجود + کہہ رہا یون ہی خالق معبود + گا تو ای بانجھہ جو نہ جنتی تھی
راگ کا کر صدا بلند اپنی + حاملہ تو نہین جو ہوتی تھی + اب یہ کہتا ہی خالق باری + کہ وہ عورت جو
بیکسی مین پڑی + اوسکی اولاد ہوگی اب بڑھتی + نسل سے اوسکے جو ہے شوہر دار + یعنی
سارہ کی نسل سے بسیار + کر کشادہ تو خیمہ اب اپنا + پردے اپنی گھرونکے تو پھیلا اب طنابین
تو اپنی لمبی کر + اب تو مضبوط میخین اپنی کر + دہنی اور بائین اب تو پھیلے گی + آل و اولاد ہویگی
جو تیری + ہوگی وارث تمام قومون کی + اجڑے شہرونکو وہ بساویگی + پھر پشیمان ہو نکے
تو مت ڈر + تو نہ شرمندہ ہو تو خوف نکر + پھر لگیگا نہ عیب تجکو کبھی + بیوہ پن اپنا بھول جاویگی
تیرا خالق جو رب ہے قومونکا + وہ تجھے اب نجات دیویگا + وہ جو یعقوب کا ہے پاک خدا +

[illegible]

سب زمین کا خدا کہاویگا +
مینے چھوڑا تھا ایکدم کے لیا
تھی وہ آزردگی جو تیرے ساتھ
اوس عنایت سے جو ہمیشہ ہے
جسطرح مینے جب قسم کھائی
کبھی تجسے خفا نہین ہونگا
پر میرا جو کرم ہے تجھپہ ہو +
کہین ہاجر کو یون بشارت ہے
اشعیا کی زبانسے بتلاتا +
تجھپہ ظاہر ہوا خدا کا جلال
اور قومونپہ تیرگی آجائے
روشنی مین تری چلین قومین
اور چارونطرف نگاہ تو کر +
پالیجاوینگی بیٹیان تیری ۔
ایک دریا سا تیرے پاس اوٹھا
قوم ایفا جو ہے گی اور مدیان
سونا وہ اور لبان لاوین گے
نسل قیدار کے بھی سب گلے
تیری خدمت مین حاضر آوینگی
گھر کو اپنے ستودگی دونگا ۔

رب ترا پھر تجھے بلاتا ہے
لیکن اب مین سمیٹ لونگا تجھ کو
مینے ایک لحظہ منھ چھپایا تھا
بات ویسی ہی یہہ مرے آگے
ہوگا طوفان نہین پھر ایسا کبھی
اور کبھی تجکو مین نہ گھرکونگا
فرق اسمین نہین پڑیگا کبھی
کہین کعبہ سے صاف اشارت ہے
رب یہہ کہتا ہے اوٹھہ تو روشن ہو
اور یہہ کہتا ہے رب ذوالاجلال
پر خدا تجھپہ ہوویگا ظاہر +
نور مین تیرے بادشاہ چلین
سب کے سب جمع ہوکے آتی ہین
حکم خالق سے گود مین تیری
جمع ہونگی قطارین اونٹونکی
جمع ہووینگی اونکی سانڈنیان
آکے خوشیان وہان سناوینگے
جمع ہووینگے آکے پاس ترے
ذبح کی ہوکہ ہر جگہہ اونمین
اپنے شوکت کے گھر کو بخشونگا

اور تجھے یون خوشی سناتا ہی
ہان بہت مہربانیونکے ساتھ
اب کرونگا مین رحم تجھپہ سدا
بات طوفان نوح کی جیسی
اوسطرح مینے اب قسم کھائی +
کوہ ہل جائین ہوین پہاڑ فنا
اور نہین بات میری ٹلنے کی
اپنے گھر سے خدا ہے فرماتا
کہ تیری روشنی اب آئی وو
دیکھہ اندھیرا زمین پہ چھاجائے
اور جلال اوسکا جلوہ گر تجھپہ
اپنی آنکھین اوٹھا کر تو نظر
دور سے تیرے بیٹے آتے ہین
جمع قومونکے ہوونگے تحفے
پاس تیرے بقدرت ربی +
پاس تیرے صبا سے آوینگے
رب کی صفتین بہت بتاوینگے
ساری قوم نبیط کی میڈھے
پھر مقبولیت وہ آگے چڑھین
ہین یہہ سب کون جو کہ آتی ہین

ابر کسطرح دوڑے جاتے ہین ++ سب کبوتر یہہ گویا ہین آتے +

گھو نسلون کیطرف اوڑتے جائینگے
آگے جاکر کے تیرے بیٹونکو
کیونکہ رب نے کیا ستودہ تجھے
اور جو بادشاہ ہین اونکے
مہر سے تجھپہ رحم ہون کرتا +
تاکہ تجھ پاس لاوین تحفونکو
کہ وہ خدمت تری نہو کرتی
ہے جو جاہ و جلال لبنان کا +
آوینگے سب اکھٹے ہو دلشاد +
ظلم تجھپر کیا ہے جس جس نے
سب کرینگے تری قدمبوسی
اسکے بدلے کہ تجکو چھوڑ دیا
کرون سرور بہت سی پشتون کا
کبھی آگے ترے زمین مین ذرا
نہ خرابی کبھی نہ بربادی +
تجھپہ نور خدا رہے گا سدا
وہ سدا وارث زمین ہون گے
میری عظمت کا اونسے ہو اظہار
وقت مین اوسکے مین خدا جلدی
اونکی اولاد ساری قومونمین
کہ وہی نسل ہے یہ برکت دار

راہ میری تکین گے سب ٹاپو
سونے روپے سمیت لاینگے وہ
اور بیگانونکے جو ہین بیٹے
ترے خادم وہ سب کے سب ہونگے
تیرے دروازے اب رہینگے کھلے
اور قومون کے بادشاہونکو
ہووینگی وہ خراب اور برباد
پاس تیرے وہ بیشک آویگا
پاک گھر اپنا مین سوارونگا +
سر جھکاوینگے سب ترے آگے
شہر اللہ کا کہینگے تجھے +
اور تجھ مین نہین چلا رستا
ترے حاکم سدا سلامت ہون
نہ سنی جائیگی ستم کی صدا
تیری دیوارونکا نجات ہو نام
تجھپہ ظاہر جلال حق ہوگا
تروتازہ وہ کھیت ہین میرے
ایک چھوٹی سے ہونگی ایکہزار
سب یہہ باتین نمود کرونگا
ہوگی ممتاز سب کے وہ بیچ مین
جسکو اللہ نے ہی برکت دی

اور ترسیس کے جہاز مین جو
نام کے واسطے ترے رب کے +
تیری دیوارونکو اوٹھاوینگے
قہر سے مینے تمکو مارا تھا
رات دن بند وہ نہ ہووینگے +
ہو جو قوم اور جو سلطنت ایسی
ساری قومونکی اجڑیگی بنیاد
اور لبقس اور صنوبر اور شمشاد
رونق اپنی جگہہ کو بخشونگا +
اور حقارت جنھون نے تیری کی
رب کا صیہون تجکو بولین گے
اب شرف دائمی تجھے دونگا +
ترے عامل بھی باصداقت ہونگے
اور نہ ہوویگی سرحدونمین ترے
رکھے درونکا ستودگی تو نام
سبکے سب تیرے لوگ ہون سچے
ہاتھ کے میرے ہین بنائے ہوے
ایک کمزور سے کرو قوی
ابدی عہد اونسے باندھونگا
دیکھکر اونکو سب کرین اقرار
جسطرح سے زمین ہی کھلتی

باغ مین جو درخت ہین اوگتے
اور صداقت کو وہ اوگا دکھلائے
جا بجا مدح ہے اس امت کی
فضل پہلے سے جن پہ تھا شامل
اونسے کہتا ہے ہوگے تم برباد
ہر طرح مجسے دل لگاوینگے
اشعیا جب سنا چکے یہہ کتاب
پھٹ گیا اک درخت اور وہ چھپ
جب سنائین محمدی خبرین +
کچھ وہ اللہ کو نہ روک سکے
آسمان اور زمین کو لرزایا +

یون ہے نظر و ثمین ساری تو موبکے
قوم ناجی ہین پاک لوگ ہین وہ
ہے محبت خدا کو ہمسے بڑی
نسل یعقوبؑ کی شکایت تھی
اور تیرے بندے میرے ہون آباد
یون معالم مین لکھتے ہین یعقوب
ہوگئے سب یہود سنکے کباب
کاٹ ڈالا اونھین درخت کے ساتھ
کیا اس بات پر شہید اونھیں
اوسنے جو جو کہا وہ دکھلایا
سب پہ رعب محمدؐ ہی چھایا +

حق تعالی سنو گی کو اوگاسے
اشعیا کی کتاب کو دیکھو +
ایسی امت مین کر دیا داخل
اور اس امت پہ یہہ عنایت تھی
تم نہین مانتے وہ مانینگے
اونسے راضی رہے خدا او نبی
قتل کرنیکے واسطے دوڑے
اشعیا پر سلام اور صلوٰت
کیا ہوا اونکے قتل کرنے سے
اٹھ ہو ئین وہ اور چمکا یا +

اب سنو کہ حضرت اشعیا کے وقت کا جو بادشاہ تھا وہ خدا پرست اور ایماندار تھا اوسکے مرنیکے بعد دو بادشاہ بت پرست ہوے پھر یوسیا بادشاہ نے بتخانونکو توڑا اوسکے بعد چار بادشاہ اور ہوے اونھون نے بت پرستی پھر پھیلائی اللہ نے حضرت ارمیا علیہ السلام کو پیغمبر کیا اونپر جو صحیفہ اللہ نے اوتارا ہے اوسمین اللہ تعالی اوس قوم کی شکایت کرتا ہے کہ تم نے مجکو چھوڑ دیا ہے تونکو پوجا اگر توبہ نکروگے تو بابل کے بادشاہ بخت نصر کو تمھارے اوپر بھیجونگا وہ تمکو قتل کریگا اور یہ قومین ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی تابعداری کرینگی آخر کو بخت نصر بابل کا بادشاہ فوجین لیکر آیا بہت رئیسونکو قید کر کے لے گیا پھر دوبارہ فوج لیکر آیا اللہ کی مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا سارے شہر کو جلا دیا ویران جنگل بنا دیا بڑے بڑے سردارونکو قتل کیا باقی لوگونکو قید کر کے بابل مین لے گیا کچھ کنگالونکو باغون اور کھیتونمین رہنے دیا ستر برس تک یہہ لوگ بابل مین قید رہے وہان اللہ نے حضرت خزقیل اور حضرت دانیال پر اپنا کلام اوتارا ان دونون نبیونکے صحیفون مین

بھی اللہ نے بار بار محمدی البشارتین سنائین اور صاف صاف پتے بتائے حضرت دانیال علیہ
السلام کے صحیفہ مین اللہ نے یہہ خبر سنائی کہ بیت المقدس دوسری بار پھر ویران کیا جائیگا
پھر آباد ہو جائیگا حضرت دانیال کو یہہ سنکر بڑا صدمہ ہوا آپنے بہت دعا مانگی کہ بیت المقدس
کی ویرانی موقوف ہو جاوے تب حضرت جبرئیل یہہ حکم لائے کہ ستر ہفتے تیری قوم پر اور
تیرے پاک شہر پر مقرر کئے گئے شرارتونکے تمام کرنیکے لئے اور خطاؤنکے آخر ہو جانیکے لئے اور گناہ
کے کفارہ کے دینے اور ہمیشہ کی صداقت لانیکے لیئے اور وحی اور نبی کے ختم کرنیکے لئے اور
پاکون کے پاک پر ہاتھ پھیرنیکے لئے اسکا مطلب یہہ کہ ایک ہفتہ سات برسکا ہے اسطرح ستر
ہفتے کے چارسو نوّے برس ہوتے ہین اسکا یہہ مطلب ہے کہ پھر تیسری بار بیت المقدس مین
بت پرستونکی شرارتین ظاہر ہونگی اور وہ اس پاک گھر کو ویران کر دینگے یہہ ویرانی چارسو
نوّے برس تک رہی گی پھر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا اور پیغمبری اونپر ختم
ہوگی پھر اوس تیسری ویرانیکا یون پتا بتلایا کہ جسوقت شہر یروشلم کے پھر لانے اور بنانیکی
بات نکلیگی اوسوقت سے اونہتر ۶۹ ہفتے کے بعد مسیح جدا کیا جاویگا اور بادشاہ آویگا اوسکے
لوگ شہر اور مقدسکو غارت کرینگے اور وہ اوس عہد کو بہتون کے ساتھ ایک ہفتہ کے لئے
قایم کریگا اسکا یہہ مطلب ہے کہ اب جسوقت سے شہر یروسلم کے بنانے کی بات نکلے گی اوسوقت
سے اونہتر ۶۹ ہفتے یعنے چارسو تراسی ۴۸۳ برس بعد مسیح کو لوگ اپنی سمجھ مین قتل کرینگے اون لوگونپر
یہہ سزا ہوگی کہ ایک ظالم بادشاہ یروشالم کو ویران کریگا اوسکی سلطنت سات برس رہیگی
اوسکے بعد جب چارسو نوّے برس یہہ گھر ویران رہیگا تب وہ نبی پیدا ہونگے جنکی شریعت ہمیشہ
رہے گی اور جنپر پیغمبری ختم ہوجائیگی اور وہ پیغمبر سب پاکونسے زیادہ پاک ہین اللہ
اونپر رحمت کا ہاتھ پھیریگا یعنی اپنا کلام اونپر اوتاریگا ان آیتونکا مطلب بشارت
محمدیہ مین بہت صفائی دلیلون سے لکھا گیا ہے اللہ تعالی نے اس پاک صحیفہ مین
پہلے سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکی مدت بتلادی اور یہہ پتا بتلایا

کہ اوس ستر ہفتے کے بعد بت پرستونکا ظلم اور فساد بالکل مٹ جاویگا کیونکہ اوس پیغمبر کا ظہور ہوگا
جسپر پیغمبری ختم ہو جائیگی او وہ دین ہمیشہ ہمیشہ رہیگا یا اللہ اپنے پاک نبیونپر لاکھون درود بھیج جو ہمکو
پہلے سے تیرے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذرا ذرا پتے اور نشان بتلا گئے ان خبرونکا
یون ظہور ہوا کہ جب ستر برس قید بابل کے پورے ہو چکے اللہ تعالی نے اسرائیلیونکو پھر ملک
کنعان مین آباد کیا اور بیت المقدس دوبارہ طیار ہوئی جسوقت اوس پاک گھر کی بنیاد پڑی بہت
لوگ جو بوڑھے تھے جنھون نے اوس مسجد کی پہلی طیاریان اور آرایشین حضرت سلیمان کے وقت کی
دیکھی تھین جب اونھون نے اس دوسری بنیاد کو دیکھا بڑی آواز سے چلا کر روئے لیکن بہتیرے
خوشی سے للکارے پھر جناب حجی نبی علیہ السلام پر اللہ کا یہہ کلام اوترا کہ ان لوگون سے کہہ کہ
تم مین کون باقی ہے جسنے اس مسجد کو اوسکے پہلے رونق مین دیکھا ہے اور اب کس حالت مین دیکھتے
ہو کیا اوسکی نسبت تمھاری نظر و نمین ناچیز دیکھلائی دیتا ہے لیکن مضبوط ہو اور کام کرو مین
تمھارے ساتھہ ہون رب العالمین فرماتا ہے کلام اوس عہد کا جو مصر سے نکلتے وقت مینے تمسے باندھا
سو قایم ہے مت ڈرو کیونکہ رب العالمین یون فرماتا ہے کہ اب سے ایک مرتبہ اور تھوڑی
مدت بعد مین آسمان اور زمین اور دریا اور جنگل کو ہلا دونگا اور مین ساری قومونکو ہلا دونگا
اور ساری قومونکا پسند کیا ہوا آویگا اور مین اس گھر کو جلال سے بھر دونگا رب العالمین فرماتا ہے
چاندی میری ہے اور سونا میرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر
کے جلال سے زیادہ ہوگا رب العالمین فرماتا ہے اور مین اسمکانمین سلامتی بخشونگا رب العالمین
فرماتا ہے اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو یہہ جو فرمایا کہ پسند کیا ہوا ساری قومونکا
آویگا اسجگہہ عبرانی مین حمدث کا لفظ ہے اسکے معنی ہین پسند کیا ہوا اس پردہ مین جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک بھی بتلا دیا او یہہ بتا دیا کہ اوسوقت مین اس گھر کی یعنے
بیت المقدس کی شان و شوکت پہلے زمانہ سے زیادہ ہوگی اور چاندی سونے سے اسکی
آرایش ہوگی اور اسجگہہ پر سلامتی کا ظہور ہوگا یعنی بت پرستونکا ظلم مٹ جائیگا اور ہرطرح

کی سلامتی ہوگی بعد اسکے ارتخششتا بادشاہ نے حضرت عزرا علیہ السلام کو شہر بیت المقدس کے
پھر آباد کرنیکا حکم دیا اسرائیلی لوگ اپنے ملک مین آباد ہوے اور شریعت پر قایم رہے اور دشمنوںپر
جہاد کرتے رہے حضرت عیسی سے ڈیڑہ سو برس پہلے ایک کافر بادشاہ نے بیت المقدس مین
بت پرستی کا تھانہ جمایا اسرائیلیون نے خوب اللہ کی راہ مین جہاد کیا اور بیت المقدس
مین پھر اللہ کا نام پھیلایا بیت المقدس کی یہہ دوسری ویرانی اور آبادی تھی جسکی خبر حضرت
دانیال علیہ السلام کو ملی تھی پھر زمانہ حضرت عیسی کا آیا

احوال حضرت عیسیٰ ع کا اور انجیل پاک جو اللہ نے اونکو دی اوسمین سے محمدی بشارتونکا بیان

اوس زمانہ مین پہلے حضرت زکریا نبی کے صاحبزادے حضرت یحیی نبی پیدا ہوے جنکا احوال
اللہ تعالی نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ آل عمران اور سورۂ مریم مین سنایا ہے
پھر جناب مریم جو کنواری تھین اللہ نے اونکی پاس حضرت جبرئیل کو بھیجا حضرت جبرئیل آدمی
کی صورت بن کر سامنے آئے اونھون نے فرمایا کہ مین اللہ کا بھیجا ہوا ہون کہ تجکو ایک
پاک بیٹا دون اوسکا نام عیسی مسیح ہوگا وہ دنیا اور عقبی مین عزت والا ہے اور نزدیک کیے ہوون مین
سے ہے جناب مریم بولین کہ مجکو تو کسی آدمی نے چھوا نہین میرے بیٹا کس طرح ہوگا حضرت
جبرئیل بولے کہ اللہ فرماتا ہے میرے اوپر یہہ آسان ہے اور ہم اوسکو لوگون کے لئے ایک
نشانی بناوینگے پھر حضرت جبرئیل نے اللہ کی بنائی ہوئی روح اللہ کے حکم سے حضرت مریم مین
ڈالدی جب حضرت مریم کو درد لگے ایک چھوہارے کے درخت کے نیچے آبیٹھین اور بولین کسطرح
مین اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوجاتی نیچے سے اواز دی کہ غم مت کر تیرے رب
نے تیرے نیچے چشمہ بنادیا اور اس درخت کو پکڑ کر ہلا تیرے اوپر تازے چھوہارے گرینگے تو
کہا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ اگر کسی آدمی کو دیکھیو تو کہہ دیجیو کہ مینے اللہ کا ایک روزہ
مانا ہے سو مین آج کسی انسان سے نہین بولون گی اسکا یہہ مطلب ہے کہ فقط چپ رہنیکا
روزہ مانا ہے اوس شریعت مین ایسا روزہ بھی درست تھا پھر حضرت عیسی جب پیدا ہوے

جناب مریم آپکو گود مین لیکر اپنی قوم مین آئین لوگ بولے اے مریم تونے بُری بات کی تیرا باپ
تو برا مرد نہ تھا اور تیری مان بھی بدکار نہ تھی جناب مریم نے حضرت عیسیٰ کیطرف اشارہ
کیا یعنی ان سے پوچھو لوگ بولے بھلا ہم لڑکے سے کیونکر بولین حضرت عیسیٰ بول اوٹھے
کہ مین اللہ کا بندہ ہون اللہ نے مجکو کتاب دی اور اوسنے مجکو نبی کیا اور اوسنے مجکو برکت
دی جہان کہین مین رہون اور مجکو نماز اور زکوۃ کی تاکید کی ہے جب تک مین زندہ
رہون اور مین اپنی مانسے نیکی کرنیوالا ہون اور مجکو اللہ نے ڈھیٹ اور بے نصیب نہین
بنایا اور مجھپر سلامتی ہے جسدن مین پیدا ہوا اور جسدن مین مرونگا اور جسدن زندہ
اوٹھایا جاؤنگا یہہ قصہ اللہ نے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سورہ مریم مین سنایا ہے اب
سنو کہ جب حضرت عیسیٰ تیس برس کے ہوے آپنے لوگونکو اللہ کی کتاب سنائی اوس پاک کتاب کا
نام انجیل ہے جو پاک کلام اللہ کیجانب سے آپ نے اسرائیلیونکو سنایا اوس پاک کلام کو حضرت
متے اور جناب یوحنا نے جمع کیا ہے اوس پاک کلام کے ساتھہ حضرت عیسیٰ کا احوال بھی لکھا ہے
جتنا کلام حضرت عیسیٰ نے دین کی تعلیم مین سنایا ہے وہ کلام اللہ کا ہے باقی کلام
اونکے رفیقونکا ہے اسیطرح لوقا اور مرقس نے بھی لکھا ہے حضرت عیسیٰ کو اللہ نے یہہ نشانیان
دی تہین کہ اللہ کے حکم سے مردونکو جلا دیتے تھے اور ماں کے پیٹ کے اندھے کو اور سفید داغ
والے کو اللہ کے حکم سے اچھا کر دیتے تھے اور دیوونکو جھڑک جھڑک کر آدمیون کے بدن سے
نکال دیتے تھے حضرت عیسیٰ کے وقت مین اوس وقت کے بادشاہ نے ایک بدکار عورت سے
نکاح کرنیکا ارادہ کیا حضرت یحیی نے منع کیا وہ مردار آپکی دشمن ہوگئی اوس بادشاہ مردود
نے اوس مردار سے نکاح کیا اور حضرت یحیی کا سر مبارک کٹوا کر ایک طشت مین رکھکر اوس مردار
کے پاس بھیجدیا انا للہ وانا الیہ راجعون اوس وقت مین اسرائیلیونکو یہہ مرض پیدا ہوا تھا
کہ اللہ کی محبت اور پیغمبرونکی محبت دلسے جاتی رہی تھی اور دنیا کی محبت دلمین
رچ گئی تھی نماز روزہ اور دینداری اور پرہیزگاری سب لوگون کے دکھلانیکے لیے

اور دنیا کے منود اور نام کے لیے کرتے تھے دلمین دغا بازی اور فریب اور مکر سے بھرے
ہوے تھے ظاہر کے پاک اور دلکے ناپاک ہوگئے تھے اللہ تعالی نے انجیل پاک مین یہودی
ملاؤنکو خوب فضیحت کیا اور اونکو حکم کیا کہ پہلے دلونکو پاک کرو پیہ ظاہر کو پاک کرو یعنی
نمازین جو لوگونکے دیکھلانیکی نیت سے پڑھتے ہو اس سے اور زیادہ عذاب پاؤگے ایسی
ایسی نصیحتین سبب انجیل پاک کی حضرت عیسے علیہ السلام نے اون لوگونکو سنائین جنکو اللہ
نے ایمان دیا وہ ایمان لائے اور جنکو اللہ نے ایمان ندیا وہ حضرت عیسٰی کی جان کے دشمن
ہوے اور تہمت کفر بکنے کی اوس پاک رسول پر جوڑی بعضی لفظین جو حضرت عیسٰی کی زبان
پاک سے نکلی تھین جنکا مطلب مشکل تھا اون لفظونکا اولٹا مطلب سمجھ کر بات کو بدل گئے
اون بے ایمانون نے آپ پر تہمت کفر اور شرک کی جوڑی حضرت عیسٰی نے فرمایا تھا کہ
مین اور اللہ ایک ہون کبھی فرمایا کہ مین اللہ مین ہون اور اللہ مجھ مین ہے ان باتونکا
مطلب یہہ تھا کہ مین اللہ کی یاد مین ڈوبا ہوا ہون میرے دلمین اللہ ہی اللہ سمایا ہے
اوسکا نور اور اوسکی تجلی میرے دل پر روشن ہے دو شخصونمین محبت بہت ہوتی ہے تو کہتے
ہین کہ وہ دونو ایک ہوگئے حضرت عیسٰی کا مطلب یہہ تھا کہ مین اللہ کا حکم مانتا ہون
اور اللہ میری دعا قبول کرتا ہے مین اللہ سے محبت رکھتا ہون وہ مجھسے محبت رکھتا
اس راہ سے مین اور وہ ایک ہون یہودی مردودون نے یہہ مطلب نہ سمجھا اور یہہ تہمت
جوڑی کہ معاذ اللہ وہ تو خدائیکا دعوی کرتے ہین اور اپنے تئین اللہ کے برابر ٹھہراتے ہین
ایسی ایسی تہمتین جوڑکر کافر ملاؤن نے فتوی قتل کا دیا حاکم دوسری قوم کا تھا اوسسے
جاکر شریعت کے دشمنون نے کہا کہ ہم لوگ شریعت والے ہین اور ہماری شریعت مین
اوسکا قتل واجب ہے حاکم نے بار بار کہا کہ مجکو اوسکا کوئی قصور ثابت نہین ہوتا
کافر ملاؤن نے غل مچایا کہ اوسکا خون ہماری گردن پر اور ہماری اولاد کی گردن پر
ہووے حاکم نے اونکو اذن دیا یہودی مردود جمع ہوکر آپ کے گرفتار کرنیکو آئے

اللہ نے آپکو آسمانپر زندہ اوٹھا لیا یہودیون نے آپکے شبہہ مین دوسرے شخص کو پکڑا اور سولی پر چڑھادیا بعضے کہتے تھے کہ جس شخص نے آپکے گرفتار کرنیکا ارادہ کیا تھا اوسی کی صورت آپکی سی ہوگئی اور وہی سولی پر چڑھایا گیا مگر بڑی معتبر روایت یون ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اوسوقت فرمایا کہ ایسا کون شخص ہے جو میرے بدلے قتل ہونا قبول کرے اور وہ جنت مین میرا رفیق ہوگا ایک نوجوان اوٹھ کھڑے ہوے اور بولے کہ مین حاضر ہون اونکی صورت حضرت عیسیٰؑ کی سی صورت ہوگئی حضرت عیسیٰ زندہ آسمانپر چلے گئے اور اوس سچے عاشق کو کافرون نے پکڑ کر سولی پر چڑھایا یہہ روایت حدیث کی کتابون مین پکی پکی سندونسے پہونچی ہے ابن کثیر نے اپنی تفسیر مین اس روایت کو ابن ابی حاتم اور نسائی کی کتاب سے ابن عباس کی زبانی نقل کیا ہے اور لکھدیا ہے کہ اسکی سند صحیح ہے اور پھر روایت مولانا جلال الدین سیوطی نے درمنثور مین بھی لکھی ہے جسوقت سے حضرت عزیر علیہ السلام کو شہر بیت المقدس کے آباد کرنیکا حکم ملا تھا اوسوقت سے حضرت عیسیٰؑ کے اوٹھ جانے تک چارسو تراسی برس گذرے تھے جیسا حضرت دانیال نے خبر دی تھی اب سنو کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسی کی زبانی انجیل پاک مین بھی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف صاف پتے اور نشان بتلائے ++

نظم لکھتے انجیل مین ہین یوحنا +

یون ہی عیسے نے صاف فرمایا
وہ ہمیشہ رہے تمہارے ساتھ
خوبیان میری تمکو وہ بتلائے
آتا ہے اس جہانکا سردار ++
اور تم بھی گواہی دوگے میری
مین اگر رب کے پاس جاؤنگا
اونکو قایل کریگا خوب تمام

کہ مین اب اپنے رب سے مانگونگا
وہ سکھاویگا تمکو ہر ہر بات +
مینے پہلے سے کہدیا تمکو ++
مجھہ مین اوسکا نہین ہے کوئی کا
میرے جانیمین فائدہ ہی بڑا +
تو مین تم پاس اوسکو بھیجونگا
جنپر ایمان جو نہین لائے +

وہ مددگار دوسرا دے گا
مینے جو کچھہ کہا وہ یاد دلائے
تاکہ ایمان اوسگھڑی لاؤ +
صاف میری گواہی دیگا وہی
مین نہ جاؤن تو وہ نہ آویگا
آکے دنیا کو دیگا وہ الزام +
اور عدالت وہ اونکو دکھلائیگا

اور باتین بہت ہین پاس میرے
صدق کی راہ سب بتاویگا +
خبرین آیندہ کی تمھین دے گا +
اور تمھارے تئین بتادے گا +
کہ وہ چیزونسے میری لیویگا
وہ بھی اللہ ہی سے لیوے گا +
دیکھ لو سب تو محمدؐ کا صاف ظہور
کھولدی اونکی عظمت و خوبی
کہین ہین عیسےؑ کی کیسی تعریفین
اور باتین بہت سی سکھلائین
وین قیامت تلک کی سب خبرین
کہہ یہودونکو اب کہیں گے سر
جنکی اللہ نے پہر دی ہی خبر
ظلم عیسیؑ پہ تھا جنہوں نے کیا
کیسا بدلہ لیا محمدؐ نے + ۔
سب عیسیؑ کا دینگے دم بھرتے
ہین محمدؐ کے نام کے دشمن
عشق احمدؐ مین جانکو کھوتے
مطلب انجیل کا بدلتے ہین

پر تم اونکو اوٹھا نہین سکتے
کیونکہ اپنی نہین کہیگا وہ +
مرتبہ میرا کھولدیوے گا +
جو کچھ اللہ کا وہ میرا ہے
اور تمھارے تئین بتاویگا
دیکھو نصرانیو خدا سے ڈرو
ہین محمدؐ وہی خدا کے لوتے
کیسا قایل یہودیونکو کیا +
دیکھو قرائین اور حدیثونمین
جنکا انجیل مین نہین ہے بیان
صاف قرائین اور حدیثونمین
ظلم ڈھایا جنہون نے نبیونپر
ہے یہی وہ محمدؐی لشکر
قتل عیسیؑ کا تھا دیا فتوے
اپنے بھائیکا سب یہودونے
دشمن عیسےؑ کے ہین نصارے بھی
سیکھے ہین سب یہودیونکی چلن
انکو ضد پڑگئی محمدؐ سے +
نام احمدؐ کو سنکے جلتے ہین

صدق کی جان جب وہ آویگا
جو سنیگا وہ بولدیگا وہ ++
کیونکہ چیزونسے میری لیویگا
اس لیئے مینے تمسے بولا ہے
یعنی اللہ ہی سے مینے لیا
مطلب انجیل کا نہ اب بدلو
دی گواہی جنہون نے عیسےؑ کی
کیسا الزام صاف صاف دیا
باتین انجیل کی بھی بتلائین +
کردیئے سب خدا کے بھید عیان
پھر جو انجیل مین ہے صاف خبر
اونپر اللہ بھیجیگا لشکر ++
سر جنہون نے یہود کا کاٹا +
اونپر جو ڑی نہین تہمتین کیا کیا
آجتک ہین محمدی جتنے +
دیکھلو صاف انکی ہٹ دہرمی
حضرت عیسیؑ کے گر محب ہوتے
جنکی عیسےؑ خوشی سناتے تھے
حضرت عیسیؑ کے ہین جو صاف گواہ

انکے دلمین بھری ہی اونکی داہ + اب سنو کہ حضرت عیسیؑ کے اوٹھ جانیکے بعد حضرت عیسیؑ کے
حواریوں نے یعنی حضرت شمعون اور حضرت یوحنا اور فیلبوس وغیرہ نے بیت المقدس مین

اور بھی شہرونمین انجیل کا وعظ سنایا اللہ کی راہ مین یہودی مردودون کے ہاتھونسے
بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائمین اونکی وعظ سے بہت سے یہودی حضرت عیسٰی پر ایمان لائے
بعد اسکے حضرت شمعون وغیرہ نے روم کے ملک مین اور یونان کے ملک مین شہرون شہرون
یہودیون اور بت پرستونکو عیسائی وعظ سنایا بت پرستون اور یہودیون نے اون اللہ والونکو
طرح طرح سے ستایا لیکن اون اللہ کے عاشقون نے اللہ کا نام جابجا پھیلایا بہت سے
بت پرستون نے بت پرستی سے توبہ کی اور اللہ پر ایمان لائے پھر حضرت عیسے کے اوٹھ جانیکے
۳۶
چھتیس برس بعد وسپاشیان جو رومی سردار تھا نیرو بادشاہ کیطرف سے فوجین لیکر آیا
پھر چلا گیا عیسائی لوگ فرصت پاکر ایک اور شہر مین جمع ہوے یہودی مردود شہر مین رہ
گئے دسپاشیان نے اپنے بیٹے طیطوس کو بیت المقدس کے گھیرنیکے لئے بھیجا طیطوس مردود
فوجین لیکر آیا اور شہر کو گھیر لیا اور بہت بڑا کشت وخون ہوا یہودی مردود بہت مارے
گئے اور بہت قید ہوے سارا شہر اور مسجد بیت المقدس جڑ سے اوکھاڑا گیا مسجد کو اور
شہر کی دیوارونکو اوتدھا کر دیا اور نشانیکے واسطے تین برج اور قلعے کی تھوڑی سی دیوار
باقی رکھی دسپاشیان نے دس برس بادشاہت کی بیت المقدس کی یہہ تیسری ویرانی
ہے جسکے بعد خاتم الانبیا کے ظہور کا وعدہ تھا اللہ تعالے نے حضرت عیسٰی اور حضرت
یحیٰی کی دشمنی کی سزا مین یہہ عذاب یہودیون مردودون پر بھیجا اب سنو کہ حضرت عیسٰی
کے حواریونکو اور عیسائیونکو بت پرست بادشاہون نے بہت ستایا ہر طرف ایمانوالونکے
خونکا دریا بہایا یہہ مصیبت برابر تین سو برس تک رہی +

اب یہہ بیان ہے کہ حضرت یوحنا حواری کو اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیدا ہونیکا وقت اور آپ پر قرآن کا اوترنا اور معراج کا ہونا اور دیوونکا
آسمانسے گرا دیا جانا پہلے سے دکھلا دیا

حضرت عیسی کے ساٹھ برس بعد حضرت یوحنا حواری ٹمس ٹاپو مین قید ہوئے اوس قید مین
اللہ تعالی نے حضرت یوحنا کو غیب کا عالم دیکھایا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکا
وقت اور آپکی پتے اور نشانیان سب دکھلا دین حضرت یوحنا کتاب مشاہدات مین لکھتے ہین
کہ مین تمیس ٹاپو مین تھا اور مین روح مین آگیا یہہ لکھہ کر اروا حونکے عالم مین جو کچھ دیکھا
ہے وہ لکھ کر صاف یون فرماتے ہین کہ ایک بڑا بھاری نشان آسمان پر دکھلائی دیا ایک عورت
سورج کو اوڑہی ہوے اور چاند اوسکے پانو تلے اور اوسکے سر پر بارہ تارونکا تاج اور وہ
حاملہ تھی اور جننے کے درد مین چلاتی تھی پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو
ایک بڑا سرخ اژدہا جسکے سات سر اور دس سینگ اور اوسکے سرونپر سات تاج تھے اور
اوسکی دم نے تہائی آسمانکی تہائی تارے کھینچے اور اونھین زمین پر ڈالا اور اژدہا اوس
عورت کے آگے جا کھڑا ہوا کہ جب وہ جنے تو اوسکے بچے کو نگل جاوے اور وہ بیٹا جنی
جو لوہے کے عصا سے سب قومونپر حکومت کریگا اور اوسکا لڑکا خدا کے اور اوسکے تخت
کے آگے اوٹھا لیا گیا اور عورت بیابانمین جہان خدا نے اوسکے لیے جگہہ طیار کی تھی
بھاگ گئی تاکہ وہان ایک ہزار دو سو ساٹھہ دن تک اوسکی پرورش کرین اور آسمان مین لڑائی
ہوئی میکائیل اور اوسکی فرشتے اژدہے سے لڑے اور اژدہا اور اوسکے ہرکارے
لڑے اور غالب نہ ہوے اور نہ آسمان پر اونکی پھر جگہہ ملی اور بڑا اژدہا نکالا گیا وہی
پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہانکو دغا دیتا ہے وزمین پر گرایا گیا
اور اوسکے ہرکارے بھی اوسکے ساتھہ گرائے گئے اور مینے آسمان پر بڑی آواز یہہ کہتی سنی
کہ اب نجات اور قدرت او سلطنت ہمارے خدا کی اور اختیار اوسکے مسیح کا ہوا کہ ہمارے
بھائیونکا دشمن جو رات دن ہمارے خدا کے آگے اونپر تہمت لگاتا ہے گرایا گیا اے
[illegible] اور اوسپر کے رہنے والو خوشی کرو جب اژدہے نے دیکھا کہ زمین پر گرایا گیا تو
[illegible] اوس عورت کو جو بیٹا جنی تھی ستایا اور عورت کو بڑے عقاب کے دو پر دئی گئے تاکہ اوس

سانپ کے سامنے سے بیابان مین اپنے مقام کو اوڑ جاے جہان ایک زمان اور دو زمان اور
آدھے زمان تک اوسکی پرورش ہوتی ہے اور اژدہا عورت پر غصے ہوا اور اوسکی باقی اولاد سے جو
خدا کے حکم مانتے اور عیسی مسیح کی گواہی رکھتے ہین اے ایمان والو دیکھو اللہ نے جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکا وقت پہلے سے حضرت یوحنا کو دکھا دیا اور آپ کی
مانکو حضرت یوحنا نے بڑی شان و شوکت سے دیکھا کہ سورج کو اوڑھے ہوئی تھین
اور چاند اونکے پاؤن تلے تھا اور بارہ تارونکا تاج سر پر تھا اور جننی کا درد تھا پھر
حضرت یوحنا نے دیکھا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا جسکے حق مین زبور شریف کی دوسری سورۃ مین
یون ارشاد ہوا ہے کہ تو لوہے کی عصا سے سب قومونپر حکومت کریگا اور اللہ نے یہہ بھی کہدیا
کہ وہ لڑکا اللہ کے تخت کے آگے اوٹھا لیا جاویگا اور اوسکو معراج ہوگا اور یہہ بھی دیکھا
کہ شیطان نے بڑی دشمنی کی مگر اوسکا کچھ زور نہ چلا اور حضرت میکائیل نے اور اوسکے
ساتھ کے فرشتون نے ابلیس کو اور اوسکے ساتھ کے شیطانونکو آسمان پر سے گرا دیا
یہہ کھلی نشانی اوسوقت ظاہر ہوئی جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ نے
قرآن اوتارنا شروع کیا اسکا پورا ذکر اپنی جگہہ پر آویگا اگر اللہ چاہے گا اور جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی اولاد کی بڑی نشانی یہہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی پیغمبری
کی گواہی دیتے ہین اور اونکے دشمنونکا سر کچلتے ہین اوسی کتاب مین لکھتے ہین کہ مینے ایک
اور فرشتے کو ہمیشہ کی انجیل لیے ہوے آسمان کے بیچون بیچ اوڑتے دیکھا تاکہ زمین کے
رہنے والون اور سب قومون اور فرقون اور زبانونکو اور لوگونکو خوشخبری سنادی
اور اوسنے بڑی آواز سے کہا خدا سے ڈرو اور اوسکی عزت کرو کیونکہ اوسکی عدالت کی گھڑی
آئی اور اوسیکو سجدہ کرو اوسکے پیچھے ایک دوسرا فرشتہ آیا اور بولا گر پڑا گر پڑا بابلون وہ بڑا شہر
کیونکہ اوسنے حرام کاری کی شراب غضب ساری قومونکو پلائی پھر دوسری جگہہ لکھتے ہین
کہ مینے ایک فرشتہ کو آسمان سے اوترتے دیکھا اور اوسنے بڑی آواز سے پکارا کہ گر پڑا گر پڑا

بابلون اور دیوؤنکا گھر اور ہر گندی روح کی چوکی اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندکا بسیرا ہوگیا کیونکہ ساری قوموں نے اوسکی حرام کاری کی شراب غضب پی لی اور زمین کے سوداگر اوسکی عیش کی زیادتی سے دولتمند ہوے اے آسمان اور پاک رسولو اور پیغمبرو اوسپر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اوس سے تمہارا بدلہ لیا پھر جناب یوحنا لکھتے ہین کہ مینے آسمانکو کھلا دیکھا اور دیکھو ایک نقرہ گھوڑا اور جو اوسپر سوار تھا امانت دار اور سچا کہلاتا ہوا اور سچائی سے عدالت کرتا ہے اور لڑتا ہے اور اوسکی آنکھین آگ کے شعلہ کے مانند اور اوسکی سر پر بہت سے تاج تھے اور اوسکا ایک نام لکھا ہوا تھا جسے اوسکے سوا کسی نے نجانا اور خونمین ڈوبا ہوا لباس پہنے تھا اور اوسکا نام کلمۃ اللہ ہے اور آسمانی فوجین صاف اور سفید مہین لباس پہنے ہوے نقرئی گھوڑونپر اوسکے پیچھے ہولین اور اوسکے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے قومونکو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے قومونپر حکومت کریگا اور اوسکے لباس پر اور اوسکی ران پر یہ نام لکھا ہے بادشاہونکا بادشاہ خداوندونکا خداوند اے ایمانوالو دیکھو ہمیشہ کی انجیل بھی قرآن ہے جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا گیا یہ قرآن ہمیشہ رہیگا یعنی اوسکا حکم موقوف نہوگا یہ قرآن اللہ نے پہلے سے حضرت یوحنا کو دکھا دیا کہ اس قرآن کو جبرئیلؑ لاوینگے اور ساری قومونکو خوشخبری دینگے اور یہہ عداوتکا بتا بتایا اور بابل کا ویران ہونا دکھلایا شہر بابل کربلائے معلا کے پاس تھا بہت بڑا آباد شہر تھا وہانکی جادوگری اور کفر اور بت پرستی سے اوسپر غضب نازل ہوا اللہ تعالی نے پہلے سے محمدی وقت دکھا دیا کہ اوسوقت مین بابل پر جہاد ہوگا اور بابل ویرانہ ہوجائیگا پیغمبر حکم ہوا کہ بابل کے ویران ہوجانیکی خوشی کرو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی فوجون کے ساتھ حضرت یوحنا کو دکھائی دئے +

اب یہہ ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بعد کافرون نے ایمانوالونپر بڑے بڑے ظلم کیے اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھون کافرونکا زور توڑا

اب سنو کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد ایماندار عیسائیونپر ایک اور مصیبت آئی کہ بہت سے نام کے
عیسائیون نے دین کی خبر چھوڑ دی حضرت عیسیٰ کو اللہ سمجھنے لگے اور اونکو اللہ کا بیٹا جاننے
لگے اللہ کو اور عیسیٰ اور روح القدس کو اللہ کہہ کر تین خداؤن کے قائل ہوے چار طرف
سے بے ایمان لوگ ایمانوالونکا گلا دباتے تھے اور غل مچاتے تھے اور بت پرست بادشاہو
ہاتھ سے جان بچانا مشکل تھا اللہ کا نام اور پیغمبرونکا نام لینے والونکو پکڑتے تھے سولیونپر
چڑھاتے تھے بوٹیان کٹواتے تھے آگ مین جلاتے تھے شکنجہ مین کھچواتے تھے پھاڑنیوالے
جانورون سے پھڑواتے تھے رال لگا کر آدمیونکو مشعل کیطرح جلاتے تھے آرونسے چیرتے تھے
بڑے بڑے عذابون سے مارتے تھے انھین بت پرست بادشاہونمین سے ایک وہ تھا جسکے
وقت کا احوال اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ کہف مین سنایا ہے وہ بادشاہ
حضرت عیسیٰ کے دو سو برس بعد تھا اوسکا نام دقیانوس تھا اوسنے زبردستی بہت لوگون
سے بت پجوائے اوسکے ظلم سے سات آدمی نوجوان ایماندار ایک غار مین جاکر چھپ رہے
بادشاہ کو خبر ہوئی اوسنے غار کو بند کردیا اور اونکے نام لکھ لئے اللہ کی قدرت سے وہ لوگ
کئی سو برس تک سوتے رہے اور بن کھانے پئے کے زندہ رہے کئی سو برس کے بعد جاگے
اللہ کی قدرت اوسوقت کسی نے جاکر بتیغہ کھولدیا ایک شخص اونمین کا کھانا مول لینے
کے لیے روپیہ لیکر شہر مین آیا لوگون نے کہا یہہ سکہ اسوقت کا نہین یہہ خزانہ تمنے کہانسے
پایا یہہ لوگ اس گمان مین تھے کہ جسدن ہم سوئے تھے وہی دن ہے یہہ خبر نہ تھی کہ کئی سو
برس گذر گئے اوسوقت مین دوسرا بتدوسیس بادشاہ تھا اور وہ حضرت عیسیٰ کے بعد پانچ مین
صدی مین تھا یہہ بادشاہ ایماندار تھا اوسکے وقت مین قیامت کے منکرونکا زور ہوا تھا اللہ
نے یہہ نشانی دکھلائی کہ کئی سو برس کے سوئے ہوئے جاگے بادشاہ نے اون جوانونکو
دیکھا اور اونسے باتین کین وہ پھر اوسی غار مین سو رہے حضرت عیسیٰ کے تین سو برس
بعد ایک یہہ مصیبت آئی کہ قسطنطین جو بت پرست بادشاہ تھا وہ جھوٹھ موٹھ کا عیسائی

ہوا اور ایمانوالو ہنپر اوسنے ظلم شروع کیا اور سب پر جبر کیا کہ تین خداؤنکا اقرار کرو اس کفر کو
پھیلانیکے لیے اوسنے ایک مجلس جمع کی اوس مجلس مین بڑے بڑے تیرہ سو علم والے عیسائیون
سے اور بھی بہت سے علماؤن نے تین خدا کہنے سے انکار کیا مگر جب بادشاہ نے علانیہ
حکم دیا کہ جو شخص تین خداؤنکا اقرار نہ کریگا اوسکا مال ضبط ہوگا اور وہ وطن سے نکالدیا جائیگا
تب اکثر پادریون نے بادشاہ کے خوف سے تین خداؤن کے عقیدہ پر دستخط کر دیے
اوسوقت سے یہہ عقیدہ پھیلا اوسوقت سے ایمانوالون نے پہاڑونمین اور جنگلونمین
اور غارونمین اور تکیونمین تنہا بیٹھکر اپنا ایمان بچایا پھلے پھلی یہہ رسم یون نکلی بعد اوسکے
بے ایمان لوگ بھی اوس رسم پر چلنے لگے جنگلونمین درویش بنکر بیٹھے مگر ایمان سے
بیخبر رہے دونون فرقے بہت مدت تک آپسمین لڑتے رہے جو ایماندار تھے وہ یہی
کہتے رہے کہ اللہ اکیلا ہے اور اوسکا دوسرا کوئی نہین اور حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے
اور اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین وہ لوگ کافرون کے ہاتھونسے طرح طرح کے
ظلم اوٹھاتے تھے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ دیکھتے تھے ایک مصیبت بیت المقدس
پر طیطوس مردود کے ہاتھون آچکی تھی دوسری مصیبت یہہ آئی جب رومی لوگ نصرانی ہوگئے
تب اونھون نے یہودیونکی ضد کے مارے بیت المقدس کی بڑی چٹان کو گھورا بنایا کوڑا
کرکٹ اور گوبر اور حیض کے لتون کا اوس پاک مقام مین ڈھیر لگادیا یہہ مصیبت کئی سو برس
تک رہی حضرت عیسیٰؑ کے چارسو برس بعد اوتر طرف کی کئی وحشی قومین روم کے ملک پر چڑھکر
اوسپر غالب ہوگئین یہ قومین بت پرست اور نہایت وحشی اور جاہل تھین جہان کہین
اونکا غلبہ ہوا اونھون نے ساری مدرسون اور کتبخانون اور علم اور دین کی کتابونکو
بھسم کر ڈالا اس بڑی آفت کے سبب سے اون سارے ملکون کے اوپر بے علمی کی راتون
رات کی تاریکی کئی زمانہ تک چھائی رہی اوسی اندھیریکے زمانہ مین یکایک محمدی
نور چمکا یہہ سارا حال کتاب والون کی کتابونمین موجود ہے اے ایمانوالو خوب سمجھو کہ

وہ جو پاک کتابون مین آخری پیغمبر کا پتا دیا تھا کہ وہ عدالت کرینگے اور بے ایمانونکو قتل کرینگے اور ایمان والے امن و امان سے رہینگے اور بیت مقدس کی بہت بڑی آبادی اور بڑی رونق ہوگی اور پھر کبھی ویرانی نہ ہوگی یہہ پتے حضرت عیسی کے نہین ہین اون کے وقت مین تو ایمانوالونپر اور اللہ کی کتابونپر اور اوس پاک مسجد پہ بڑے بڑے ظلم ہوے پھر جو امن امانکی خبرین ہین یہہ سب پتے اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اکثر کتاب والون نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے پانسو چوہتر برس گذرے تھے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے اس حساب سے جس بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران کیا اوسکے مرنیکے بعد ستر ہفتے یعنی چار سو نوے برس ہوتے ہین جیسا حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ مین خبر تھی توراۃ اور انجیل والونکو اوس زمانہ مین انتظار تھا کہ اوس زمانہ مین ایک پیغمبر پیدا ہونیوالے ہین جو جو پتے آپکے اللہ نے بتلائے تھے اون پتون کے موافق آپ عرب کے ملک مین حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین مکہ مین پیدا ہوے

جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ اور آپکے پیدا ہونیکے وقت کیا کیا نشانیان سچے دین کی اللہ نے دکھلائین + + +

مولانا محمد بن اسمعیل نے صحیح بخاری مین نسب نامہ آپکا یون لکھا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے عبد اللہ کے وہ بیٹے عبد المطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبد مناف کے وہ بیٹے قُصَیّ کے وہ بیٹے کلاب کے وہ بیٹے مُرّہ کے وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لؤی کے وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فِہر کے وہ بیٹے مالک کے وہ بیٹے نضر کے وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خُزَیمہ کے وہ بیٹے مُدرِکہ کے وہ بیٹے الیاس کے وہ بیٹے مُضر کے وہ بیٹے نِزار کے وہ بیٹے مَعَدّ کے وہ بیٹے عدنان کے درمنثور مین ہی کہ ابو عبید اور ابن منذر نے ابن عباس تک سند پہونچائی اونھون نے فرمایا کہ عدنان اور حضرت اسمٰعیل کے بیچ مین تیس باپ ہین کہ نہین پہچانے جاتے ہین حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ صحیح بخاری کی شرح فتح الباری مین لکھتے ہین کہ مشہور یون ہی کہ عدنان کے اور حضرت اسمٰعیل

علیہ السلام کے بیچ مین چار یا پانچ باپ دادا ہین اور بہت لوگون نی پھر بھی لکھا ہی کہ چالیس کے قریب
ہین اور یہ روایت اون لوگون کی نزدیک یہی ہی جو کہتے ہین کہ معد جو عدنان کے بیٹے تھے وہ بخت نصر کے وقت
مین تھی حافظ ابن حجر نے علی بن محمد بن نصر کی کتاب سے کئی قول نقل کیے ہین تین قول ایسے نقل کیے ہین کہ
اونمین عدنان کا نسب حضرت قیدار تک پہونچتا ہی جو حضرت اسمعیل کے بیٹے ہین او عدنان اور قیدار کے
بیچ مین پہلے قول مین چھہ آدمی ہین دوسرے مین آٹھہ ہین تیسرے مین نودہ ہین اور ایک قول مین حضرت اسماعیل کے
دوسرے صاحبزادے کا نام ہی پھیر لکھتے ہین کہ کچھہ لوگون نے کہا ہی کہ عدنان کے اور حضرت اسمعیل کے بیچ مین
چالیس باپ دادا ہین اون لوگون نے اس بات کو رخیا کی کتاب سے نکالا ہی جو حضرت ارمیا پیغمبر کے
لکھنے والے تھے اور بخت نصر کے زمانہ مین رخیا عدنان کے بیٹے معد کو عرب کی تاپوسے اپنے ساتھہ لیگئے تھے
کہ بخت نصر کی فوج سے اونپر کچھہ تکلیف نہ پڑے سو انھون نے معد کا نسب اپنی کتابونمین لکھا ہی اور وہ
کتاب والے علم والونمین مشہور ہین علی بن محمد فرماتے ہین کہ مینے عرب کے بھی کچھہ علم والونکو دیکھا کہ اونھون
نے معد کی چالیس باپ دادا عربی مین حضرت اسمعیل تک یاد کیے تھے اور ابو الصلت کے بیٹے امیہ وغیرہ
شاعرونکی شعرونسے دلیل پکڑی تھی پھر مینے اوسکو کتاب والونکے قول سے مقابلہ کیا تو گنتی موافق
پائی اور لفظونکا بعل مبعد اتھا پھر اونھون نے اون چالیس نامونکا بیان لکھا ہی ابن سعد نے ہشام
کی کتاب النسب سے نقل کیا ہی کہ اونھون نے کہا مجکو خبر پہونچی ہی کہ میرے باپ عدنان کے اور حضرت اسمعیل
کے بیچ مین چالیس آدمی گنتے تھے ہشام کہتے ہین کہ شہر تدمر کے لوگونمین سے ایک مرد تھا
ابو یعقوب کہلاتا تھا کتاب والونمین سے تھا اور اونکے علماؤنمین سے تھا اور مسلمان ہوگیا تھا
اوسنے مجکو خبر دی کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کے لکھنے والے بورخ نے عدنان کے بیٹے معد کا
نسب لکھا ہے اور وہ نام جو اوسکے پاس تھے انھین نامون کے قریب تھے اور بولی کا فرق تھا
امام محمد جزری لکھتے ہین کہ آپ کی والدہ آمنہ بیٹی وہب کی ہین وہ بیٹی عبد مناف کی وہ بیٹی
زہرہ کی وہ بیٹی کلاب کی ہین آپ کے والد عبد اللہ جب جوان ہوے عبد المطلب نے اونکا
نکاح آمنہ سے کر دیا عبد اللہ اونکے پاس داخل ہوے اور حضرت آمنہ حاملہ ہوئین حاکم ابو احمد

کہتے ہین کہ عبداللہ اوندنو نمین تمیس بر سکے تھے بعد اوسکے عبدالمطلب نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ملک
شام کیطرف قریشی سوداگرون کے ساتھ اناج لینے بھیجا جب وہ لوگ پلٹے عبداللہ بیمار ہوے
جب مدینہ تک پہونچے عبداللہ اپنے ماموں کے یہان رہ گئے اور مدینہ مین مر گئے مواہب کی شرح
مین ہے کہ مستدرک مین قیس تک سند پہونچائی جو مخرمہ کے بیٹے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے باپ مر گئے جب آپ مان کے پیٹ مین تھے حاکم نے کہا یہہ سند مسلم کی شرط پر ہے
اور ذہبی نے اس باتکو قائم رکھا خلاصہ یہہ کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل
علیہ السلام کے صاحبزادے قیدار کی نسل مین پیدا ہوے اوس زمانہ مین اللہ کے ڈھونڈنے والے
حیران تھے کہ کدہر جاوین اللہ کی راہ کس سے پوچھین یکا یک اللہ نے اوس نورانی رسول
کو پیدا کیا جنکی سب راہ دیکھہ رہے تھے امام احمد اور مسلم نے حضرت واثلہ تک سند پہونچائی
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے چن لیا ابراہیم کی اولاد مین سے اسماعیل کو
اور چن لیا اسماعیل کی اولاد مین سے کنانہ کو اور چن لیا کنانہ کی اولاد مین سے قریش کو اور
چن لیا قریش سے ہاشم کی اولاد کو اور چن لیا مجکو ہاشم کی اولاد سے اور امام احمد نے عرباض
تک سند پہونچائی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مین اللہ کے نزدیک ختم کرنیوالا
تھا نبیونکا جب آدم پڑے ہوے تھے اپنی مٹی مین اور اب مین تمکو اپنے معاملہ کا شروع
بتلاتا ہون دعا ابراہیم کی اور بشارت عیسیٰ کی اور دیکھنا میری مانکا کہ جب مین اونسے
پیدا ہوا اوسوقت اونھون نے دیکھا کہ اونکے واسطے ایک نور نکلا کہ ملک شام کے محل
اوس مین روشن ہو گئے حافظ ابن حجر فرماتے ہین کہ اسکی سند کو صحیح کہا ہے ابن حبان اور حاکم
نے امام محمد جزری صاحب حصن حصین اپنے مولود شریف مین لکھتے ہین کہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے پیدا ہونیکی رات مین کسریٰ یعنی نوشیروان بادشاہ کا محل پھٹ گیا یہانتک
کہ اوسکی آواز سنی گئی اور چودہ کنگورے اوسکے گر پڑے اور وہ اب تلک اوسیطرح موجود ہے
اللہ نے اوسوقت کی نشانی باقی رکھی ہے اور فارس کے ملک کے لوگ جو آگ کو پوجتے تھے

اونکی آگ بجھ گئی اور اوسوقت سے پہلے ہزار برس سے وہ آگ نہین بجھی تھی بلکہ رات دن بھڑکائی
جاتی تھی سواوس رات مین وہ آگ اونکی تمام شہرونمین ہر جگہ بجھ گئی اور وہ اوسکو بھڑکا نہ سکے
اور پھر بڑی کھلی نشانی ہے اور دریا ساوہ سوکھ گیا اور وہ ایک بڑا دریا تھا عراق عجم مین
ہمدان اور قم کے بیچ مین اوسمین لوگ کشتیون پر سوار ہوکر مرغان اور ری وغیرہ شہرون کو
جایا کرتے تھے اور وہ اٹھارہ کوس سے زیادہ تھا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونکی
رات مین وہ سوکھ گیا گویا اوسمین ذرا بھی پانی نہ تھا اور پھر ویسا ہی سوکھا رہا یہانتک کہ
اوسجگہ پر ساوہ شہر بنا یا گیا جو آجتک باقی ہے جناب حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
صحیح بخاری کی شرح فتح الباریمین لکھتے ہین کہ مخزوم کی حدیث مین ہے وہ روایت کرتے
ہین اپنے باپ ہانی مخزومی سے اور وہ ڈیڑھ سو برس کے تھے اونھون نے فرمایا کہ جب وہ رات
ہوئی جسمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے کسرے بادشاہ کا محل ٹوٹ گیا
اور چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے اور فارس کی آگ بجھ گئی اور اس سے پہلے ہزار برس سے نہیں
بجھی تھی اور دریای ساوہ خشک ہوگیا اور اونکے پنڈت نے کہا کہ اونٹ شوخ کھینچے ہوے
لاتے ہین عرب کے گھوڑونکو دریای دجلہ کو اونھون نے کاٹ ڈالا اور اونکے شہرونمین
پھیل گئے جب صبح ہوئی کسری ان باتونکے ظاہر ہونے سے گھبرایا اور اپنے ملک کے
علم والون سے اسکا حال پوچھا اون لوگون نے سطیح کے پاس آدمی بھیجا آگے قصہ بڑا
لنبا ہے اوسکو روایت کیا ہے ابن السکن وغیرہ نے معرفۃ الصحابہ مین امام زرقانی
لکھتے ہین کہ اسکو روایت کیا ہے امام بیہقی اور ابو نعیم اور خرائطی
اور ابن عساکر اور ابن جریر نے اون سبکی سند مخزوم تک پہنچی ہے جو ہانی کے بیٹے ہین امام عبد الباقی
زرقانی مواہب کی شرح مین لکھتے ہین کہ وہ محل کسرے کا عراق کے ملک مین شہر مداین مین
تھا بڑا مضبوط تھا بڑی بڑی پکی اینٹون سے اور گچ سے بنایا گیا تھا اوسکی چھت سو گز لنبی
تھی اب سنو کہ شہر بابل جسکی ویران ہونیکی خبر چلی آتی تھی وہ بھی ملک عراق مین تھا اوسی

ملک مین مداین مین بھی تھا اوسکی ویرانی آپ کے پیدا ہوتے ہی شروع ہو گئی مولانا جلال الدین
سیوطی زلزلہ کے رسالہ مین لکھتے ہین کہ ابو نعیم نے دلایل مین عمرو تک سند پہونچائی جو قتیبہ کے
بیٹے وہ اپنے باپ سے اونھون نے فرمایا کہ جب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکا وقت
آیا بت اوندھے ہو گئے اور کعبہ کے اندر سے کتنے دنون تک لوگ یہہ آواز سنتے رہے کہ وہ کہتا تھا
کہ اب میرا نور مجھپر پھر آویگا اور اب میری زیارت کرنیوالے میرا اکھنا مانین گے اب مین جہالت
کی سب ناپاکیون سے پاک کیا جاؤنگا اے عزّیٰ تو ہلاک ہو گیا اور کعبہ کا زلزلہ تین دن تین رات
تہین تھا اور یہہ پہلی نشانی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکی تھی جو قریشیون نے
دیکھی جناب مولانا سید محمد برزنجی جو مدینہ شریف کے رہنے والے ہین اپنے مولود شریف مین لکھتے
ہین کہ ہمارے پیشوا لوگ جو حدیث کے روایت کرنیوالے اور سمجھنے والے ہین اونھون نے
بہتر سمجھا ہے کہ جب آپکے پیدا ہونیکا ذکر آوے اوس وقت سب اوٹھ کھڑے ہون
اور کیا اچھی نصیب اوس شخص کے جسکا دلی مقصد آپکی تعظیم ہو اور حضرت حسان جو آپکی
تعریف مین شعر کہا کرتے تھے آپ اونکے واسطے مسجد مین منبر رکھدیتے وہ اوسپر کھڑے
ہو کر آپ کی تعریف مین شعر پڑہتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ اللہ حسانکی مدد کرتا ہے
روح القدس سے یعنی جبرئیل کو اونکی مدد کے لیے بھیج دیتا ہے اور جبرئیل کے ہاتھون حسان کی مدد کرتا ہے

لظم

پاؤن کسکے زمین پہ ہین آتے
کیون کلیجہ اب اوسکا پھٹتا ہے
کسنے ترچھی بھوین یہ دکھلائین
دل جگر کافرون کے ڈالے چیر
تخت ابلیس کسنے اولٹا ہے
کہ خدا سبکو یاد آیا ہے +

کسکی آمد کا آج چرچا ہے +
سر شیاطین کیون ہین ٹکراتے
دل جگر کٹتے ہین شیاطین کے
کسنے تلوارین آج چمکائین
کسنے ترچھی نگاہ سے دیکھا +
قہر سے کسکے وہ تڑپتا ہے +
کسکی اونگلی کا یہہ اشارا ہے

آج ابلیس سر پٹکتا ہے +
کیون دل ابلیس کا تڑپتا ہے
پانی ہو ہو کے بہہ گئے پتّے +
لنبی پلکون سے کسنے پھینکے تیر
جس سے سب کافرونکا دل اولٹا
کسنے سجدہ مین سر جھکایا ہے +
سر ہر ایک بت کا جس سے اوندھا ہے

کسکے دم کی ہوا کا ہے یہہ اثر
جس سے دریا ہی ساوہ سوکھا ہے
کانپتا کیون محل ہے کسری کا +
کسکے چہرےکا ہی یہہ پھیلا نور +
جنکو اللہ نے دیا قرآن ++
ربکا پیغام اونھین سُناتی تھے
آج مکہ مین وہ ہوے پیدا +
آمنہ جنکی مان ہین صاحب جاہ
جنکے حق مین یہہ لفظ فرمایا
اک نبی ہونگی مثل موسیٰ کے
اوس نبی سے کہونگا مین جو جو
وہ ہلاکت مین جان ڈالیگا
حضرت اسحاق کی وہ نسل میں تھے
حضرت عیسی تلک بہت اکثر +
اونکے دادا ہین حضرت اسماعیل
جنکا توراۃ مین ہوا وعدا
مدتون سے رہا تھا ظلم کا زور
کچھہ خدا سے ذرا نہ ڈرتے تھے
خون نبیونکا جوش مین آیا
رنگ دنیا کا آج ہے بدلا +
آنے ہی ایسی آنکھہ دکھلائی

جس سے سب بجھہ گئی ہین آگ کی گھر
ابر رحمت کدہر سے اُمڈا ہے
کیون زمین اور فلک یہ ہی لرزا
ہی محمدؐ کے نور کا یہہ ظہور +
روشن اونسے ہوا ہی آج جہان
وہ محمدؐ جو لائے ربکا پیام +
قدم اونکا زمین پہ اوترا +
جنکی پہلے سے دی خدا نے خبر
جسنے توراۃ مین لکھا پایا
اونکو بھیجونگا اور کلام اپنا
سب وہ باتین کہیگا اونسے وو
اس خبر کا ہوا ہے آج ظہور
آل یعقوب جو تھے کہلاتے +
تھے عرب کی جو لوگ صحرائی +
بھائی اسحاق کے رسول جمیل
مثل موسی جہاد کرتے ہین
ظالمونکا ہر اک طرف تھا شور
آگئی دن کی دی جنھون نے خبر
اون پیمبر کو اب خدا لایا
دل پہ سب منکرون کے دہڑکا ہے
ہر جنح لرزا زمین تھرّائی +

شعلۂ حسن کسکا بھڑکا ہے +
کہ سماوہ کا دشت دریا ہے +
کسکی ہیبت کا ہی جہا نمین ظہور +
چھا رہا ہے ہر اک کی دلپر نور +
پاس جبرئیل جنکے آتی تھے ++
اور سنایا ہین خدا کا کلام +
باپ جنکے ہین حضرت عبداللہ
تختی موسی کو جب دی لکھہ کر
کہ تمہارے ہی بھائیونمین سے
اوس پیمبر کے منہہ مین ڈالونگا
اونکے کہنے کو جو نمانے گا +
وہ جو موسیٰ کی قوم تھی پہ نور
ہوے اونمین ہزارون پیغمبر +
آل یعقوب کے وہ ہین بھائی
وہ نبی اونمین اب ہوی پیدا
لاکھون فرعون ڈوب مرتے ہین
خون نبیون کے لوگ کرتے تھے
مار ڈالا تھا اونکو پل پل کر +
لینگے جو سب کے خونکا بدلا +
رعب اونکا ہر اک پہ چھایا ہے
ہین جو جتنی نبی علیہ سلام

ہی صحیفہ مین اونکے صاف کلام
مین ہلادونگا جنگل اور دریا
دیکھو لرزہ پڑا ہے کس کس پہ
رعب ایسا کبھی نہ دیکھا تھا
ظلم ہر ہر طرحکا اونپہ ہوا
سب یہود ونکا خون سوکھا ہے
ابتک انجیل مین جو ہے لکھی
بعد اسکے ہے یہہ خبر لکھی +
دوسری قوم کو وہ دیجاوے
اس خبر کا ہوا ظہور ہے آج
ہر طرح سے اونھونکی تدبیر
جب کہ دیکھا جمال عبد اللہ
قتل جو ہمکو کرنیوالے ہین
اسلیئے اپنے دلمین ہیہ ٹھانا
اونکو پیدا نہونے دیوین ہم
یہہ نہ سمجھی خدا بچاوے گا
قتل ہون گے وہی جنہین ہے ڈر
بلکہ اولٹے وہی پڑے مارے
یہہ نہ سوجھی یہود کو تدبیر
اشعیا کی کتاب بھول گئے
ہو گا سو کچھ زمین مین سے دو

کہ مین احمد کو جب بلاؤن گا
ساری قومون پہ ڈال دون لرزا
آسمان اور زمین کانپ گئی
کب مسیحا مین رعب ایسا تھا
اونکا بدلہ جو لینے آئے ہین
پڑ گیا اونکو دلمین دہڑکا ہے
کہ کیا تمنے خون نبیون کا
بادشاہت خدا کے جانب کی
سب کو وہ لوگ پیس ڈالینگے
خوب چمکا عرب مین نور ہے آج
کہ نہ پیدا ہم اونکو ہونی دین
اور اس بھید سے ہوئے آگاہ
بلغ دنیا مین جب وہ آوینگے
کہ نہ دنیا مین اونکا ہو آنا
باپ ہی جب نہ ہوینگی اونکے
وہ ہمارا ہی خون بہاویگا
جو جو گھاتین یہودیونے کین
قہر کے اونپہ چل گئے آرے
کہ ہم ایمان اوس نبی پر لائین
صاف سب کہدیا تھا خالق نے
کچھہ نہ دیکھا نہ کچھہ سنا ہو گا

آسمان اور زمین ہلاؤن گا
آج ظاہر ہوئی یہہ صاف خبر +
ایسی ہرگز کبھی نہ کانپے تھے
ظالمونکو نہ دی اونھون نے سزا
تو زمین کے ستون ہلائے ہین
حضرت عیسیٰ نے یہہ خبر دی تھی
دیکھو اللہ آپ آوے گا +
تم سمجھ لو کہ تمسے چھن جاوے
لیویگا یون عوض خدا تمسے
نہ چلی کچھہ یہود کی تدبیر ++
باپ کو اونکی قتل کر ڈالین +
کہ یہی باپ اون نبی کے ہین
خون ہمارے بہت بہاوینگے
باپ کو اونکی مار ڈالین ہم +
تو وہ پیدا کہا نسے ہووینگے
ہون گے ہرگز نہ قتل عبد اللہ
حکم اللہ سے ذرا نہ چلین ++
یون ہی لکھی خدا نے تھی تقدیر
کہ ہمارے گناہ سب دہو جائین
کہ پیمبر اک ان پڑہ ہو نہین ہو
یعنی بالکل وہ ان پڑھا ہو گا

عرب اور مکہ اور بنی قیدار ++
اونمین پیدا ہوے رسول جمیل
پہلے سے اس خوشی مین گاتی تھین
روح فرحت مین اونکی آئی تھی
آسمان اور زمین درخت وپہاڑ
دہوم تھی ہر طرف کہ آئے نبی
ربکا پیغام جب سناوینگے
سارے مظلوم خوش تھے پہلے سے
مدتون جب زبور ین گائی ہین
قدم اونکا زمین پہ آیا + + +
جنکے تھے حضرت اشعیا مشتاق
اونکا پھیلا زمین پر آج ہی نور
قدم اونکے زمین پہ جب آئے
دل نصاریٰ کی آج ہین مدہوش
جو کہ بولے خدا اکیلا ہے ++
اوسکا سر کردیا بدن سے جدا
قتل کرتا تھا ایسے لوگونکو +
اوسکا بندہ رسول عیسی ہے
اور بھی ایک خدا تھا ٹھرایا +
دین مین یہہ فساد ڈالا تھا +
بیت مقدس مین بھر گئے کافر +

تھے یہودان تو نسے واقف کار
ہوئین سارہ سی افضل اب ہاجر +
اشعیا پر نثار جاتی تھین
کعبہ کو اور بیت مقدس کو
سب خوشی کی نشے مین تھی سرشار
دہوم تھی ہر طرف کہ آئی رسول
ساری دنیا کو وہ بلاوینگے
حضرت اشعیا سے پہلے بہی
گا بجا کر دعائین مانگین ہین
جنکے تھے انتظار مین داؤد +
بلکہ تھے سارے انبیا مشتاق
جنکی خبرین نبی سناتی تھے
خونیون کے کلیجے تھرائے
سچے عیسائیونکو مارا ہے
ظلم مین دہر کے اونکو ملا ہی
روم کا بادشاہ قسطنطین
حضرت عیسی کی راہ پر تھی جو
اونپہ ظالم یہہ جبر کرتا تھا
تین لکھکر خدا کو بتلایا +
اصل جڑ دین کی بگاڑی تھی
اور منادی ہوگئے باہر

تھے عرب جو کہ نسل اسماعیل
آجکی دن خوشی ہے اونکے گھر
اشعیا نے خوشی سنائی تھی
حکم پہلے سے تھا کہ تم خوش ہو
خاص محبوب کی جو آمد تھی +
خاص پروردگار کے مقبول
ظالمونکو سزا وہی دینگے
ہر طرف تھی خوشی کی دہوم مچی
تب خدا نے یہہ دن ہی دکھلایا
اونپر اللہ کا سلام و درود +
شوق مین جنکی گا رہی تھے زبور
اور سنانے پہ مارے جاتے تھے
اور لگی ہین یہودیون کے ہوش
حق پرستونکا گھر اوجاڑا ہے
جو نہ بولا کہ ہینگے تین خدا
ہوگیا ایسا بیجا بیدین +
جو یہہ کہتے خدا اکیلا ہے +
کہ کہو تم کہ ہے خدا عیسے +
اوسنے قانون یہہ نکالا تھا
مسجد اللہ کی اوجاڑی تھی
جو اکیلا خدا بتاتے تھے

وہ نہ شہرون مین رہنے پاتے تھے
جنگلون مین وہ جا کے بیٹھ رہے
ہمکو جو ظلم سے چھڑاوین گے
قتل اللہ والی ہوتے ہین
آن پہونچی ہے وہ گھڑی ہمپر
کہ عدالت خدا کی ہو ظاہر +
صاف جنکی پتے بتاتے تھے +
جب اندھیرا زمین پہ چھا جاوے
گھر پر اللہ کے وہ دمکیگا ++
اور یہی ہے بتا زبور مین بھی
خون کا فرسبت بہاوینگے
وقت جب اسطرحکا آویگا ++
مارتا ہون مین اور جلاتا ہون
تیز کرتا ہون اپنی مین تلوار +
سر کو کاٹیگی خون بہاویگی +
اپنے بندون کے خونکا بدلا +
ظاہر اللہ کا وہ نور ہوا ++
آگئے دنیا مین ہین وہ پاک نبی +
آسمانپر گئے تھے پیش خدا +
عرض عیسیٰ کی ربنے کی مقبول
جنکا احمد لقب بتاتے تھے

جان اونکی نہ بچنے پاتی تھی
تھی وہ اس انتظار مین بیٹھے
ظلم اب انتہا کو پہونچا ہے
آگے اللہ کے وہ روتے ہین
حق پرستونکی جان جاتی ہے
آئین پردیسی احمد اب باہر
ہے بتا یہ بھی اونکی آمد کا
ساری قومونکی اوپر آجاوے
دیکھلو اشعیا نبی کی کتاب
یہی انجیل بھی ہے بول رہی
یہی توراۃ کا ہے صاف بیان
جب عدالت خدا دکھاویگا
مین ہی رحمی تمھین بتلاتا ہون
خون سے تیر میرے ہون سرشار
اے گروہ ہو خوشی مین آؤ تم
لیویگا اپنے دشمنونسے خدا
تیز اللہ کی ہوئی تلوار
جنکی انجیل مین منادی تھی
رب کی منت چھ سوبرس کی ہے
آئے دنیا مین ہین وہ پاک رسول
کہتے تھے مین خدا سے آنکو نگا

کلمہ حق پہ جان جاتی تھی +
کہ وہ کسدن پیمبر آوینگے
قتل کا ہر طرف سے فتوی ہے
دی تھی انجیل مین جو ربنے خبر
لیکن اب وہ گھڑی بھی آتی ہے
جنکی عیسیٰ خوشی سناتے تھے
ظلم جو انتہا کو ہے پہونچا +
تب خدا کا وہ نور چمکیگا +
کعبہ سے ہو رہا ہے صاف خطاب
مدتون تک نبی نہ آوینگے +
ظلم سے جب کہین ملے نہ امان
اور کہیگا کہ مین اکیلا ہون +
مین ہی جینگا بھی کر دکھاتا ہون
میری تلوار گوشت کھاویگی
رب کے لوگون کے ساتھ گاؤ تم
آج توراۃ کا ظہور ہوا +
کٹ رہے ہین جہان سے کفار
جنکی درخواست کے لیے عیسیٰ
نعمت اللہ نے بھیجا جب دی ہے
جنکی عیسیٰ خوشی سناتے تھے
کر کے درخواست اونکو بھیجونگا

تہمت عیسیٰ پہ کی یہودون نے
یعنی اللہ اونکو جان لیا +
دی گواہی نبی محمدؐ نے +
رب کی پیارے خدا کی پاک نبی
تھے جو تہمت کے جوڑنے والی
جسکو مین صاف صاف لکہا ہو
اونمین جو جو کہ ہو گئی گمراہ
تب خدا والے خوب چمکین گے
شہر بابل تھا پاس کہدنے کے
بالکل اللہ سے وہ غافل تھا
شہر بابل کا کفر اور جادو +
لوگ مستی مین تھے بہت دلشاد
پھر کبھی یہہ نہ ہوویگا آباد +
کہ چُھڑایا خدا نے ظالم سے +
کہ کُھلا مجھپہ غیب کا عالم +
اوسکی قوت بڑہتی تھی زور بڑا
گر پڑا گر پڑا سنو بابل ++
مینے آواز آسمان سے سنی
آسمان تک ہین پہونچے اوسکے گناہ
اے رسولو خوشی مین تم آؤ
اور سمندر مین بھاری اک پتھر

کہ وہ تھے آپکو خدا کہتے ++
تہمت اللہ نے مٹادی آج
کہ وہ ہین پاک انکی تہمت سے
پیاری بندے تھے رب سے ڈرتے تھے
اون کے سر کاٹی ہین محمدؐ نے
حضرت عیسیٰ نے جنکو سکھلایا
سیکھی ابلیس کی جنہون نے راہ
کی عدالت یہہ سب محمدؐ نے
بڑے ظالم وہانکی کافر تھے
بیت مقدس کو اوسنے ڈھایا تھا
تھا بہت اور حرام کی بدبو
دی تھی یہہ اشعیا نبی نے خبر
او ہمیشہ رہے گا یہہ برباد
حضرت عیسیٰ کی دوست یوحنا
اور بھی کچھ نظر پڑا عالم
اوس سے روشن ہوئی زمین ساری
جسنے تھا سب کو کردیا غافل
یہانسے نکلو تم اے میرے لوگو
قہر سے کی خدا نے اوسپہ نگاہ
اوس سے بدلہ تمہارا رب نے لیا
اک فرشتے نے پھینکا یون کہہ کر

اوسکو نصرانیون نے مان لیا
کہ محمدؐ کی ہی منادی آج +
بندے اللہ کے ہین عیسیٰ بھی
کیونکر اپنے تئین خدا کہتے +
ہی یہہ انجیل پاک کا مضمون
رستہ اللہ کا ہے بتلایا +
آگ مین وہ بھی ڈالیجاوینگے
اونپر اللہ رحمتین بھیجے +
بخت نصر جو شاہ بابل تھا
نسل یعقوب کو ستایا تھا
مال و دولت سے تھا بہت آباد
کہ یہہ آباد شہر جاوے اُجڑ
لوگ ساری زمین کے خوش ہونگے
یون اونہون نے کتاب مین لکھا
آسمان سے فرشتہ ایک اوترا
اوسنے آواز اک بڑی یون دی
دولت اور عزت اوس سے سبکو ملی
کہ گناہو نمین تم شریک نہو
پاک پیغمبرو تم اب خوش ہو +
اک گھڑی مین اوسے اوجاڑ دیا
یون ہی بابل بھی پھینکا جاویگا

پھر کبھی وہ نبنایا جاویگا ++
گرگئین تھین فریب ا وردغا +
مار ڈالے گئے زمین مین جو
ہے خدا ہی کی قدرت اور جلال
اپنے بندونکا بدلہ اوس سے لیا
کہ محمدؐ اب آتی ہین عادل +
رب نے کیسا کیا تباہ اوسکو
وہ جو نوشیرواں ہے مشہور
اوسمین اوسکا محل تھا ایک اونچا
ہل گیا پھٹ گیا وہ کانپا ڈھا
اگ کے گھر بھی اونکے جتنے تھے
نہ بجھی تھی ہزار سال سے وہ
اوسکو بجھنے نہین وہ دیتی تھے
بیوقوفونکا قاعدہ ہی یہی
یعنی اللہ فائدہ پہونچا ئے
فائدہ وہی دینے والا ہے
نہین آتا ہے اونکے دلمین یقین
تخت جسکا ہی آسمانون پر +
بوجھ سے تخت چرچراتا ہے +
کل ہر اک چیز کی ہے اوسکی ہاتھ
اوسکے ہاتھون اثر ہر اک کا ہے

نہ جلیگا چراغ پھر اوسمین
خون نبیونکا اور پاکونکا +
پھر سنی آسمانسے مینے صدا
برحق اوسکی عدالتین ہین کمال
اے مجوس نبی محمدؐ کے
اونکے ہاتھونسے اوجڑیگا بابل
شہر بابل کا اور فارس کا
آپکا اوسکے وقت مین ہے ظہور
آپ مکی مین یہان ہوئے پیدا
رعب دیکھو نبی محمدؐ کا ++
سب کے سب بجھ گئی بحکم خدا
بجھ گئی آپ کے جلال سے وہ
اپنا مالک وہ آگ کو سمجھے +
چیز جو دیکھتے ہین وہ ایسی
اصل مالک کو بھولجاتے ہین
دل مگر جنکا بالکل اندھا ہی
کہ وہی سبکا دینے والا ہے
سب سے اونچا وہ سب سے ہی اوپر
تخت اوسکا وہ اسقدر ہی بڑا
اپنے بندون کے ہے وہ ہر دم ساتھ
آگ کھانا نہین پکاتی ہے

تیری جادوگری سے سب قومین
اوسمین پایا گیا اور اونکا لہو
دی بہت لوگونے یہہ ملکی صدا
ایسی بدکار کو اوجاڑ دیا +
بج رہی تھے خوشی کی یہہ ڈنکے
پیدا ہوتی ہی آپکو دیکھو +++
اوندنون بادشاہ تھا کسرے
پاس بابل کے جو مدائن تھا
تھا مداین مین جو محل اوسکا
چودہ کنگورے گر پڑے اوسکے
مدتون سے جنھے نہ بجھنے دیا +
آگ کی تھے جو پوجنے والے ++
نہین پہچانتے خدا کو تھے
فائدہ جس سے کچھ اونھین ملجائے
اوس وسیلہ مین ڈوب جاتے ہین
دلکی آنکھونسے دیکھتے وہ نہین
پاک اللہ نام جسکا ہے ++
تخت پر اپنے وہ جو بیٹھا ہے +
آسمانونکو جسنے ہے گھیرا +
اوسنے ہر چیز کو بنایا ہے +
اوسکے بن حکم کب جلاتی ہے

حکم سے اوسکی ہے جلادیتی +
اور اثر بھی اوسی نے ہی رکھا
نفع ونقصان وو ہی دیتا ہے
اونپر اوسکا کلام اوترا ہے
جو کچھ اللہ نے کہا اونسے
اونسے اللہ کو ہے پہچانا ++
نفع جس چیز سے ذرا پہونچے +
ہاتھہ میں اسکے ہی ہمارا کار
آگ کو پوجتے ہین وہ گمراہ
کہ ہمین روشنی بہہ ہین دیتے
ہے دکھاتا کہ مجکو پوجو تم +
اور ہر اک چیز کا مین ہون مختار
نفع جس چیز سے تمہین پہونچے
میرے ہی اختیار وہ بھی تھا
مت سمجھیو اونھین بھی تم مختار
نہین رکھتے ہین اختیار کبھی
خاص بندونکا تم ادب رکھو
وہی کرتے ہین جسمین ہو مرضی
ہین سفارش کسیکی جب کرتے
کسکو ہے اختیار رب کے سوا
کہ نہ پوجو کسیکو میرے سوا +

حکم سے اوسکی ہے پکادیتی +
وہ اثر بھی اوسیکے ہاتھہ مین ہے
نہین بن حکم ذرہ ہلتا ہے
ایک لاکھہ اور کئی ہزار نبی
وہی پیغام ہین وہ پہونچاتے
جو نہین سنتے مینگے اونکی بات
پوجنے وہ اوسیکو ہین لگتے
پوجنے لگتے ہین اوسیکو وو
سوجھتا ہی نہین اونھین اللہ
حق تعالی اونھین دکھاتا ہی
ایک ساعت مجھے نہ بھولو تم
کل ہر اک چیز کی ہلاتا ہون
نہین اوسنے دیا دیا مینے
جسکو چاہا وہ مینے پہونچایا
میرے ہی اختیار ہے ہر کار
مین نچا ہون تو کوئی دہو لسکے
دوسرا میرا اونکو مت سمجھو
میرے بن حکم کچھہ نہین کرتے
اذن ملتا ہے اونکو جب مجسے
سب پیمبر یہہ کہتے آئے ہین
مجکو پوجو مین ہی ہون اک خدا

اوسکی تاثیر ہے وہ ڈال رہا
اوسکے قابو مین ہے سدا ہر شے
اوسنے پیغمبرونکو بھیجا ہے
ہوئے پیدا بقدرت ربی
اونکی باتونکو جسنے ہے مانا
دن ہی پر اونکو سوجھتی ہی رات
جانتے ہین کہ ہے یہی مختار
بھولجاتی ہین اصل مالک کو
سورج اور چاند کو ہین پوجے ہے
کبھی اوس نور کو مٹاتا ہے
میرے آگے ہے ہر کوئی لاچار
سب پہ مین اختیار رکھتا ہون
فیض پیغمبرون سے جو پہونچا
اونکا کچھہ اختیار اوسمین نہ تھا
جن فرشتے پیمبر اور ولی +
اور مصیبت تمھاری کھو نہ سکی
بندے ہین مینے اونکو عزت دی
کام کرتے ہین حکم سے میرے
ہے یہہ قرآن مین جابجا لکھا +
یہی پیغام رب کا لائے ہین
یہہ نشانی خدا نے دکھلا دی

مدتون تھی جو آگ بھڑکائی + جا بجا سے اوسے بجھا ڈالا + + محل اوسکا جو تھا ہلا ڈالا
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین ماحی
یعنی مٹانیوالا ہون کہ اللہ میرے باعث سے کفر کو مٹاتا ہے دیکھو اللہ نے جسوقت آپکو
دنیا مین ظاہر کیا اوسیوقت سے آپ کی نور کی باعث سے کفر اور شرک کا مٹانا شروع کیا امام
احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکھتے ہین حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکھتے ہین کہ
یعقوب بن سفیان نے اچھی سند حضرت عایشہ تک پہونچائی کہ ایک یہودی مکہ مین رہتا تھا
جس رات مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے اوسنے لوگون سے کہا ای قریش کے
لوگو کیا آج کی رات تم مین کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے لوگ بولے ہمکو معلوم نہین اوسنے کہا آج
اس امت کی نبی پیدا ہوے ہین اونکی کندہونکے بیچ مین ایک نشانی ہے جب لوگون نے دریافت
کیا اور معلوم ہوا کہ عبداللہ کے یہان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے وہ یہودی
آیا اور آپکی زیارت کی جب اوسکی نظر پیغمبری کی مُہر پر پڑی غش کھا کر گر پڑا اور کہنے لگا کہ
پیغمبری حضرت یعقوب کی نسل مین سے جاتی رہی آس باتکا یہہ مطلب کہ ہماری قوم
جو حضرت یعقوب کی نسل مین ہے اونمین اب کوئی نبی نہوگا کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی پشت پر مہر ہے آپ کی بعد کوئی نبی نہین پھر وہ یہودی بولا کہ اسے قریشی لوگو یہہ
تمپر ایسا حملہ کریگا کہ اوسکی خبر پورب سے پچہم تک مشہور ہوگی یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تمپر جہاد کرینگے جسکا نام تمام جہان مین مشہور ہوگا اور امام بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت حسان
تک سند پہونچائی جو ثابت کے بیٹے ہین وہ فرماتے ہین کہ مین اوندنونمین سات یا آٹھہ برسکا تھا
جو کچھہ دیکھتا تھا اور سنتا تھا اوسکو سمجھتا تھا یکایک ایک یہودی صبح کے وقت چلانے لگا کہ
اے یہودی لوگو تب وہ سب جمع ہوے اور مین سب سن رہا تھا وہ بولے خرابی پڑے تمکو
کیا ہوا وہ بولا کہ نکلا ستارہ احمد کا جسکے ساتھہ وہ آجکی رات پیدا ہوے اور یہی روایت
حافظ ابن حجر عسقلانی نے تہذیب مین ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کی ہے صحیح بخاری مین ہے

کہ ثویبہ جو ابولہب کی آزاد لونڈی تھی ابولہب نے اوسکو آزاد کیا تھا اونسے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دودھ پلایا جب ابولہب مرگیا کسی شخص نے اوسکے گھر والونمین سے اوسکو خواب
مین دیکھا بہت برے حال سے دیکھا اوپوچھا کہ تجپر کیا گذرا ابولہب بولا کہ مجکو تمہارے
بعد کوئی راحت نہین ملی آسکے سوا کہ مین اسکے اندر اور اسماعیل کی روایت مین ہے کہ
اوس گڑہے کیطرف اشارہ کیا جو انگوٹھے کے اور کلمہ کی اونگلی کے بیچ مین ہے یعنی اسمین سے
مجکو پانی پلایا گیا ثویبہ کے آزاد کرنیکے باعث سے امام احمد قسطلانی مواہب مین لکھتے ہین
کہ ابولہب نے ثویبہ کو اوسوقت آزاد کیا جسوقت اونسے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیدا ہونیکی خوشی سنائی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے قرآن اوتارا ابولہب
جو آپکا چچا تھا آپکا دشمن ہوگیا مواہب مین ہے کہ ابولہب کو بعد مرنیکے کسی نے خواب مین
دیکھا اور پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے کہا آگ مین ہون مگر یہہ کہ ہر پیر کی رات کو عذاب ہلکا
کردیا جاتا ہے اور ان دونون اونگلیون کے بیچ مین سے پانی چوستا ہون اور اسکا باعث
یہہ ہے کہ مینے ثویبہ کو آزاد کردیا تھا جسوقت اونسے مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیدا ہونیکی اور اون کے دودھ پلانے کی خوشی سنائی ابن جوزی نے جو علم حدیث کے
بڑے جاننے والے ہین وہ فرماتے ہین کہ ابولہب ایسا کافر جسکی اللہ نے قرآن مین ہجو
کی ہے جس نے اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکی رات مین خوشی کرنے
سے یہہ بدلا ملا تو مسلمان جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین ہے اور اللہ کو اکیلا
جانتا ہے وہ جو آپ کے پیدا ہونے سے خوش ہوگا اور اپنے مقدور کے موافق آپکی محبت
مین مال خرچ کریگا بیشک اللہ اوسکو اپنے فضل سے بہشت مین داخل کریگا اور مسلمانونکا
ہمیشہ دستور رہا ہے کہ آپکے پیدا ہونیکے مہینے مین زینت کرتے ہین اور دعوتین کرتے ہین اور آپکی
پیدا ہونے کی رات مین خیراتین کرتے ہین اور خوشی ظاہر کرتے ہین اور نیکیان زیادہ کرتے ہین
اور آپکا مولود پاک پڑھنے مین مشغول رہتے ہین اور اوسکی برکتین اونپر ظاہر ہوتی ہین

اور اسکا خواص یہہ آزمایا گیا ہے کہ اوس سال مین امان رہتی ہے اللہ رحم کرے اوس شخص
پر جو آپ کے پیدا ہونیکی راتونکو عید سمجھی امام عبد الباقی زرقانی مواہب کی شرح مین
لکھتے ہین کہ اللہ جو قرآن مین فرماتا ہے کہ کافرون کے اعمالونکو ہم اوڑتا ہوا غبار بنادینگے
اسکا یہہ مطلب کہ اونکو آگ سے نجات نہین اور جنت مین جانا نہین یہہ قصہ ابو لہب کا
اسکے برخلاف نہین بیہقی نے اس بات کا اشارہ کیا ہے سہیلی نے کہا کہ یہہ نفع اتنا ہوا
کہ عذاب کچھہ کم ہوگیا اور کافرونکے نیک کام بالکل اکارت ہین یعنی اپنے ترازو مین اوسکو
نہین پاوینگے اور اوسکے باعث سے جنت مین نہین جاویگا اور حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے
کہ یہہ ہوسکتا ہے کہ کافرونپر نیک اعمالونکی باعث سے عذاب ہلکا ہوجاوے امام محمد جزری
صاحب حصن حصین اپنے مولود شریف مین لکھتے ہین کہ آپکی پیدائش کہانی مین ہوئی اور
وہ جگہہ مشہور ہے مکہ شریف کے لوگونمین اور مکہ کے لوگ ہر سال آپ کے پیدا ہونیکی دن
وہان جاتے ہین اور عید کے دن سے زیادہ وہان میلا لگاتے ہین اور یہہ بات ہمارے
وقت تک موجود ہے اور مینے اوسجگہہ کی زیارت کی ہے اور برکت حاصل کی ہے جس
سال مینے حج کیا سن سات سو بانوے مین اور مینے وہان بڑی برکت دیکھی مواہب مین ہے
کہ امام بیہقی نے عثمان تک سند پہونچائی جو ابو العاص کے بیٹے وہ اپنی مان سے جنکا نام
فاطمہ ہے جو عبد اللہ کی بیٹی تھین اونھون نے کہا کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پیدا ہونیکا وقت آیا مینے دیکھا جسوقت آپ گرے وہ گھر نور سے بھر گیا اور
مینے دیکھا کہ تارے نزدیک چلے آتے تھے یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ وہ میرے اوپر گر پڑینگے
اور ابن سعد نے عطا سے اور ابن عباس سے اور بہت لوگون سے روایت کی ہے
کہ آمنہ نے کہا جب آپ مجھسے پیدا ہوے آپ کے ساتھہ ایک نور نکلا اور اوس سے پورب
اور پچھم کے درمیان روشن ہوگیا پھر آپ زمین پر گرے دونون ہاتھونکو ٹیکے ہوے پھر
آپنے ایک مٹھی بھر مٹی لی اور اوسکو اوٹھالیا اور اپنا سر آسمان کیطرف اوٹھایا اور طبرانی

روایت کی ہے کہ جب آپ زمین پر گرے تو اپنے ہاتھ کی اونگلیان سمیٹے ہوے تھے
کلمے کی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے جیسے کوئی اللہ کی پاکی کا اشارہ کرتا ہے اور ابو نعیم
نے عبدالرحمن بن عوف تک سند پہونچائی وہ اپنی مان شفا سے اونھون نے فرمایا کہ
جب آمنہ سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے میرے ہاتھون پر گرے اور چلائے
تو مینے سنا کسی کہنے والے نے کہا کہ اللہ تجہپر رحم کرے شفا کہتے ہین کہ جو کچھ پورب اور پچھم
کے بیچ مین ہے سب مجہپر روشن ہوگیا یہانتک کہ مینے بعضے محل روم کے دیکھے پھر مینے
آپکو لٹایا تھوڑی دیر مین میرے اوپر اندھیرا اور دہشت چھا گیا اور رونگٹے کھڑے
ہوگئے پھر آپ مجھسے پوشیدہ کردیئے گئے پھر مینے سنا ایک کہنے والا کہتا تھا تو اوسکو کہان
لے گیا وہ بولا پورب کیطرف شفا کہتی ہین کہ پھر ہمیشہ یہہ بات میرے دل پر رہی یہانتک
کہ اللہ نے آپکو پیغام پہونچانیکے لئے بھیجا اور مین اول لوگونمین مسلمان ہوگئی

اب یہہ ذکر ہے کہ حضرت حلیمہ نے آپ کو دودھ پلایا اور اللہ نے اونکو آپکی
بڑی بڑی برکتین دکھائین ++

امام ابو یعلی اپنی سند مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا مسروق نے جو مرزبان کے بیٹے
کوفہ کے رہنے والے اور حسن نے جو حماد کے بیٹے اور مینے اوسکو مسروق کے بیان
سے لکھا ہے کہا کہ ہمسے فرمایا یحیی نے جو ذکریا کے بیٹے ہین وہ ابو زائدہ کے بیٹے کہ ہمسے
فرمایا محمد نے جو اسحاق کے بیٹے وہ جہم سے جو ابو جہم کے بیٹے وہ عبداللہ سے جو جعفر
کے بیٹے وہ حلیمہ سے جو حارث کے بیٹے جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مان ہین جنھون
نے آپکو دودھ پلایا جو قوم سعد مین کی تھین اونھون نے کہا کہ مین قوم سعد بن بکر سے
کچھ عورتونمین نکلی اور مواہب مین ہے کہ ابن اسحاق نے اور ابن راہویہ اور ابو یعلی اور طبرانی
اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے ان دونون کتابونسے یہہ حال لکھا جاتا ہے کہ مکہ
مین دودھ پینے والے لڑکونکو تلاش کرتی تھین اور ہم ایسے قحط کے برس مین نکلے جسمین کچھ

باقی نرہا تھا اور میرے ساتھ میرا خاوند حارث تھا اور ہمارے ساتھ ایک اونٹنی تھی قسم
اللہ کی ایک قطرہ دودھ نہین دیتی تھی اور میرے ساتھ ایک لڑکا تھا کہ رات بھر نہین سوتا
تھا اور روتا رہتا تھا میری چھاتی مین اتنا دودھ نہین تھا جو اوسکے کام آتا اور اونٹنی
مین بھی اتنا دودھ نہین تھا کہ وہ پیتا مگر ہم امیدوار تھے جب ہم مکہ مین آئے ہم مین سے
کوئی عورت باقی نہین رہی اللہ کے رسول اللہ اونپر درود بھیجے اور سلامت رکھے جو
ہر ایک کو دکھلائے گئے اور اوسنے آپکو لینے سے انکار کیا اوسلئے ہم دودھ پلانیکی انعام کی امید
پر فقط لڑکے کے باپ ہی رکھتے تھے اور آپ یتیم تھے اور ہم کہتے تھے کہ اونکی مان ہمسے کیا
سلوک کریگی یہانتک کہ میرے ساتھ والیون مین کوئی عورت باقی نہین رہی ہر ایک
نے ایک لڑکا لے لیا فقط مین باقی رہ گئی اور مجھکو برا لگا کہ مین پلٹ جاؤن اور کچھ
نہ لون اور میرے ساتھ والیان لے چکین مینے اپنے خاوند سے کہا کہ مین قسم اللہ کی
اوس یتیم پاس جاؤنگی اور اوسکو لونگی پھر مین گئی تو یکایک دیکھا کہ آپ ایک صوف کے
کپڑے مین لپٹے ہوے تھے جو دودھ سے زیادہ سفید تھا اور مشک کی خوشبو اوس سے آتی تھی
اور اوسکے نیچے ریشمی کپڑا سبز تھا آپ چت سو رہے تھے دم زور سے لے رہے تھے سو آپکے
حسن اور جمال سے مجکو دہشت آئی کہ سوتے مین سے آپکو جگاؤن پھر مین آہستہ آہستہ
آپکے پاس گئی اور مینے اپنا ہاتھ آپکے سینہ پر رکھا آپ مسکرا کر ہنسے اور دونو آنکھین کھولکر
میری طرف دیکھنے لگے اور آپکی دونو آنکھون مین سے ایک نور نکلا یہانتک کہ آسمان کے
بیچ مین داخل ہوگیا اور مین دیکھ رہی تھی پھر مینے آپکی دونو آنکھون کے بیچ مین بوسہ دیا
اور اپنی داہنی چھاتی مینے آپکو دی قسم اللہ کی جہ مین آپکو مینے گود مین لیا جسقدر
اللہ نے چاہا اوسقدر دودھ میری چھاتی مین بھر گیا آپ نے پیا یہانتک کہ آپ چھک گئے
مینے آپکو بائین طرف پھیرا آپ نہ پیا بعد اوسکے یہی اونکی عادت رہی علم والون نے
فرمایا ہے کہ اللہ نے آپکو خبردار کردیا کہ آپکا ایک شریک کردیا اللہ نے آپکے دلمین انصاف

اور آپ کے بھائی نے بھی یعنی حلیمہ کے بیٹے نے بھی پیا یہانتک کہ وہ چھک گیا پھر ہمنے
آپکو لیا جون ہی مین آپکو اپنے منزل گاہ مین لائی میرا ساتھی یعنی خاوند اوس اونٹنی کیطرف
اوٹھا کہ ایک دہ دودھ سے بھری ہوئی تھی اوسنے دوہا اور پیا اور ہمنے بھی پیا یہانتک کہ
ہم چھک گئے اور ہماری رات بہت اچھی طرح پر گذری میرے خاوند نے کہا واللہ
اے حلیمہ مین بھی دیکھتا ہون کہ تو نے برکت والا لڑکا لیا ہے تو نے نہین دیکھا کہ آجکی
رات کیسی خیر و برکت سے ہماری گذری ہے پھر ہمیشہ اللہ ہماری بہتری زیادہ
کرتا رہا پھر ہم قوم سعد کے گھرونمین آئے اور کوئی زمین اوس سے زیادہ سوکھی نہ تھی
سو جب ہم آپ کو لیکر آئے میری بکریان میرے پاس پیٹ بھرے دودھ سے بھری ہوئے
آتی تھین ہم دودھتے تھے اور پیتے تھے اور لوگونکی بکریان بھوکی مری ہوئی آتی تھین
اونمین ذرا بھی دودھ نہین ہوتا تھا ہم جتنا چاہتے تھے دودھ پیتے تھے اور کسیکو ایک
قطرہ دودھ کا کسی بکری کے تھن سے نہین ملتا تھا وہ لوگ اپنے چرواہون سے کہتے تھے
تم اوسجگہہ چراؤ جسجگہہ حلیمہ کا چرواہا چراتا ہے سو وہ اوس کہاتے مین چراتے تھے جسمین
ہمارا چرواہا چراتا تھا پھر اونکی بکریان بھوکی آتی تھین ایک قطرہ دودھ کا نہین دیتی تھین
اور میری بکریان پیٹ بھری ہوئین دودھ سے بھری ہوئی آتی تھین امام ابو یعلی
کی روایت مین ہے کہ حلیمہ کہتی تھین کہ آپ ایک دنمین اتنا بڑھتے تھے جسقدر لڑکا مہینا
بھر مین بڑھتا تھا اور مہینا بھر مین ایسا بڑھتے تھے جیسا لڑکا برس بھر مین بڑھتا ہے سو ہم
آپکو لیکر آپکی مان کے پاس آئے اور اونسے ہمنے کہا کہ ہمارے بیٹے کو پھر ہمین دے دو ہم اوسکو
پھر لیجائینگے کہ اوسپر مکہ کی وبا سے ڈرتے ہین اور ہمکو آپکی رکھنے کی بھی حرص تھی اسلئے کہ ہمنے
آپ کی برکت دیکھی تھی پھر ہمنے یہانتک کہا کہ وہ بولین اچھا لیجاؤ پھر ہم آپکو لے آئے اور آپ
ہمارے پاس دو مہینے رہے پھر اس بیچ مین کہ آپ اور آپکا بھائی ایکدن گھرون کے پیچھے
کھیل رہے تھے ہماری بکریان چرا رہے تھے یکایک آپکا بھائی دوڑتا ہوا آیا اور مجھسے اور اپنے

باپ سے کہا کہ میرے بھائی قریشی کی خبر لو اونکے پاس دو مرد آئے اور اونکو لٹایا اور اونکا پیٹ
چاک کیا پھر ہم آپکی طرف دوڑتے ہوئے نکلے اور آپ پاس پہونچے آپ کھڑے ہوئے تھے اور آپکا رنگ
اوڑا ہوا تھا باپ نے آپکو گلے سے لگایا اور مینے آپکو گلے سے لگایا پھر ہمنے کہا اے بیٹا
تمہارا کیا حال ہے آپنے فرمایا میرے پاس دو مرد آئے اونکے اوپر اوجلے کپڑے تھے اونھون نے
مجکو لٹایا پھر میرا پیٹ چاک کیا پھر قسم اللہ کی مجکو معلوم نہین کہ اونھون نے کیا کیا یعنی
کہان چلے گئے حلیمہ کہتی ہین کہ پھر ہم آپکو اوٹھا لائے اور آپکا باپ کہتا تھا قسم اللہ کی
اے حلیمہ مجھے تو یہی دکھائی دیتا ہے کہ اس لڑکیکو کچھ ہوگیا سو جبس بالکا اوسپر خوف
ہے اوسکے ظاہر ہونے سے پہلے ہم اوسکے گھر والون کے پاس اوسکو پہونچادین پھر ہم آپ
کو لیکر آمنہ کے پاس پلٹ گئی اونھون نے کہا کیا باعث ہی کہ تم پھر پلٹ آئی تم دونو اونکو اونکے
رکھنے کی بڑی حرص تھی مینے کہا واللہ اور کچھ نہین مگر یہہ کہ ہم اونکی پرورش کر چکے اور جو حق ہمپر
واجب تھا وہ ادا کر چکے پھر ہمکو حادثونکا خوف ہوا ہم نے کہا کہ وہ اپنے لوگون مین رہین آمنہ
بولین واللہ یہہ بات نہین تم اپنی اور اونکی خبر مجھسے کہو یہانتک وہ کہتی رہین کہ ہم نے سارا
حال بیان کیا وہ بولین تمکو اوسپر خوف آیا ایسا نہین ہے قسم اللہ کی میرے اس بیٹے کا
اور ہی معاملہ ہے مین تم دونو کو اوسکے حال کی خبر ندون جب وہ میرے پیٹ مین آیا
مینے کوئی بوجھ ایسا نہین اوٹھایا کہ اوس سے زیادہ ہلکا ہو اور اوس سے زیادہ برکت والا
ہو پھر مینے ایک نور دیکھا گویا کہ وہ ایک شعلہ تھا کہ مجھسے نکلا جسوقت مینے اوسکو جنا میرے
سامنے اون اونٹونکی گردنین روشن ہوگئین جو بصری مین تھے پھر مینے اونکو جنا تو وہ
اسطرح نہین گرے جسطرح لڑکے گرتے ہین آپ گرے اپنا ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے اپنا
سر آسمان کیطرف اوٹھائے ہوئے تم دونون اوسکو چھوڑدو اور اپنے کام مین لگو مواہب
مین ہے کہ ابو یعلی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے سند اونتک سند پہونچائی ہے اوس کے
بیٹے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین دودھ پیتا تھا قوم لیث بن بکر

مین پھر اس بیچ مین کہ مین ایکدن ایک نانی کے پیٹ مین تھا اپنی ہم عمر لڑکون کے ساتھ
یکایک کیا دیکھتا ہون کہ تین شخص آئے اونکے ساتھ سونیکا ایک طشت تھا برف سے بھرا ہوا
اونھون نے مجکو میرے ساتھ والون کے بیچ مین سے لے لیا اور لڑکے بھاگتے ہوئے
دوڑتے ہوئی قوم مین چلے گئے پھر اونمین سے ایک نے قصد کیا اور مجکو زمین پر آہستہ سے
لٹایا پھر میرے سینے کی لکیر سے عانہ تک، آخر تک چاک کیا اور مین دیکھ رہا تھا مجکو اوسکا
لگنا کچھ معلوم نہین ہوا پھر میرے پیٹ کی آنتین نکالین پھر اوس برف سے اونکو دہویا
اور خوب اچھی طرح دھویا پھر اونکو اپنی جگھہ پر رکھدیا پھر دوسرا اوٹھا اور اپنے ساتھی سے
کہا ہٹ جا پھر اپنا ہاتھ میرے اندر داخل کیا اور میرا دل نکالا اور مین اوسکی طرف دیکھتا تھا
پھر اوسکو چیرا پھر اوس سے ایک سیاہ ٹکڑا نکلا اور اوسکو پھینک دیا پھر اپنے ہاتھ سے داہنی
اور بائین طرف اشارہ کیا گویا وہ کچھ چیز لیتا ہے پھر یکایک اوسکے ہاتھ مین نور کی ایک انگوٹھی
تھی کہ دیکھنے والا اوس سے حیران ہو جاوے پھر اوس سے میرے دل پر مہر کر دی سو وہ نور
سے بھر گیا اور وہ نور نبوت اور حکمت کا تھا پھر اوسکو اپنی جگھہ پر رکھدیا پھر مینے انگوٹھی
کی ٹھنڈک اپنے دل مین مدت تک پائی پھر تیسرے نے اپنے ساتھی سے کہا ہٹ جا پھر اپنا ہاتھ
میرے سینے پر عانہ تک آخر تک پھیرا تو وہ چاک اللہ کے حکم سے مل گیا پھر میرا ہاتھ پکڑا پھر
مجکو میری جگھہ سے لیکر آہستہ سے اوٹھایا پھر پہلے شخص سے کہا کہ اوسکو اوسکی امت کے
دس شخصونکے ساتھ تول پھر اونھون نے مجکو تولا تو مین اون سے بھاری ہوا پھر کہا اوسکو
اوسکی امت کے سو شخصون کے ساتھ تول پھر مین اونسے بھاری ہوا پھر کہا اوسکو ہزار
شخصون سے تول پھر مین اونسے بھاری ہوا پھر کہا کہ اوسکو چھوڑ دو کہ اگر تم اوسکو
اوسکی ساری امت سے تولوگے تو بھی اونسے بھاری ہوگا پھر اونھون نے مجکو اپنے
سینے سے لگایا اور میرے سر پر اور میری دونو آنکھون کے بیچ مین بوسہ دیا پھر کہا اے
پیارے تو مت ڈر تو اگر جانے کہ تیرے ساتھ کسقدر بہتری کا ارادہ کیا جاتا ہے تو تیری

دونون آنکھین ٹھنڈی ہو جاوین یہہ قصہ آپ کے سینۂ پاک کے چاک کرنیکا امام بزّار وغیرہ
نے ابو ذر سے اور امام احمد اور طبرانی نے عقبہ سے روایت کیا ہے اور اسکا خلاصہ صحیح
مسلم مین موجود ہے امام بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس تک سند پہونچائی کہ
حلیمہ کہتی تھین کہ اونہون نے اول جو آپکا دودھ چھڑایا آپ بولی اور فرمایا اللہ اکبر کبیرا
والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا یعنی اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ
کا بہت شکر ہے اور اللہ کی پاکی بولتا ہون صبح اور شام پھر جب آپ چلنے لگے تو نکلتے تھے
اور لڑکونکو کھیلتے دیکھتے تھے تو اونسے الگ رہتے تھے اور ابن سعد نے ابو نعیم اور ابن عساکر
نے ابن عباس تک سند پہونچائی کہ حلیمہ آپکو کہین دور جگہہ جانے نہین دیتی تھین ایکبار
غافل ہوگئین آپ دوپہر کے وقت اپنی بہن شیما کے ساتھہ بکریون کیطرف نکل گئے حلیمہ
آپکو ڈھونڈنے نکلین یہانتک کہ آپکو بہن کے ساتھہ پایا اور بولین کہ اس گرمی مین آپکی
بہن نے کہا اے امان میرے بھائیکو گرمی نہین لگتی مینے دیکھا کہ ایک بدلی اونپر سایہ کئے
ہوئے تھی جب آپ ٹھہرتے تھے وہ بھی ٹھہر جاتی تھی اور جب آپ چلتے تھے وہ بھی چلتی تھی
یہانتک کہ اس جگہہ تلک پہونچے امام محمد جزری لکھتے ہین جب آپ پانچ برس کے ہوئے حلیمہ
نے آپکو آپکی والدہ پاس پہونچادیا اور ام ایمن جنکا نام برکت تھا جو عبد اللہ کی حبشی
لونڈی تھین اونہون نے آپکو گود مین رکھا درّ منثور مین ہے کہ ابن سعد نے ام ایمن تک
سند پہونچائی اونہون نے کہا کہ مینے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹے سن مین
اور بڑے سن مین بھوک اور پیاس کا شکوہ کرتے نہین دیکھا صبح کو جاتے تھے اور زمزم
کا پانی پیتے تھے پھر مین کھانا آپکے سامنے لاتی تھی فرماتے تھے کہ میرا جی نہین چاہتا
میرا پیٹ بھرا ہے ابن اسحاق نے فرمایا کہ جب آپ چھ برس کے ہوئے آپکی مان مکہ اور
مدینہ کے بیچ مین مقام ابوا مین مرگئین جب آپ اٹھہ برس کے ہوئے آپکی دادا عبد المطلب
بھی مرگئے اور آپ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھہ رہے ۔

اب یہہ ذکر کہ ابو طالب آپکو ملک شام کیطرف لے گئے بحیرا درویش نے آپکو اپنی علم سے پہچانا اور بہت بڑی تعظیم کی +

مواہب مین اور اوسکی شرح مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہ برسکے ہوے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھہ ملک شام کیطرف نکلے یہانتک کہ شہر بصرٰی تلک پہونچے بحیرا درویش نے آپکو دیکھا ابن اسحاق لکھتے ہین کہ نصارٰی کا علم سب اونکی پاس تھا اور نام اون کا جرجیس تھا امام ترمذی فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا عباس کے باپ فضل نے جو سہل کے بیٹے بغداد کے رہنے والی کہا کہ ہمسے فرمایا عبدالرحمن نے جو غزوان کے بیٹے کہ ہمسے فرمایا یونس نے جو ابو اسحاق کے بیٹے وہ ابو بکر سے جو ابو موسی اشعری کے بیٹے وہ اپنے باپ سے اونھون نے فرمایا کہ ابو طالب ملک شام کیطرف نکلے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اون کے ساتھہ نکلے قریشیون کے کچھہ بوڑھونمین پھر جب اوس درویش کے سامنے پہونچے اور اپنے کجاوے کھولے وہ درویش ان لوگون کیطرف نکلے اور اس سے پہلے یہہ لوگ اونکی پاس ہوکر جاتے تھے اور وہ درویش انکیطرف نہین نکلتے تھے اور کچھہ دھیان نہین کرتے تھے اب جو یہہ لوگ اپنے کجاوے کھول رہے تھے وہ درویش ان لوگونکی بیچ مین ہوتے ہوے چلے آئے یہانتک کہ آنکر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھہ پکڑا اور فرمایا یہہ سردار ہے سارے جہانکی یہہ پیغام پہونچانیوالے ہین اوسکی جو سارے جہانکا مالک ہے بھیجیگا اللہ اونکو رحمت سارے جہان کے واسطے تب قریشی بوڑھون نے اونسے کہا کہ تم کو کیونکر معلوم ہوا اونھون نے فرمایا کہ تم لوگ جسوقت گھاٹے پر سے نمود ہوئے کوئی درخت اور کوئی پتھر باقی نہین رہا جو سجدہ مین نہ گرا ہو اور درخت اور پتھر سوا نبی کے کسیکو سجدہ نہین کرتے اور مین اونکو پہچانتا ہون پیغمبری کی مہر سے جو اونکے کندھے کے ہڈی کے نیچے ہے سیب کیطرح پھر وہ پلٹ گئے اور ان لوگونکی لیئے

کھانا پکایا جب وہ کھانا لیکر آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونٹون کی چرانی مین تھے
درویش نے فرمایا کہ اونکو بلا بھیجو پھر آپ تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک بدلی سایہ کئے
ہوئے تھی جب آپ سب لوگون کے نزدیک پہونچے آپ نے دیکھا کہ لوگ آپ سے پہلے درخت
کے سایہ مین بیٹھ چکے تھے جب آپ بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ کے اوپر جھک گیا درویش نے
فرمایا دیکھو درخت کا سایہ اونکے اوپر جھک گیا پھر اس بیچ مین کہ وہ درویش کھڑے
ہوئے ان لوگونکو قسم دلا رہے تھے کہ آپکو رومیون کیطرف نہ لیجاوین کیونکہ رومی اگر
آپکو دیکھینگے نشانیون سے پہچان لینگے اور قتل کرینگے پھر جو موڑکر دیکھا تو یکایک کیا
دیکھتے ہین کہ سات آدمی روم کیطرف سے چلے آتے ہین وہ درویش اونکی طرف گئے اور کہا تم کس
لیئے آئے ہو وہ بولے کہ ہم آئے ہین اسلیئے کہ یہ نبی اس مہینے مین نکلنے والے ہین سو کوئی
رستہ ایسا باقی نہین رہا جسکی طرف کچھ لوگ نہ بھیجے گئے ہون اور ہمکو اونکی خبر پہونچی
ہم تمہارے رستہ کیطرف بھیجے گئے درویش نے فرمایا کہ بھلا تمہارے پیچھے کوئی ہے جو تمسے
بہتر ہو وہ بولے ہمکو تو اونکی خبر تمہارے رستہ مین ملی ہے درویش نے فرمایا بھلا دیکھو تو
جس باتکو اللہ پورا کرنا چاہیگا بھلا آدمیون مین سے کوئی اوسکو ٹال سکتا ہے وہ
بولے نہین پھر اون لوگون نے اون درویش سے بیعت کی اور اونہین کے ساتھ رہے
درویش نے کہا کہ مین تم لوگونکو اللہ کی قسم دیتا ہون تم مین اونکا پرورش کرنیوالا
کون ہے لوگ بولے کہ ابو طالب ہین وہ درویش ابو طالب کو قسمین دلاتے رہے یہانتک کہ ابو طالب
نے آپکو پھر مکہ کیطرف بھیجدیا اور درویش نے آپکو کعک کا اور زیتون کے تیل کا توشہ ساتھ
کردیا امام ترمذی نے فرمایا کہ اسکی سند اچھی ہے مواہب کی شرح مین ہے کہ ابن اسحاق
نے لکھا ہے کہ بحیرا نے آپسے کہا اے لڑکے مین تجکو لات اور عزیٰ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہون کہ
جو بات مین پوچھون تم اوسکی مجکو خبر دو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون دونونکا
واسطہ دیکر مجھسے کچھ مت پوچھو کہ قسم اللہ کی مینے کسی چیز سے کبھی ایسا بغض نہین رکھا جیسا

بغض اون دونون سے رکھتا ہون بحیرا نے فرمایا پھر مین اللہ کا واسطہ دیکر کہتا ہون کہ مجکو خبر دو جو کچھ تمسے پوچھون آپ نے فرمایا پوچھو جو تمہارا جی چاہے بحیرا آپسے آپکی سونیکا حال اور بہت باتونکا حال پوچھنے لگا اور آپ اونکو خبر دینے لگے وہ حال سب اوسکے موافق تھا جو بحیرا کو آپ کے پتے اور نشان معلوم تھے پھر جب فراغت کی آپ کی چچا سے کہا یہہ لڑکا تمہارا کون ہے وہ بولے میرا بیٹا ہے بحیرا نے فرمایا وہ تمہارا بیٹا نہین اور اس لڑکے کو لیے نہین چاہئے کہ اوسکا باپ زندہ ہو ابو طالب نے کہا وہ میرے بھتیجے ہین تب کہا کہ اون کی باپ کیا ہوے کہا کہ جب یہہ اپنی مان کے پیٹ مین تھے تب باپ مر گئے بحیرا نے کہا کہ تمنے سچ کہا اب تم اپنی بھتیجے کو اپنے شہر مین لیجاؤ اور اونکو یہودیون سے ڈرتے رہو واللہ اگر وہ دیکھین گے اور جو مینے پہچانا ہے وہ پہچانینگے بیشک وہ فساد ڈھونڈھینگے کیونکہ تمہارے ان بھتیجے کی بڑی شان ہونیوالی ہے سو اونکو جلد اپنے شہر مین لیجاؤ پھر ابو طالب آپکو لیکر جلد نکلے یہانتک کہ آپکو مکہ مین لائے جسوقت ملک شام کی تجارت سے فراغت کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے بحیرا اور قراشی کو اصحابو نمین شمار کیا ہے امام ذہبی تجرید الصحابہ مین فرماتے ہین کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبری سے پہلے دیکھا اور آپ پر ایمان لائے +

اب یہہ ذکر ہے کہ آپ حضرت خدیجہ کا مال لیکر تجارت کو تشریف لے گئے

مواہب مین اور اوسکی شرح مین ہے کہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچیس برس کے ہوے خدیجہ جو خویلد کی بیٹی تھین اونکے سوداگری کی مال کے ساتھہ آپ سفر کو نکلے اور آپکی ساتھہ میسرہ تھا جو حضرت خدیجہ کا غلام تھا یہانتک کہ آپ بصرے کی بازار مین پہونچے اور ایک درخت کے سایہ کے نیچے اوترے جو بصرے کی بازار مین نسطورا درویش کے تکیہ کے نزدیک تھا اون درویش نے جہانتک کہ میسرہ کو دیکھا اور وہ میسرہ کو پہچانتے تھے نسطورا درویش بولے کہ نہین اوترا اس درخت کے نیچے کوئی مگر نبی اور ابو سعد نے شرف مین ذکر کیا ہے کہ وہ درویش

آپکے نزدیک آئے اور آپکا سر اور دونون پاؤن چومےاور فرمایا کہ مین آپ پر ایمان لایا اور
مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وہی ہین جنکا ذکر اللہ نے توراۃ مین کیا ہے پھر جب پیغمبری
کی مہر دیکھی اوسکو چوما اور فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ اللہ کے پیغام پہونچانیوالے
ہین یہ نبی ہین جنکی خوشخبری حضرت عیسیٰ نے سنائی ہے اور فرمایا ہے کہ میرے بعد اس
درخت کے نیچے بیٹھینگے اور تریگا مگر ان یہ نبی ہاشمی عربی جو مکہ کا رہنے والا ہے صاحب حوض کا
اور شفاعت کا اور تعریف کے جھنڈیکا واقدی اور ابن السکن نے لکھا ہے کہ پھر اون
درویش نے میسرہ سے پوچھا کہ اونکی آنکھونمین سرخی ہے میسرہ بولا کہ ہان وہ سرخی کبھی
جدا نہین ہوتی وہ درویش بولے کہ وہ وہی ہین اور وہ آخر ہین سب نبیون سے اونکا شکے
مین اونکو پاؤن جسوقت اونکو نکلنے کا یعنی ظاہر ہونیکا حکم ہوگا پھر اس باتکو میسرہ نے
یاد رکھا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بصری کی بازار مین تشریف لائے اور جو مال لیکر نکلے تھے
اوسکو بیچا اور خریدا اور آپکے اور ایک مرد کے بیچ مین ایک اسباب کے مقدمہ مین آپس مین
خلاف تھا اوس مرد نے کہا لات اور عزی کی قسم کھاؤ آپنے فرمایا مینے کبھی اون دونو کی
قسم نہین کھائی وہ مرد بولا کہ بات وہی ہے جو آپ کہتے ہین پھر میسرہ کے ساتھ اکیلا ہو کر بولا
کہ یہ نبی ہین قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے بیشک آپ وہی ہین جنکے نعت اور نشان
ہمارے علم والے لوگ اپنی کتابونمین پاتے ہین پھر میسرہ نے یہ بات یاد رکھی پھر اوس
قافلہ کے سب لوگ پلٹ کر آئے پھر آپ نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا اے ایمانوالو یہ بتا آپکا جو
اون درویش نے بتلایا یہ وہی بتا ہے جو توراۃ شریف مین لکھا ہے کہ اوسکی آنکھین شراب
سے زیادہ سرخ ہونگی ابن سید الناس عیون الاثر مین لکھتے ہین کہ واقدی نے ام ایمن کی
زبانی ذکر کیا ہے کہ بوانہ مین ایک بت تھا اوس پاس قریشی لوگ جاتے تھے اور اوسکی
تعظیم کرتے تھے اور اوسکے پاس قربانی کرتے تھے اور اوسکے پاس سر منڈاتے تھے اور ہر سال
ایک دن رات اوسکے پاس رہتے تھے ابو طالب بھی اپنی قوم کے ساتھ وہان جاتے تھے

اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ بھی اوس میلے مین جاوین آپ نہین مانتے تھے یہانتک کہ مینے دیکھا کہ ابو طالب آپ پر غصے ہوے اور آپکی پھوپیان اوسدن بہت شدت سے آپ پر غصے ہوئین اور کہنے لگین کہ یہہ بات جو تم کرتے ہو کہ ہمارے ٹھاکرون سے پرہیز کرتے ہو اس سے ہمکو تمہارے اوپر خوف آتا ہے اور کہنے لگے اے محمد تم نہین چاہتے ہو کہ اپنی قوم کے کسی میلے مین جاؤ اور اونکی جماو کو بڑہاؤ یہانتک وہ لوگ کہتے رہے کہ آپ گئے اور جب تک اللہ نے چاہا اون سے غائب رہے پھر آپ دہشت مین بھرے ہوے گھبرائے ہوے پلٹ کر آئے آپکی پھوپھیون نے کہا تم پر کیا مصیبت گذری آپ نے فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ مجھکو آسیب ہو وہ بولین کہ ایسا نہین ہے کہ اللہ تمکو شیطان کے ہاتھہ مین گرفتار کرے اور آپ مین جو اچھی خصلتین ہین وہ ظاہر ہین سو بتاؤ تمنے کیا دیکھا آپنے فرمایا مین جب کسی بت کے نزدیک جاتا تھا تو ایک مرد گورا لنبا شکل پکڑکر چلاتا تھا اے محمد پیچھے ہٹو اوسکو مت چھوؤ ام ایمن کہتی ہین کہ پھر آپ اون کے کسی میلے مین نہین گئے یہانتک کہ نبی ہوے اللہ اون پر درود بھیجے اور سلامت رکھے مولانا جلال الدین خصایص مین لکھتے ہین کہ امام احمد نے روایت کیا ہے کہ آپ نے حضرت خدیجہ سے فرمایا اے خدیجہ قسم اللہ کی مین لات کو کبھی نہ پوجون گا قسم اللہ کی مین عزی کو کبھی نہ پوجونگا

اب آپکے اوپر قران کی اوترنیکا بیان ہے جو سب ایمانوالونکا ایمان ہے اور یہہ ذکر ہے کہ آپنے اللہ کی حکم خلقت کو کیونکر پہونچائی. اور اللہ کے پیغام کیونکر سنائے

ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب سنو کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اللہ کی کیونکر اوتارا یہہ ذکر ہمارے ایمان کی جڑ ہے اور آپ پر قرآن کا اوترنا اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کا شکر جتنا ہم ادا کرین اوتنا تھوڑا ہے صحیح مسلم مین ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ پیر کے

ونکا روزہ رکھتا کیسا آپ نے فرمایا یہہ وہ دن ہے جسمین مین پیدا ہوا اور میرے اوپر اسی
دن پیغام اوتار اگیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے پہل جسدن آپ پر قرآنکا اوترنا
شروع ہوا وہ دن پیر کا تھا اس دن اللہ کے واسطے روزہ رکھنا بہت افضل ہے اس نیت
سے کہ اللہ نے آجکے دن ہمکو ایسی نعمت دی کہ ہمارے پیغمبر کو پیدا کیا اور اونپر قران
اوتارا آپ کے پیدا ہونیکے وقت سے چالیس برسکی عمر تک جو جو نشانیان اللہ نے دکھلائین
اون سب نشانیوں سے یہی مطلب تھا کہ ای ایمانوالو ان نشانیونکو یاد رکھو جب آپ پر قران
اوترے اور آپ تمکو اللہ کے پیغام پہونچا دین تم آپ کو سچا جانیو اور اوسوقت جو اور
نشانیان ظاہر ہون اونکو جادو نہ ٹھہرائیو کیونکہ جادو دنیا مین سیکھنے سے آتا ہے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتے ہی اللہ کیطرف کی نشانیان دکھلاتے ہوئے آئے تھے ای
مسلمانون بڑی غفلت کی بات ہے کہ اکثر مولود شریف پڑھنے والے فقط پیدائش
کا ذکر کر کے ختم کر دیتے ہین اور قران کے اوترنے کا ذکر نہین کرتے
اس ذکر کو خوب کان لگا کر سنو صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت عایشہ فرماتی
ہین کہ پہلے پہل جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا پیغام یون شروع ہوا
کہ آپ سچا خواب دیکھتے تھے جو خواب دیکھتے اوسکا ظہور ایسا ہوتا تھا جیسے صبح کی روشنی
پھر اکیلے بیٹھنے کی محبت آپ کے دلمین ڈالدی گئی اور آپ حرا کے غار مین اکیلے
بیٹھتے تھے اور گنتی کی کئی راتون تک وہان اللہ کی بندگی کرتے تھے اور اسواسطے
توشہ لیجاتے تھے پھر حضرت خدیجہ کے پاس آتے تھے اور اوتنی راتون کے لئے توشہ
لیجاتے تھے یہانتک کہ سچا کلام آپ کے پاس آیا اور آپ پہاڑ حرا کے غار مین تھے سو اونکے
پاس فرشتہ آیا اور اوسنے کہا پڑھ آپ فرماتے ہین کہ مینے کہا مین پڑھنے والا نہین پھر
اوسنے مجکو پکڑا پھر مجکو بھینچا یہانتک کہ زور کو مجپر پورا کیا پھر مجکو چھوڑدیا پھر کہا پڑھ
پھر مینے کہا مین پڑھنے والا نہین پھر مجکو پکڑا پھر مجکو دوسری بار بھینچا یہانتک کہ زور کو

پھر پورا کیا پھر مجکو چھوڑ دیا پھر کہا پڑھ مین نے کہا مین پڑھنے والا نہین پھر مجکو پکڑا پھر
مجکو تیسری بار بھینچا پھر مجکو چھوڑ دیا پھر کہا اقرا باسم ربک الذی خلق
خلق الانسان من علق اقرا و ربک الاکرم الذی علم بالقلم علم
الانسان ما لم یعلم یعنے پڑھ اپنے مالک کے نام سے جسنے بنایا انسان کو جمے
خون سے پڑھ اور رب تیرا بڑا عزت والا ہے جسنے علم سکھلایا قلم سے سکھلایا انسانکو
جو کچھ وہ نجانتا تھا ان آیتونکو سنکر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت آپ کا
دل دہڑکتا تھا پھر حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجکو اوڑھا دو انہونے
آپکو اوڑھا دیا یہانتک کہ دہشت آپ پر سے جاتی رہی پھر آپ نے حضرت خدیجہ سے وہ
خبر کہی اور اونسے فرمایا کہ مجکو اپنی جان پر خوف آیا خدیجہ بولین قسم اللہ کی اللہ آپکو کبھی شرمندہ
نہین کریگا آپ تو رشتہ جوڑتے ہین اور بوجھ اوٹھا لیتے ہین اور نادار ہونی چیز تلاش کر دیتے
ہین اور مہمانکو کھانا دیتے ہین اور حق والے معاملونپر مدد کرتے ہین پھر حضرت خدیجہ
آپکو لے چلین یہانتک کہ ورقہ جو نوفل کے بیٹے تھے اور وہ حضرت خدیجہ کے چچا کے
بیٹے تھے اونکے پاس آپکو لائین اور وہ ایسے شخص تھے کہ جہالت کے زمانہ مین یعنی جس زمانہ مین عرب کے ملک
مین بت پرستی اور جہالت پھیل رہی تھی اوس زمانہ مین اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام
کا دین اختیار کیا تھا اور وہ عبرانی خط لکھتے تھے پھر انجیل مین سے جتنا اللہ نے چاہا وہ عبرانی
مین لکھتے تھے صحیح بخاری کی دوسری روایت مین یون ہے کہ وہ عربی خط لکھا کرتے تھے
سو انجیل مین سے جتنا اللہ نے چاہا وہ عربی مین لکھا کرتے تھے حدیث کے تحقیق کرنیوالے
لکھتے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عربی اور عبرانی دونو لکھتے تھے اور وہ بہت بوڑھے تھے اندھے
ہوگئے تھے حضرت خدیجہ نے اونسے کہا کہ اپنے بھائی کے بیٹے کا حال سنو ورقہ نے آپ سے کہا اے
میرے بھائی کے بیٹے تم کیا دیکھتے ہو تب اللہ کے رسول اللہ اونپر درود اور سلامتی بھیجے
جو کچھ دیکھا تھا اوسکی خبر اونکو سنائی تب ورقہ نے آپ سے کہا یہ وہ ناموس ہے اپنی

وہ کلام ہے جو اللہ نے موسی علیہ السلام پر اوتارا کاشکے مین اوسوقت نوجوان ہوتا
کاشکے مین اوسوقت تک زندہ رہتا جسوقت آپکی قوم کے لوگ آپکو یہان سے نکالدینگے
تب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجکو نکالدینے والے ہین ورقہ بولے
ہان جب کبھی کوئی مرد اسطرح کی بات لایا ہے جیسے آپ لائے ہین تب اوس سے دشمنی کی
گئی اور اگر آپکا دن مجھے یاد ویگا تو مین آپکی بڑی پکی مدد کرونگا پھر تھوڑے دنونمین ورقہ مر گئے
اور محمد بن اسحاق کی کتاب مین ہے کہ حضرت جبرئیل نے اقرا کی آیتین سنائین آپ فرماتے
ہین کہ پھر مینے اوسکو پڑھا پھر وہ میرے پاس سے چلے گئے پھر گویا کہ مینے اپنے دلمین ایک
کتاب لکھ لی پھر مین نکلا یہانتک کہ جب مین پہاڑ کے بیچ مین پہونچا مینے ایک آواز آسمانسے
سنی کہ کہتا ہے اے محمد تم پیغام پہونچانیوالے ہو اللہ کے اور مین جبرئیل ہون پھر مینے
اپنا سر اوٹھایا آسمان کیطرف دیکھنے لگا تو یکایک جبرئیل ایک مرد کی صورت مین اپنے دونون
قدمونکو برابر رکھے ہوے ہین آسمان کے کنارونمین کہتے ہین اے محمد تم اللہ کے پیغام
پہونچانیوالے ہو اور مین جبرئیل ہون اور مینے اونکیطرف سے آسمان کے کنارونمین
اپنا منھ پھیرنا شروع کیا پھر مین جسطرف نظر کرتا تھا اونکو اوسیطرح دیکھتا تھا پھر مین اوسجگہ
کھڑا رہا نہ آگے بڑھتا تھا نہ پیچھے ہٹتا تھا یہانتک کہ خدیجہ نے میرے دھونڈنے کے لئے لوگ بھی
وہ مکہ تک پہونچے اور پلٹ گئے اور مین اپنی جگہہ پہ کھڑا رہا پھر وہ میرے پاس سے چلے گئے اور مین
پلٹ کر اپنے لوگون پاس آیا امام عبد الباقی زرقانی مواہب کی شرح مین لکھتے ہین کہ سلیمان تیمی اور
موسی بن عقبہ کی کتاب مین ہے کہ ورقہ پاس لیجانی سے پہلے حضرت خدیجہ عداس کے پاس
گئین جو عتبہ کا غلام تھا اور نصرانی تھا نینوی ذی لگو نین سے تھا حضرت خدیجہ نے اوس سے
کہا کہ مین تجکو اللہ کی یاد دلاتی ہون کہ تو مجکو خبر دے کہ تم لوگونکو کچھ جبرئیل کا حال معلوم ہے
عداس بولا اللہ بڑا پاک ہے بڑا پاک ہے اے قریشیون کے عورتون کے سردار جبرئیل کا کیا کام
ہے جو اس زمین مین اونکا ذکر کیا جاوے جہان کے لوگ بت پرست ہین خدیجہ بولین تو خبر دے

جو تجکو اونکا حال معلوم ہو وہ بولا کہ وہ امانت دار ہین اللہ کے اوسکے بیچ مین
اور اوسکے نبیون کے بیچ مین اور وہی ساتھ رہنے والے تھے موسےٰ اور
عیسےٰ کے مولانا جلال الدین سیوطی نے اتقان مین امام بیہقی اور واحدی کی
کتاب سے نقل کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ سے فرمایا کہ مین جب اکیلا ہوتا
ہون ایک اواز سنتا ہون قسم اللہ کی مجکو خوف آیا کہ یہہ کوئی امر ہو وہ بولین اللہ کی پناہ اللہ
کبھی آپ سے ایسا معاملہ نکریگا قسم اللہ کی آپ تو امانت ادا کرتے ہین اور رشتہ جوڑتے ہین اور
سچ بات بولتے ہین پھر حضرت خدیجہ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ورقہ پاس جاؤ دونو چلے اور احوال اونسے کہا آپ بولے کہ جب مین اکیلا ہوتا ہون اپنے پیچھے سے
اواز سنتا ہون یا محمد یا محمد پھر مین بھاگ چلتا ہون ورقہ بولے یہہ نہ کیجو جب آپ پاس آوے
تو ٹھیرے رہیے یہانتک کہ سنیے وہ کیا کہتا ہے پھر میرے پاس آئیے اور مجکو خبر دیجے
پھر آپ جب اکیلے ہوے اپکو پکارا یا محمد کہو بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الۡعَالَمِيۡنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ مَالِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ اِهۡدِنَا
الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝
یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے سب تعریف اللہ کو ہے جو مالک
سارے جہانکا بڑا مہربان نہایت رحم والا مالک انصاف کے دنکا تجھی کو ہم پوجتے ہین اور
تجھی سے ہم مدد مانگتے ہین دکھلا ہمکو راہ سیدھی راہ اون لوگون کی کہ احسان کیا تونے اونپر
نہ اونکی کہ غصہ کیا گیا اونپر اور نہ بہکنے والونکی اس حدیث کے سند کے سب لوگ ثقہ اور معتبر
ہین ابن ابی شیبہ نے مصنف مین فرمایا کہ ہمسے کہا عبداللہ نے کہ ہمکو خبر دی اسرائیل نے اونہون
نے روایت کی ابو اسحاق سے اونھون نے ابو میسرہ سے یہی قصہ جو ہو چکا پھر اوسمین یہہ بھی
ہے کہ پھر آپ ورقہ پاس گئے اور اونسے اسکا ذکر کیا ورقہ نے آپسے کہا خوش ہوجیے پھر خوش
ہوجیے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وہی پیغمبر ہین جنکی عیسی نے خوشی سنائی کہ ایک پیغمبر

میرے بعد آوینگے اونکا نام احمد ہے سو مین گواہی دیتا ہون کہ آپ ہی احمد ہین اور مین
گواہی دیتا ہون کہ آپ محمد ہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ اللہ کے پیغام پہونچانیوالے
ہین اور نزدیک ہی وہ وقت کہ آپکو لڑائی کا حکم ہوگا اور اگر آپکو لڑائی کا حکم ہوگا اور مین زندہ
رہونگا البتہ آپکے ساتھ ہو کر لڑونگا پھر ورقہ مر گئے سو اللہ کے رسول صلعم نے اللہ او نپر درود اور
سلامتی بھیجے فرمایا ہے کہ مینے دیکھا اوس عالم کو بہشت مین اوسکے اوپر سبز کپڑے تھے مولانا
جلال الدین نے اس روایت کو تفسیر درمنثور مین ابن ابی شیبہ کے مُصَنَّف سے اور ابو نعیم اور
بیہقی اور واحدی اور ثعلبی سے نقل کیا ہے اوسکے آخر مین یون ہے کہ پھر آپ ورقہ پاس
آئے اونسے اسکا ذکر کیا ورقہ نے کہا خوش ہو جیے پھر خوش ہو جیے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ
وہی ہین جنکی خوشی سنائی مریم کے بیٹے نے اور آپ اوسطرح کے ناموس پر ہین جیسا موسی کو
ملا تھا اور آپ نبی ہین بھیجے ہوے جاننا چاہیے کہ ناموس اگلی کتابون مین اللہ کے کلام کا اور
اوسکی شریعت کا نام تھا اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین ہے کہ اونھون نے یعنی یہودیون نے
ناموس کو بدلا یعنی شریعت کو بدلڈالا سو ورقہ نے اوسی بولی کے موافق فرمایا کہ آپ اوسطرح کی
شریعت پر ہین جیسی حضرت موسی کی شریعت تھی ورقہ کو اگلی کتابون سے ثابت ہو چکا تھا
کہ آخری پیغمبر کو ویسی شریعت ملیگی جیسی شریعت حضرت موسی کی ہے حضرت موسیٰ کو توراۃ
مین جہاد کا حکم ہوا اور بڑے بڑے گناہ کرنیوالون کے لیے اوس شریعت مین سزائین مقرر
تھین زنا کرنیوالونکو پتھراو کر کے مار ڈالنا اور خونکا بدلا خون یعنی جو کسی کو ناحق مار ڈالے
اوسکو مار ڈالنا جو کسی کی آنکھ پھوڑے اوسکی آنکھ پھوڑنا جو کسیکا دانت توڑے اوسکا
دانت توڑنا اسیطرح گناہونکی سزائین مقرر تھین پھر حضرت عیسی کی انجیل مین سزائین موقوف
ہو گئی تھین اوسوقت مین عالم فاضل قاضی مفتی بگڑ گئے تھے خود چھپکے چھپکے گناہ کرتے تھے اور
گنہگار و نپر سزا کا فتوی دیتے تھے اللہ تعالی نے گنہگار ونکو بغیر سزا کے فقط توبہ سے بخشدیا
اور حکم کیا کہ جو کوئی تمسے بدی کرے اوس سے نیکی کرو بدلہ نلو توراۃ مین اور سب کتابون مین

خبر دی تھی کہ آخری پیغمبر مانند موسی کے جہاد کرینگے اور گنہگارونکو سزا دینگے اوسکی موافق ورقہ
نے فرمایا کہ انکو اب حکم جہاد کا ہوگا ورقہ اللہ کی کتابین پڑہے ہوے تھے اس کلام کو سنکر پہچان گئے
کہ اللہ کا کلام ہے یہہ اللہ کی حکمت تھی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس برس کی عمر
تک ان پڑہ رکھا آپ نے نہ کبھی کوئی کتاب پڑہی نہ کوئی کتاب لکھی نہ کبھی پڑہی لکھو سے
کتابونکی باتین سنین اللہ نے ایکا ایک اپنا کلام جبرئیل کی زبانی بھیجا جو احوال گذرا تھا
آپنے بیان کیا پڑھے لکھے نے گواہی دی کہ یہہ کلام اللہ کا ہے جب آپنے پہچانا کہ جبرئیل
ہین اللہ کا کلام لائے ہین اللہ نے آپکا شوق بڑہایا کئی مدت تک پیغام کا بھیجنا موقوف رہا
صحیح بخاری مین اونہین کے ذکر مین لکھا ہے کہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو اتنا غم ہوا کہ کئی مرتبہ چلے گئے کہ اونچے پہاڑونکی چوٹیون پر سے گر پڑین تو جسوقت
آپ کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتے تھے اسلئے کہ اپنے تئین اوسپر سے گرا دین حضرت جبرئیل
آپکے سامنے ظاہر ہو جاتے تھے اور کہتے تھے اے محمد بیشک برحق تم اللہ کے پیغام پہونچانیوالے
ہو تب آپکا جی ٹھہر جاتا تھا اور دلکو قرار آجاتا تھا اور پلٹ آتے تھے پھر جب پیغام نہ آنیکے
بہت دن گذر جاتے تھے آپ اوسی ارادہ سے جاتے تھے پھر جب کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہونچتے
تھے حضرت جبرئیل آپ کے سامنے ظاہر ہو جاتے تھے اور آپ سے اوسی طرح فرماتے تھے
صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین پھر ایک روز کا حال لکھا ہے کہ آپنے یون فرمایا ہے کہ مین چلا
جاتا تھا یکایک مینے ایک آواز آسمان سے سنی تو مینے اپنی نگاہ اوٹھائی یکایک دیکھا کہ
وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا مین آیا تھا وہ آسمان اور زمین کے بیچ مین ایک کرسے پر بیٹھا ہے
سو مین اوس سے دہشت مین آگیا اور مسلم مین یہہ لفظ ہے کہ مجکو شدت کا لرزہ آیا پھر
مین خدیجہ پاس آیا اور مینے کہا مجکو اوڑھا دو پھر اونھون نے مجکو اوڑھا دیا پھر اونھون
نے مجھپر پانی چھڑکا پھر اللہ نے اوتارا يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَ
ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اے لحاف مین لپٹنے والے اوٹھ کھڑا ہو پھر تو ڈر سنا اور

اپنے رب کی بڑائی کو اور اپنے کپڑونکو پاک کر اور پلیدیکو چھوڑ دے پھر اللہ کے پیغام
کا آنا گرم ہوا اور لگاتار پیغام آنے لگا جب آپنے اللہ کا پیغام پہونچایا پہلے حضرت خدیجہ
ایمان لائین پھر حضرت علی جو آپ کی چچا ابو طالب کے بیٹے تھے وہ ایمان لائے پھر حضرت
ابو بکرؓ اور حضرت بلالؓ اور حضرت زید جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد غلام تھے اور
ایمن کی مان جنہون نے لڑکپن مین آپکو گود مین رکھا تھا یہہ سب ایمان لائے صحیح مسلم
مین عبسہ کے بیٹے عمرو کے زبانی لکھا ہے کہ مینے سنا کہ مکہ مین ایک مرد ہین جو خبرین سناتے
ہین مین آپ پاس آیا مینے دیکھا کہ آپ کے قوم کا آپ پر غلبہ ہے سو مین چھپ کر چپکے سے گیا
اور آپ تک پہونچا مینے کہا آپ کون ہین فرمایا مین نبی ہون مینے کہا نبی کسکو کہتے ہین فرمایا
مجکو اللہ نے بھیجا ہے مینے کہا آپکو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے فرمایا مجکو بھیجا ہے رشتونکی جوڑنے
کے لئے اور بتون کے توڑنے کے لئے اور اسلئے کہ اللہ اکیلا جانا جاوے اور اوسکے ساتھہ
کوئی چیز شریک نہ کیجاوے مینے کہا آپکی ساتھ اس بات پر کون ہے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام
اور آپکے ساتھ انہ نومین ابو بکرؓ اور بلال تھے اون لوگونمین سے جو آپ پر ایمان لائے تھے ابن
اسحاق نے لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر نے اپنی قوم کے لوگونکو سمجھایا اونکے سمجھانے سے حضرت
عثمانؓ اور حضرت زبیر و عوف کے بیٹے عبد الرحمن اور حضرت طلحہ اور حضرت سعد ایمان لائے
اور اسیطرح لوگ چپکے چپکے ایمان لائے آخر کو اللہ تعالی نے آپ پر یہہ آیت بھیجی فَاصْدَعْ بِمَا
تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ تو سنیہہ پڑ دی اوس باتکا جسکا تمکو حکم ہوتا ہے اور
منہہ پھیر لے شریک ٹھہرانیوالونسے جب یہہ حکم آیا آپنے سب کے سامنے کہنا شروع کیا کہ
اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اوسکے سوا کسیکو مت پوجو امام احمد کے اور ابن ابی شیبہ کے
کتاب مین ہے کہ مکہ مین دس برس آپکا یہہ دستور رہا کہ بازارونمین اور میلونمین تشریف
لیجاتے تھے اور فرماتے تھے مین تمہار طرف اللہ کا پیغام پہونچانیوالا ہون تمکو حکم کرتا ہون
کہ اوسکو پوجو اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک مت کرو اور مجکو سچا جانو طارق محاربی کہتے ہین

مینے آپکو دیکھا کہ ذو المجاز کے بازار مین بہت بلند آواز سے پکارتے تھے اَیُّہَا النَّاسُ قُولُوا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تُفْلِحُوا اے لوگو کہو کہ نہین کوئی مالک سوا اللہ کے تم مراد کو پہونچو گے ایک مرد
آپکے پیچھے پتھرونکو لئے ہوے آتا تھا اوسنے آپکی ٹخنون اور اڑیون سے خون نکالا تھا مینے
پوچھا یہہ کون ہے لوگ بولے یہہ آپکا چچا ہے اور وہ ابولہب تھا حدیث کی کتابون مین جابجا
اسکا بیان ہے کہ آپ اللہ کا پیغام لوگونکو پہونچاتے تھے بے ایمان لوگ آپکو اور آپکے
ساتھ ایمانوالونکو طرح طرح سے ستاتے تھے ابو طالب آپکے چچا اگرچہ ایمان نہین لائے مگر
آپکی بڑی حمایت کرتے تھے اور حضرت ابوبکر اپنی قوم کے باعث سے بچے ہوے تھے
باقی مسلمانونکو کافرون نے طرح طرح کے عذاب دئے مگر ایمان والون نے اللہ
اور رسول کی محبت مین سب مصیبتونکو راحت سمجھا اور اللہ کی راہ مین دن بدن
زیادہ مضبوط ہوتی گئی صحیح مسلم مین ہے کہ جب اللہ نے آپ پر یہہ آیت اوتاری وَاَنْذِرْ
عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ اور ڈرسنا اپنی قوم کو جو رشتہ مین بہت نزدیک ہین تب
آپ نکلے اور صفا پہاڑ پر چڑھے اور چلاکر آواز دی سب لوگ جمع ہوگئے آپنے ان سب
سے فرمایا اگر مین تمکو خبر دون کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک فوج نکلتی ہے بھلا تم مجکو سچا جانوگے
وہ لوگ بولے ہمنے تمہاری کوئی بات جھوٹی نہین پائی پھر آپنے فرمایا مین تو تمکو ڈرانے والا ہون
بڑے سخت عذاب سے پہلے تب ابولہب بولا تمنے اسی لئے ہمکو جمع کیا تھا پھر آپ پر تَبَّتْ
یَدَا اَبِیْ لَھَبٍ اوتری اس سورۃ مین اللہ نے خبر دی کہ ابولہب اور اوسکے جورو آگ مین
ہین ابو یعلی اور ابن ابی حاتم اور بیہقی وغیرہ کی کتابون مین ہے کہ ابولہب کی جورو نے
جب یہہ سورۃ سنی وہ ایک پتھر لیکر آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور اوسنے
آپکو نہ دیکھا آپنے فرمایا کہ میرے اور اوسکے بیچ مین ایک فرشتہ تھا کہ مجکو اپنے بازو سے ڈھانکے
ہوے تھا اور ایک روایت مین یون ہے کہ جبرئیل میرے اور اوسکے بیچ مین آڑ ہوگئے تھے
اسی طرح آپ پر تھوڑا تھوڑا کرکے قرآن اوترتا تھا جیسا اللہ کا حکم ہوتا تھا آپ بجالاتے تھے

صحیح بخاری میں ہے کہ جب جبرئیل اللہ کا پیغام لیکر اوترتے تھے آپ اپنی زبانکو اور ہونٹھوں کو
ہلاتے تھے یعنی اونکے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ میرے دلسے بھول نجاوے
اسمین آپ پر محنت پڑتی تھی اور آپکے چہرے سے پہچانا جاتا تھا پھر اللہ نے اوتارا لَا تُحَرِّكْ
بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ مت ہلا اسمین اپنی زبانکو کہ تو اوسکو جلدی سے لے ہمارا ذمہ
ہے اوسکا اکھٹا کردینا یعنی تیرے دلمین اکھٹا کردینا اور زبان سے پڑھوا دینا پھر آپکا یہہ
دستور رہا کہ جب آپ پاس حضرت جبرئیل آتے تھے آپ سنا کرتے تھے جب جبرئیل چلے جاتے تھے
آپ اوسکو پڑھتے تھے جسطرح اونھون نے پڑھا مولانا جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں
لکھا ہے کہ ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس تک سند پہونچائی اونھون نے فرمایا کہ
جب اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف پیغام بھیجا فرشتون میں سے جو پیغام لیجانیوالا ہے
اوسکو بلایا کہ اوسکے ہاتھ پیغام بھیجے تب فرشتون نے اللہ کی آواز سنی کہ پیغام کی بات تونکو بولتا ہے
جب فرشتون نے وہ آواز سنی سجدہ مین گر پڑے اور ابن مردویہ مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت جبرئیل اللہ کے رسول پر اللہ کا پیغام لیکر اوترے آسمانون کے
لوگ اونکے اوترنے سے گھبرائے جب جبرئیل کسی آسمان پر گذرتے تھے فرشتے کہتے تھے اے
جبرئیل تمکو کیا حکم ہوا وہ کہتے تھے کلام اللہ کا عربی زبانمین اور عبدالرزاق اور ابن منذر اور
ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا کہ اونھون نے فرمایا کہ حضرت عیسی کے بعد سے پیغام
اوترنا موقوف رہا تھا پھر جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پیغام اوترا لوہے کی آواز کی
طرح پر تو فرشتے گھبرائے ابن جریر اور ابن خزیمہ اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے اور ابو الشیخ نے
عظمت مین اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جب اللہ چاہتا ہے کہ کسی کام کا پیغام بھیجے اوس پیغام کی بات بولتا ہے جب وہ پیغام کی بات
بولتا ہے آسمان شدت سے کانپنے لگتے ہین اللہ کے ڈر سے جب آسمانونکے لوگ اوسکو
سنتے ہین بیہوش ہوجاتے ہین اور سجدہ مین گر پڑتے ہین پھر اون سب سے پہلے جبرئیل اپنا

اوٹھاتے ہین پھر اللہ اوسنے اپنی جس پیغام کی چاہتا ہے بات بولتا ہے پھر جبرئیل اوس پیغام
کو لیکر پہونچتے ہین جسجگہ اللہ نے اونکو حکم کیا آسمان اور زمین مین اور حُمید کی بیٹے عبدنی
اور ابن جریر اور ابن منذر نے قتادہ تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا اللہ پیغام دیتا
ہے جبرئیل کو اور جبرئیل پیغام دیتے ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح بخاری مین ہے
کہ مسعود کے بیٹے عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ جب اللہ پیغام کی بات بولتا ہے آسمانون کے لوگ ایک
خبر سنتے ہین پھر جب اونکو دلونکی بیہوشی جاتی ہے اور آواز تھم جاتی ہے پہچانتے ہین کہ وہ حق
ہے اور پکارتے ہین کہ کیا کہا تمہارے رب نے وہ کہتے ہین حق کہا امام مالک موطا مین روایت
کرتے ہین ہشام کی زبانی جو عروہ کے بیٹے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عایشہ سے کہ حارث
جو ہشام کے بیٹے تھے اونہون نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر اللہ کا پیغام
کیونکر آتا ہے آپ نے فرمایا کہ کسی وقت میرے پاس گھنٹے کی سی آواز مین آتا ہے اور اوسمین
مجھپر بہت زور پڑتا ہے پھر وہ موقوف ہو جاتا ہے اوسوقت مجھے یاد ہوتا ہے جو اوسنے
کہا اور کیسوقت مرد کی شکل بن کر فرشتہ میرے پاس آتا ہے پھر مجھسے باتین کرتا ہے پھر
مین یاد رکھتا ہون جو کچھ وہ کہتا ہے حضرت عایشہ نے فرمایا کہ مینے بیشک آپکو دیکھا ہی
کہ آپ پر اللہ کا پیغام اوترتا تھا شدت کے جاڑے کے دنمین اور آپکی پیشانی سی پسینا بہتا تھا
صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت زید بن ثابت فرماتے ہین کہ اللہ نے اپنے رسول پر اپنا کلام اوتارا
اور آپکی ران اوسوقت میری ران پر تھی سو پھر آپکی رانکا اتنا بوجھ پڑا کہ مجکو خوف ہوا
کہ میری ران ٹوٹ جاویگی امام احمد اور حاکم وغیرہ کی کتاب مین ہے کہ حضرت عایشہ نے
فرمایا کہ جسوقت آپ پر اللہ کا پیغام آتا تھا اور آپ اپنی اونٹنی پر ہوتے تھے وہ اپنی گردن
رکھدیتی تہی اور ہل نہ سکتی تہی یہانتک کہ آپ ہشیار ہوتے تھے پھر حضرت عایشہ نے یہ
آیت پڑہی اِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا اللہ فرماتا ہے بیشک ہم ڈالینگے تجھپر کلام
بھاری صحیح بخاری مین اور ترمذی وغیرہ مین بہت سندونسے ثابت ہے کہ ایکبار مکہ کے

لوگون نے پھر سوال کیا کہ آپ اونکو کوئی نشانی دکھلا دین آپ نے اونکو چاند دکھلا دیا کہ دو ٹکڑے
ہو گیا یہانتک کہ اونھون نے حرا پہاڑ کو اون دو ٹکڑون کے بیچ مین دیکھا آپ نے ہمسے فرمایا
گواہ رہو گواہ رہو ابن سعد فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی عفان نے جو مسلم کے بیٹے کہا ہمسے
فرمایا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ عاصم سے جو ابو النجود کے بیٹے وہ زر سے جو حبیش کے
بیٹے وہ عبداللہ سے جو مسعود کے بیٹے اونھون نے فرمایا کہ مین نوجوان لڑکا تھا ابو معیط
کے بیٹے عقبہ کی بکریان چراتا تھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر تشریف لائی اون
دونو نے فرمایا اے لڑکی تیرے پاس دودھ ہے کہ تو ہمکو پلاوے مینے کہا مین امانت دار ہون
مین تمکو نہین پلاؤنگا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کوئی پٹھیا ہے جسپر نر
نکودا ہو مین بولا ہان مینے وہ پٹھیا لادی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پانون باندھی
اور تھن پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی تھن مین دودھ بھر گیا پھر حضرت ابو بکر ایک پتھر گڑھے دار
لائے آپنے اوسمین دوہا اور پیا اور حضرت ابو بکر کو پلایا اور تھن سے فرمایا کہ سمٹ جا وہ سمٹ
گیا عبداللہ فرماتے ہین کہ پھر مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منھہ سے ستر سورتین سیکھین
ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مکہ مین سب سے پہلے اونھون
نے کعبہ کے پاس قرآن پکار کر پڑھا اونھون نے سورۂ رحمن پڑھی کافرون نے اوٹھ کر اونکو
مارا جب کافرون نے ایمانوالونپر بہت ظلم شروع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمانوالون سے
فرمایا کہ حبش کے ملک کیطرف چلی جاؤ وہان ایک اچھا بادشاہ ہے جو ظلم نہین کرتا ہوا اور اوسکی پاس
کسی پر ظلم نہین کیا جاتا ہے اوسکیطرف نکل جاؤ یہانتک کہ اللہ مسلمانونکی لئی کشایش کردے
تب بہت مسلمان حبش کیطرف چلے گئے مکہ کی کافرون نے وہ تین آدمیونکو تحفے دیکر حبش کے
بادشاہ نجاشی پاس بھیجا کہ ان لوگونکو ہمارے پاس پھیر بھیجدے بادشاہ نے تمانا اور اونکا تحفہ
پھیر دیا ابن اسحاق اور ابو یعلی اور حاکم اور بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم کی کتابون مین
حضرت عمر کے ایمان لانیکا احوال بہت طول سے لکھا ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ حضرت عمر سے

تین دن پہلے حضرت حمزہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے وہ ایمان لائے پھر حضرت
عمرؓ کو خبر پہونچی کہ اونکی بہن اور بہنوئی مسلمان ہوے وہ اپنی بہن کے گھر مین گئے اونکا نام
فاطمہ تھا وہ سعید کے نکاح مین تھین جو زید کے بیٹے اور خبابؓ جو ارت کے بیٹے تھے وہ فاطمہ کے
پاس آیا جایا کرتے تھے اور اونکو قران پڑھایا کرتے تھے حضرت عمر جب وہان پہونچے اون کے
پاس اوسوقت حضرت خَبَاّب تھے اور وہ لوگ سورۂ طٰہٰ پڑھ رہے تھے اونھون نے جا کر بہن
کو خوب مارا کہ اونکا خون بہنے لگا وہ بولین جو تمہین کرنا ہو سو کرو ہم تو مسلمان ہو گئے مین
گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اوسکے بندے اور اوسکے پیغام
پہونچانیوالے ہین حضرت عمرؓ بولے کہ مجکو وہ کتاب دو جو تمہارے پاس تھی کہ مین اوسکو
پڑھون وہ بولین تم نہاؤ یا وضو کرو تب وہ اوٹھے اور وضو کیا پھر کتاب کو لیا اور سورۂ طٰہٰ
کو پڑھا یہانتک کہ اس آیت پر پہونچے اننی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ
لذکری اللہ فرماتا ہے کہ مین تو مین ہی اللہ ہون نہین کوئی مالک میرے سوا سو پوج
مجکو اور قایم کر نماز کو میری یاد کے لئے اور یونس کی روایت ابن اسحاق سے یون ہے
کہ سورۂ طٰہٰ کے ساتھ اذا الشمس کورت بھی تھی حضرت عمرؓ اوسکو پڑھا یہانتک پہونچے علمت
نفس ما احضرت اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرت عمر فرماتے ہین کہ مینے
اوسکو کھولا تو کیا دیکھتا ہون کہ اوسمین لکھا ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سو جب
مینے اللہ کے نام کو دیکھا مین اوس سے ڈر گیا تو مینے وہ کتاب ڈالدی پھر میرا جی ٹھہرا مینے
اوسکو اوٹھا لیا تو کیا دیکھتا ہون کہ اوسمین لکھا ہے سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَالۡاَرۡضِ
پاکی بولتے ہین اللہ کی جتنی چیزین ہین آسمانون اور زمین مین پھر مین دہشت مین آگیا
اور مینے یہانتک پڑھا کہ اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ یعنی ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے پیغام
پہونچانیوالے پر پھر حضرت عمر اوسوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے
اور کلمہ پڑھا اور مسلمانون نے اسطرح اللہ اکبر کہا کہ مکہ کے رستو نمین لوگون نے سنا جسدن سے

حضرت عمر رضہ مسلمان ہوے اونھون نے کافرونسے لڑکر اونکو دبالیا اور کعبہ کے پاس نماز
پڑہی اور مسلمانون نے اونکی ساتھ نماز پڑھی اور کعبہ کے آس پاس پھرے جناب پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم پر جتنی آیتین قرآن کی اوترتی تھین آپ لکھنے والونسے لکھوا لیتے تھے آپ نے اپنے
ہاتھ سے نہین لکھا اللہ نے یہہ نشانی آپ مین قایم رکھی کہ اپنی کبھی لکھنا نہین سیکھا تھا جو آپنے
حضرت جبرئیل سے سنا وہ لوگونکو سنا دیا اونھون نے سنکر لکھہ لیا استیعاب مین ابن عبد البر نے
لکھا ہے کہ اللہ کے پیغام کے لکھنے والونمین سے ہین حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت
عثمان اور علی اللہ اون سب سے راضی رہے بخاری اور مسلم مین اور بہت کتابونمین
جا بجا یہہ ذکر ہے کہ اوس زمانہ مین دستور تھا کہ جن آسمان تک جاتے تھے اور فرشتونکی
باتین اونکی چوری سے سنتے تھے فرشتونکو جو آیندہ کی خبرین اللہ بتلاتا ہے جو فرشتے اللہ کے تخت
کے اوٹھانیوالے ہین وہ تخت کے اوٹھانیوالونسے پوچھتے ہین کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا
وہ اونکو خبر دیتے ہین پھر آسمانون کے لوگ ایک سے ایک خبر پوچھتے ہین نیچے والی آسمان
تک خبر پہونچتی ہے جن تلے اوپر ایککا ایک پر بیٹھتے تھے اور فرشتونکی باتین سنتے تھے اور آدمیونکو
بتلاتے تھے جن والون کی آمدنی بڑی روزی تھی جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
قرآن اوترنا شروع ہوا جنونپر آسمان کی خبر بند ہوگئی اور اونپر آگ کے شعلے پھینکے گئے جنون نے
ہر طرف پھرنا اور تلاش کرنا شروع کیا کہ اسکا کیا باعث ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نخلہ
مین تھے اور عکاظ کے بازار کا ارادہ رکھتے تھے اور اپنے رفیقون کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے کہ
کئی جن وہان پھرتے جب اونھون نے قرآن سنا کان لگا کر سننے لگے اور بولے یہی ہے جسکی باعث
سے ہمپر آسمان کی خبر موقوف ہوئی پھر وہین سے وہ اپنی قوم کیطرف پلٹ گئے اور بولے
اے ہماری قوم ہمنے ایک عجیب طرحکا قرآن سنا کہ رہ دکھاتا ہے اچھے رستے کیطرف سو ہم
اوسپر ایمان لائے اور ہرگز شریک نہین ٹھیراوینگے ہم اپنے رب کے ساتھ کسیکو اللہ نے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ جن اوتاری اور فرمایا قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ

نفرٌ مِنَ الجن کہدو اسے محمدؐ کہ میریطرف یہہ پیغام بہیجا گیا کہ کئی جنون نے کان لگا کر سنا اس سورۃ مین اللہ نے خبر دی کہ جن قرآن سنکر اپنی قوم مین گئے اور اونسے کہا کہ ہمنے قرآن سنا اور اوسپر ایمان لائے اب ہم اپنے اللہ کا کسیکو شریک نہ جانینگے ہمارے رب نے ہرگز کسیکو بی بی اور بیٹا نہین بنایا ہم مین بیوقوف ایسی باتین کہا کرتے تھے اور ہمنے آسمانکو ٹٹول تو ہمنے پایا کہ آسمان زبردست چوکیدارون اور شعلونسے بھرا ہوا ہے ہم تو وہان جاکر سننے کیواسطے بیٹھا کرتے تھے پھر جو کوئی اب کان لگاویگا اپنے لئے انگارہ پاویگا تاک مین لگا ہو یہہ تارونکے شعلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بہی پہینکے جاتے تھے مگر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قران اوترنا شروع ہوا اسکا بہت زور شور ہوا شیطانونپر ہر طرف سے آگ کا مینھ برسا تمام جنون اور جن والونمین غل پڑگیا اللہ تعالی نے کھلی نشانی دکھلادی کہ دیکھو اسکلام کو جن فرشتونسے سنکر نہین لائے بلکہ اللہ نے حضرت جبرئیل کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا ہے اللہ تعالی انسانونکو اور جنونکو سب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بلاتا ہے کہ تم سب میرا کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنو میرے دربار مین چوری سے سننے کو مت آؤ اس کھلی نشانی کو دیکھکر بہت سے جن اور بہت سے جن والے محمدی دین مین آئے حدیثونمین جابجا اونکا احوال لکھا ہے ایماندار جنون نے جابجا آدمیونکو سمجھایا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تم بھی ایمان لاؤ بتونکا پوجنا چھوڑدو تاکہ دوزخ کی آگ سے بچ جاؤ اونکے سمجھانے سے بہت لوگ ایمان لائے جب مکہ کے کافرون نے سنا کہ حبش کے ملک مین مسلمانون نے امن وامان پایا اون سبھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے پر ایکا کیا اور ہاشم کی اولاد کے اوپر ایک خط لکھا کہ اونکے ہاتھ کچھہ نہ بیچو اور اونسے نہ ملو اور یہہ خط منصور عبدری نے لکھا اوسکا ہاتھہ شل ہوگیا اور اوس خط کو کعبہ کے درمیانمین لٹکادیا اور ہاشم کی اولاد کو ابو طالب کی گھاٹی مین گھیر لیا اور ہاشم اور مطلب کی اولاد پر اناج کا پہونچنا بند کیا سو ۔ حج کے موسم مین نکلتے تھے پھر

پھر دوسرے حج مین نکلتے تھے یہانتک کہ اوپر انتہا کی تکلیف پہونچی اور اوسمین تین برس ٹھہرے رہے پھر اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس خط کا حال بتا دیا کہ زمین کی کیڑے نے کھالیا جو کچھ اوسمین زیادتی اور ظلم تھا اور باقی رہگیا جسقدر اوسمین اللہ کا ذکر تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کو خبر دی ابوطالب نے کافرونکو اسکی خبر دی اونھون نے جا کر دیکھا تو جیسا آپ نے خبر دی تھی ویساہی پایا اور شرمندہ ہوے اور ہاشم اور مطلب کی اولاد سے کہا کہ نکلو اور اپنے گھرونمین آؤ بخاری اور مسلم مین ہی کہ جب ابوطالب مرنے لگے آپ نے فرمایا اے چچا کہو لا الہ الا اللہ ایک کلمہ ہے کہ اوسکے باعث سے تمھارے لیے اللہ کی پاس حجت کرونگا ابوطالب نے کہا کہ قریشی لوگ مجھکو طعنہ دینگے اور کہینگے کہ بیقراری اور گھبراہٹ کی باعث سے یہ کلمہ کہدیا اگر یہہ خوف نہوتا تو مین اس کلمہ سے تمھاری آنکھہ ٹھنڈی ہی کردیتا کافرون نے کہا کہ ایک خدا تو ہمنے پچھلے دین مین نہین سنا یہہ ایک بنائی ہوئی بات ہے صحیح بخاری مین ہی کہ آپ نے ابوطالب کی ذکر مین فرمایا شاید میری شفاعت قیامت کے دن اوسکو فائدہ کرے اور وہ تھوڑی سی آگ مین کردیا جاوے جو اوسکے ٹخنونتک پہونچے اور اوسکا دماغ اوس سے جوش کرے صحیح بخاری مین دوسری حدیث مین ہی اگر مین نہوتا تو وہ آگ کے نیچے کے درجہ مین ہوتا ابوطالب کی مرنیکے بعد حضرت خدیجہ نے انتقال فرمایا اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری سی دسوان برس تھا پھر چند دنکے بعد آپ نے حضرت سودہ سی نکاح کیا جو زمعہ کی بیٹی تھین اور حضرت عایشہ سے نکاح کیا جو حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھین چند راتین شوال کی باقی تھین کہ آپ طائف کی طرف تشریف لیگئے کہ مکہ مین ابوطالب کی مرنیکے بعد آپ کو کافرون نے بہت ستایا آپ طائف کی طرف تشریف لیگئے اور زید جو حارثہ کی بیٹے تھے وہ آپ کے ساتھ تھے مہینہ بھر آپ طائف مین رہے قوم ثقیف کی سردارون کو

اللہ کی طرف بلاتے رہی اونھون نی آپکا کہنا نمانا اور بیوقوفونکو اور غلامونکو ورغلانا
وہ آپکو برا کہنے لگے اور موسے جو عقبہ کی بیٹے ہین وہ فرماتے ہین کہ اون لوگون نے
آپ کی ایڑیون پر پتھر پھینکے یہانتک کہ آپ کی جوتیان خونمین رنگین ہوئین اور
موسی کے سوا اورون نی لکھا ہے کہ جب پتھرونکے باعث سے آپ پھسلتے تھے
زمین پر بیٹھہ جاتے تھے وہ لوگ آپ کی دونو بازو پکڑکر اوٹھاتے تھے اور آپ کو کھرا
کرتے تھے جب پھر آپ چلتے تمو وہ پتھر پھینکتے تمی اور زید جو حارثہ کی بیٹے ہین آپ کو اسطرح
بچاتی تھی کہ اپنی تئین دشمنونکے سامنے کردیتی تھی اور پتھرون کو اپنے اوپر لیتی تھی
یہانتک کہ زید کی سر مین زخم پہونچا تھا اور صحیح بخاری مین ہی کہ حضرت عایشہ نے
بیان کیا کہ مین نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ احد کی دن سے
بہی زیادہ کوئی دن تکلیف کا آپ کے اوپر گذرا ہے آپ نے فرمایا کہ مجکو تیری قوم سے
تکلیفین پہونچین اور بہت تکلیف مجکو کہاتی کی دن پہونچی جب مین نے اپنی تئین
عبد یالیل کی بیٹی کی سامنی کیا پھر جو مین نی چاہا تھا وہ اوسنے نمانا پھر مین اوس غم مین اپنی
منہ کی سامنے چلا گیا پھر مجکو ہوش نہین آیا مگر جسوقت مین قرن الثعالب مین پہونچا ہون
تب مینی اپنا سر اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک بدلی نی میرے اوپر سایہ کیا ہی پھر مینے
دیکھا تو اوسکے اندر جبریل تھے اونھون نے مجکو پکارا اور کہا کہ اللہ نے سنا جو آپ کی
قوم نے کہا اور جو آپ کو جواب دیا اور اللہ نے آپ کی پاس پہاڑون کا فرشتہ بھیجا ہے
کہ آپ اوسکو حکم کرین جو چاہین پھر پہاڑونکے فرشتے نے مجکو پکارا اور میرے اوپر سلام
کہا پھر کہا اے محمد اللہ نی سنا جو آپ کی قوم نے کہا اور مین پہاڑونکا فرشتہ ہون
اور آپ کے مالک نے مجکو آپ کی پاس بھیجا ہے کہ آپ مجکو حکم کرین جو آپکا حکم ہو
اگر آپ چاہین تو ان دو تو پہاڑونکو ملاکر ان لوگون کی اوپر رکھدون حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ مین امید رکھتا ہون کہ اللہ انکی پیٹھون سی اون لوگونکو نکالے کا

جو فقط اللہ کو پوجین گے اور اوسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک نکرینگے عقبہ کی بیٹے موسی اور
سلیمان تیمی اور ابن اسحاق کے روایتونکا خلاصہ یہہ ہی کہ جب آپ طایف سے چلے رستے مین عداس
نصرانی نے آپ کو دیکھا آپ نے پوچھا تو کس شہر کا ہے اور تیرا دین کیا ہی اوسنے کہا
مین نصرانی ہون نینوی کا رہنے والا آپ نے فرمایا وہ جو اچھا مرد تھا یونس بیٹا متی کا تو
اوسکے بستی کا ہے اوسنے کہا آپ نے کہان سے جانا قسم اللہ کی مین نینوی سے نکلا ہون
اور اوس مین دس مرد ایسے نہین جو پہچانتے ہون کہ متی کون ہے آپ نے اوسکو کہان سے
پہچانا آپ تو ان پڑہ مین ان پڑہ لوگون مین رہتے ہین آپ نے فرمایا وہ یعنی یونس میرا
بھائی ہی اور میری طرح نبی ہے تب عداس جھک کر آپ کے ہاتھہ اور سر اور پاون
چومنے لگے اور ایمان لائے پھر جب آپ بطن نخلہ مین پہونچے رات کو کھڑے ہوکر نماز
پڑہنے لگے اور آپ کے پاس جنون مین سے نو شخص گذرے وہ لوگ جنکا اللہ تعالی نے
ذکر کیا ہے اونھون نے کان لگا کر سنا ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ آپ اوسوقت سورہ جن
پڑھہ رہے تھے اونکی آنیکا باعث تھا امام بیہقی وغیرہ کی روایت مین یون ہی کہ آسمانکی نگہبانی
شدت سے ہوئی اور شیاطین اس نئی بات کو دیکھکر گھبرائے ابلیس نے کہا کہ زمین مین
کوئی نئی بات ہوئی ہے تم زمین مین جدا جدا ہو کر جاؤ پھر مجھکو خبر دو اور پہلے جو بھیجے گئے وہ
نصیبین کے لوگون مین سے چند سوار تھے اور وہ جنون کے اشراف اور سردار تھے اوسنے
اونکو تہامہ کی طرف بھیجا وہ چلے یہانتک کہ نخلہ کے نالے مین پہونچے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو بطن نخلہ مین صبح کی نماز پڑھتے پایا تب کان لگا کر سنا جب آپ کو قرآن پڑھتے
سنا بولے چپ رہو جب آپ نے نماز سے فراغت کی اونھون نے پیٹھہ پھیری اپنی
قوم کی طرف ڈرسنانے کو گئے اللہ تعالے قران شریف مین سورۂ احقاف مین اونکا
ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہے واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن اور جب پھیر دیا
ہمنے تیری طرف کچھہ لوگونکو جنون مین سے کہ سننے لگے قرآن کو پھر جب حاضر ہوئے اوسکو

چپ رہو پہر جب تمام ہو چکا پیٹھہ پہیر کر چلے اپنی قوم کی طرف ڈرانے والی ہو کر بولے
ای ہماری قوم ہمنے ایک کتاب جو سنی ہی جو موسی کے بعد اوتاری گئی ہی جو کتابین
اوس سے پہلے تہین اونکو سچا بتاتی ہی سچے دین کی اور سیدہی راہ کی طرف راہ
دکھاتی ہی ای ہماری قوم قبول کرو اللہ کی بلانے والی کو اور اوسپر ایمان لاؤ وہ
تمہارے گناہ بخشیگا اور تمکو پناہ دیگا دکھہ دینے والے عذاب سے اور جو کوئی
اللہ کی بلانے والی کو قبول نکرے گا تو وہ زمین مین اللہ کو عاجز نہین کر سکتا اور اللہ
کے سوا اوسکا کوئی مددگار نہین وہ لوگ صاف گمراہی مین ہین یہہ نو جن جنہون نے
اپنی قوم کو جاکر سمجہایا اونکے نام یہہ ہین حسّی مسّی شاصر ماصر ارد ونیان احقب
سرق زوبعہ عمرو اللہ اونسے راضی ہے واقدی اور ابو نعیم کی روایت مین ہے کہ
کہ جب اونہون نے یون سمجہایا تین سو جن آپ کے پاس حاضر ہوے اور حجون تک
پہونچے احقب نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہا اور عرض کیا کہ ہماری
قوم آپ کی ملاقات کے لیے حجون مین حاضر ہوئی آپ نے اوس سے رات کو
ایک وقت پر حجون مین آنے کا وعدہ کیا رات کو آپ تشریف لے گئے ساری
رات جنون کو قرآن سناتے رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون نو شخصونکو
پیغام پہونچانے کے لیے اونکی قوم کی طرف بہیجا یعنی تاکہ آپ کی طرف سے اپنی قوم کو
دین کی راہ سکہلاوین اور ایمان کی راہین بتلاوین نصیبین ایک شہر ہے جزیرہ مین
اور جزیرہ ملک شام اور ملک عراق کے بیچ مین ہے آپ کی پاس جنونکی آنیکا ذکر
بخاری اور مسلم وغیرہ مین جا بجا آتا ہے صحیح مسلم مین ہے کہ جنون نے آپ سے توشہ
مانگا آپ نے اونسے فرمایا کہ تمہارے واسطے ہر ایک ہڈی ہے جسپر اللہ کے
نام کا ذکر ہوا وہ تمہاری ہاتہون مین پڑے گی جیسے بہت گوشت سے بہری ہوئی
ہوتی ہی اور ہر ایک مینگنی تمہارے جانورونکا چارہ ہے پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ و

وسلم نے فرمایا کہ اوس سے استنجا نکرو کہ وہ تمھارے بھائیونکا کھانا ہی صحیح بخاری مین ہے
کہ آپ نے ابوہریرہ سے فرمایا کہ مجکو پتھر ڈھونڈھ دے کہ مین اونسے استنجا کرون
اور ہڈی اورگوبر مت لائیو پھر فرمایا کہ وہ دونو جنون کی خوراک مین سے ہے اور میرے پاس
نصیبین کی جنون سے ایلچی آئے اور وہ بہت اچھے جن تھے اونھون نے مجھسے توشہ
مانگا مین نے اونکے واسطے اللہ سے دعا کی کہ وہ جس ہڈی اور جس گوبر پر گذر ینگے
اوسکے اوپر کھانا پاوینگے امام احمد کی روایت مین ہے کہ جسقدر وہ گوبر پاوینگے
اوسکو جو پایا وینگے یعنے وہ جو ہین جاوینگی اور جسقدر وہ ہڈی پاوینگے اوسکو گوشت
بھی ہوئی پاوینگے جاننا چاہیے کہ اگلے پیغمبرونکو یون حکم ہوتا تھا کہ اپنی قوم کو ہمارا
پیغام پہونچاؤ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یون حکم ہوا کہ سارے جہان کے
سب لوگون کو ہمارا پیغام پہونچاؤ سورۂ اعراف مین فرمایا قل یا ایہا الناس انی رسول
اللہ الیکم جمیعا کہدے اے محمد کہ اے لوگو بیشک مین پیغام پہونچانیوالا ہون اللہ کا تم
سبھون کی طرف سورۂ فرقان مین فرمایا تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ
لیکون للعالمین نذیرا بہت خوبیون والا ہے وہ شخص جسنے اوتارا قرآن اپنی بندے پر
تاکہ وہ ہووے سارے خلقتونکے لیے ڈر سنانے والا اسمین سارے جہان کے
سب آدمی اور سب جن داخل ہین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے سارے
جہان کے سب آدمیون اور جنون کی طرف بھیجا ہے جو آپ کے دین کا بالکل تابع
ہوگیا وہ بہشتی ہے جسنے آپ کا ایک حکم بھی نمانا اوسکا دوزخ مین ٹھکانا ہی اب یہہ ذکر
کہ اللہ نے آپ کو ساتون آسمانون کے اوپر بلایا اور پانچون نمازون کا حکم فرمایا ہے
مسلم اور ترمذی وغیرہ مین ہے کہ حضرت جبریل آپ کے پاس دوسری صورت مین آیا
کرتے تھے اور وہ جو اونکی اصل صورت ہے جس صورت پر اللہ نے اونکو بنایا ہے
اوس صورت پر آپ نے اونکو دوبار دیکھا ایکبار زمین مین آپ نے اونکو آسمان سی

اوترتے ہوے دیکھا کہ آسمان کی درمیان زمین تک جو کچھ ہی وہ اونکی جسم کی بڑائی
سے بھر گیا دوسری بار معراج کی رات مین ساتون آسمانونکے اوپر بیری کی درخت
کے پاس حضرت جبریل سے اپنی اصلی صورت آپکو دکھلائی بخاری اور مسلم اور
نسائی اور بیہقی اور ابن ابی حاتم وغیرہ مین معراج کی روایتین بہت ہین اور جو جو
نشانیان اللہ کی قدرت کی آپ سے اوس رات مین دیکھین وہ بہت ہین
بخاری مین ہے کہ آپ فرماتی ہین مین مکہ مین تھا کہ جبریل اوترے اور میرا سینہ
چاک کیا پھر اوسکو زمزم کی پانی سے دھویا پہر وہ ایک سونے کا طشت حکمت
اور ایمان سے بھرا ہوا لاے پھر اوسکو میرے سینہ مین ڈالا پھر اوسکو ملا دیا
بخاری کی دوسری حدیث مین ہے کہ میرا دل نکالا پھر میرا دل دھویا گیا پھر بھر دیا
گیا پھر جگہہ پر رکھدیا گیا پھر ایک سفید جانور لایا گیا وہ اپنا قدم اپنی نگاہ کی
پہونچنے کے نزدیک رکھتا تھا پھر مین اوسپر سوار کیا گیا ترمذی مین ہے کہ
براق لایا گیا لگام دیا ہوا زین کسا ہوا اسنے آپ سے شوخی کی تب حضرت
جبرئیل نے کہا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شوخی کرتا ہے کوئی تجھپر ایسا شخص
سوار نہین ہوا جسکا رتبہ اللہ کے یہان انسے بڑھ کر ہو تب اوسکا پسینا بہنے
لگا مسلم مین ہے کہ آپ نے فرمایا مین اوسپر سوار ہوا یہانتک کہ بیت المقدس مین
مین آیا پھر مینے اوس حلقہ مین باندھ دیا جسمین نبی باندھا کرتے تھے پھر مین
مسجد مین داخل ہوا پھر مین نے دو رکعتین پڑھین نسائی مین ہی کہ پھر میری لیے
انبیا جمع کیے گئے پھر مجھکو جبریل نے آگے بڑھایا یہانتک کہ مین نے اونکی
امامت کی بخاری مین ہے کہ آپ نے فرمایا پھر جبرئیل مجھکو لے چلے
یہانتک کہ نیچے والے آسمان تک آئے پھر دروازہ کھلوایا کہا گیا یہ کون ہے
کہا جبریل ہون کہا اور تیرے ساتھہ کون ہے کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بھیجا ہے

کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکے لیے کہ بہت اچھا ہے یہ آنا جو وہ آئے پھر کھولا گیا
پھر جب مین پہونچا تو ایکا ایک وہان آدم تھے تب کہا یہ تمھارے باپ آدم ہین
تم اپر سلام کہو مین نے اونپر سلام کہا اونھون نے سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا ہے
اچھے بیٹے کے واسطے اور اچھے نبی کے واسطے بخاری کی دوسری حدیث مین ہے کہ
کہ اونکی داہنی طرف کچھ لوگ تھے اور اونکی بائین طرف کچھ لوگ تھے جب وہ اپنی
داہنی طرف دیکھتے تھے ہنستے تھے اور جب اپنی بائین طرف دیکھتے تھے روتے تھے
مین نے جبریل سے کہا یہ کون ہین کہا یہ آدم ہین اور یہ لوگ جو اونکی داہنے اور بائین
طرف ہین یہ اونکے بیٹونکی اروا حین ہین سو داہنی طرف کے لوگ اونمین سے باغ بہشت
کے لوگ ہین اور وہ لوگ جو اونکے بائین طرف ہین آگ کے لوگ ہین سو جب اپنے
داہنی طرف دیکھتے ہین ہنستے ہین اور جب اپنی بائین طرف دیکھتے ہین روتے ہین
بخاری مین ہے کہ آپ نے فرمایا پھر وہ مجھکو لیکر چڑھے یہانتک کہ دوسرے آسمان
آئے پھر دروازہ کھلوایا پھر کہا گیا یہ کون ہے کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور تیرے ساتھ
کون ہے کہا محمد ؐ ہین کہا گیا اور اونکو بلا بھیجا ہے کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکی نسبت کہ بہت
اچھا ہی یہ آنا جو وہ آئے پھر ہمارے واسطے کھولا گیا پھر جب ہم پہونچے ایکا ایک وہان
یحیے اور عیسے تھے اور وہ دونو خالہ کے بیٹے ہین کہا یہ یحیٰ اور عیسے ہین ان دونون پر
سلام کہو مین نے سلام کہا اون دونو نے جواب دیا پھر بولے مرحبا اچھے بھائی کے
واسطے اور اچھے نبی کی واسطے پھر وہ مجھکو لیکر تیسرے آسمان تک چڑھے پھر دروازہ
کھلوایا پھر کہا گیا کون ہے کہا جبریل ہون کہا اور تیرے ساتھ کون ہی کہا محمد ہین
کہا گیا اور اونکو بلا بھیجا ہے کہا ہان کہا گیا مرحبا ہے اونکے واسطے کہ بہت اچھا ہی
یہ آنا جو وہ آئے پھر کھولا گیا پھر جب مین پہونچا ایکا ایک وہان یوسف تھے کہا یہ
یوسف ہین اپر سلام کہو پھر مینے اپر سلام کہا اونھون نے جواب دیا پھر کہا مرحبا ہی

اچھے بھائی کے واسطے اور اچھے نبی کے واسطے پھر وہ مجھکو لیکر چڑھے یہانتک کہ چوتھے
آسمان تک آئے پھر دروازہ کھلوایا کہا گیا یہ کون ہی کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور تیرے
ساتھہ کون ہے کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بھیجا ہے کہا ہان کہا گیا مرحبا ہی اونکے لیے
بہت اچھا ہے یہ آنا جو وہ آئے پھر دروازہ کھولا گیا پھر جب مین پہونچا ایکا ایک
وہان ادریس کو دیکھا کہا یہ ادریس ہین اونپر سلام کہو مین نے اونپر سلام کہا اونھون نے
جواب دیا پھر کہا مرحبا اچھے بھائی کے واسطے اور اچھے نبی کے واسطے پھر وہ مجکو لیکر
چڑھے یہانتک کہ پانچوین آسمان تک آئے پھر دروازہ کھلوایا کہا گیا یہہ کون ہے
کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور تیرے ساتھہ کون ہی کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بھیجا ہی
کہا ہان کہا گیا مرحبا ہے اونکے واسطے اور بہت اچھا ہی یہہ آنا جو وہ آئے پھر جب
مین پہونچا تو ایکا ایک ہارون کو دیکھا کہا یہہ ہارون ہین اونپر سلام کہو مینے اونپر سلام
کہا اونھون نے جواب دیا پھر کہا مرحبا ہی اچھے بھائی کے واسطے اور اچھے نبی کے واسطے
پھر وہ مجکو لیکر چڑھے یہانتک کہ چھٹے آسمان تک آئے پھر اونھون نے دروازہ
کھلوایا کہا گیا یہہ کون ہے کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور تیرے ساتھہ کون ہی کہا محمد ہین
کہا گیا اور اونکو بلا بھیجا ہے کہا ہان کہا مرحبا ہے اونکے واسطے بہت اچھا ہے یہہ آنا
جو وہ آئے پھر جب مین پہونچا ایکا ایک موسی کو دیکھا کہا یہہ موسی ہین اونپر سلام کہو
مینے اونپر سلام کہا اونھون نے جواب دیا پھر کہا مرحبا ہے اچھے بھائی کے واسطے اور اچھے
نبی کے واسطے پھر جب مین آگے بڑھا وہ روئے کسی نے اونسے کہا کس بات نے تمکو رلایا
کہا مین اسلیے روتا ہون کہ ایک جوان میرے بعد بھیجا گیا ہے جنت مین اوسکی امت
مین سے کون داخل ہونگے بہت زیادہ اونسے جو میری امت مین سی داخل ہونگے
پھر وہ مجکو لیکر ساتوین آسمان تک چڑھے پھر جبرئیل نے دروازہ کھلوایا کہا گیا یہ کون ہے
کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور تیرے ساتھہ کون ہے کہا محمد ہین کہا گیا اور اونکو بلا بھیجا ہے

کہا ہان کہا مرحبا ہے اونکی لیی بہت اچھا ہے یہ آنا جو وہ آئے پھر جب مین پہونچا تو ایکا ایک
وہان ابراہیم تھے کہا یہہ تمہارے باپ ہین انپر سلام کہو مینے اونپر سلام کہا اونھون نے
جواب سلام کا دیا پھر کہا مرحبا ہے اچھی بیٹے کے واسطے اور اچھی بنی کی واسطے صحیح مسلم
مین ہے کہ مینے ابراہیم کو دیکھا کہ اپنی پیٹھہ بیت المعمور کی طرف ٹیکی ہوے تھے اور اومین
ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین کہ پھر اوسکی طرف پلٹ کر نہین آتے بخاری کی
حدیث مین ہی کہ پھر میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودہ کا اور ایک برتن
شہد کا لایا گیا پھر مینے دودھ کو پسند کیا تب اونھون نے کہا یہی پیدایش ہے جسپر تم
اور تمہاری امت ہے ترمذی مین ہے کہ آپ نے فرمایا مین ملا ابراہیم سی اوس رات مین
جسمین مین سیر کو بلایا گیا تو اونھون نے کہا اے محمد اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا
اور اونکو خبر دینا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے پانی میٹھا ہے اور وہ چٹ پٹ میدان ہے
اور درخت اوسکے یہہ ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ترمذی نے
فرمایا کہ اس حدیث کی سند اچھی ہی ابن ابی حاتم کی حدیث مین ہے کہ وہ مجکو ساتوین
آسمان کے پشت پر سے لے چلے یہانتک کہ ایک نہر پر پہونچے کہ اوسپر خیمے تھے یاقوت کی
اور موتی اور زبرجد کے اور اوسپر سبز پرندی تھی بہت اچھی سب پرندونسے جو مینے دیکھی مینے کہا
اے جبریل یہہ پرندی تو بیشک اچھے ہین کہا اے محمد اوسکا کھانیوالا اوس سے
اچھا ہے پھر کہا اے محمد تم جانتے ہو یہہ کونسی نہر ہی مینے کہا نہین کہا یہہ کوثر ہے
جو اللہ نے تمکو دیا ہی پھر ایکا ایک دیکھا کہ اوسمین سونے اور چاندی کی برتن ہین
وہ یاقوت اور زمرد کی کنکریون پر بہتی ہے اور اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے
پھر مینے ایک برتن لیا اور اوس پانی مین سے لیکر پیا تو وہ شہد سے زیادہ میٹھا تھا
اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا بخاری کی دوسری حدیث مین ہے کہ آپنے فرمایا
کہ پھر وہ مجکو لیکر چڑھے یہانتک کہ مین ایسی چڑھائی پر چڑھا کہ مین اوسمین قلمونکی آواز

...جانتا تھا بخاری کی دوسری حدیث مین جسکا شریک راوی ہین ساتون آسمانونکی ذکر کی بعد یون ہی کہ حضرت
انس نی فرمایا کہ پھر وہ آپ کو لیکر اوس سے اوپر اتنا چڑھے کہ اوسکو اللہ کی سوا کوئی نہین
جانتا یہانتک کہ آپ بیری کے درخت تک آئے جو پہونچ کی جگہہ ہی اور وہ بڑا زبردست
عزت والا یعنے اللہ تعالی نزدیک آیا پھر اوترا یہانتک کہ آپ سی دو کمان کی اندازہ پر
ہوگیا بلکہ اور زیادہ نزدیک ہوگیا پھر اللہ نے آپ کی طرف حکم بھیجا کہ پچاس نمازین ہین
تیری امت پر ہر دن اور رات مین حافظ ابن حجر فتح الباری مین لکھتے ہین کہ اموی نے
اپنی مغازی مین روایت کی کہ ابن عباس نی اس آیت کے بیان مین فرمایا ولقد رآہ
نزلۃ اخری سے اوہینتک دیکھا اوسکو دوسری بار ابن عباس نی کہا کہ اونکا رب اون سے
نزدیک ہوا اور اسکی سند اچھی ہے اور یہہ قوی گواہ ہے شریک کی روایت کا
بخاری کی دوسری حدیث مین ہے کہ اوسپر طرح طرح کے رنگ چھا گئے کہ مین
نہین جانتا وہ کیا تھا پھر مین جنت مین داخل کیا گیا پھر ایکا ایک دیکھا کہ اوسمین موتی کی
گنبد تھی اور اوسکی مٹی مشک تھی اور ترمذی کی حدیث مین ہے کہ اسی بیچ مین کہ مین جنت مین
سیر کر رہا تھا ایکا ایک ایک نہر میرے سامنے آئی کہ اوسکی دونو کنارون پر موتی کی خیمے
تھے مینے فرشتے سے کہا یہہ کیا ہی کہا یہہ کوثر ہی جو اللہ نے آپ کو دی ہی پھر اوسنے اوسکی
مٹی مین اپنا ہاتھہ مارا اور مشک نکالا پھر میرے سامنے لایا گیا بیری کا درخت کہ اوسی تک
پہونچ ہے پھر مینے اوسکی پاس بڑا نور دیکھا ترمذی نی فرمایا اسکی سند اچھی ہے صحیح ہے
صحیح مسلم مین اوس درخت کا یون بیان ہی کہ پھر ایکا ایک دیکھا کہ اوسکے پتے جیسے ہاتھیون کے
کان اور اوسکے پھل جیسے مٹکے پھر جب اوسکو ڈھانک لیا اللہ کے حکم سے جس چیز نے
ڈھانک لیا کہ اوسکا رنگ بدل گیا پھر اللہ کی خلقت مین سے کسیکی طاقت نہین کہ اوسکی حسن کا بیان
کر سکے پھر اللہ نے میری طرف پیغام بھیجا جو کچھہ پیغام بھیجا پھر مجھپر فرض کین پچاس نمازین
ہر دن اور رات مین صحیح مسلم مین ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نی فرمایا اذ یغشی السدرۃ ما یغشی

جب چھا گیا بیری کی درخت پر جو کچھ چھا گیا کہا وہ پروانے تھے سونے کے صحیح مسلم مین ہی
کہ مسعود کی بیٹے حضرت عبد اللہ نے فرمایا لقد رای من آیات ربہ الکبری بیشک دیکھین اپنی رب کی بڑی
نشانیان کہا جبریل کو اونکی اصلی صورت مین دیکھا کہ اونکے چھہ سو بازو تھی امام ابو یعلی کی
مسند مین ہی کہ آپ نے فرمایا مینے جبریل کو دیکھا بیری کی درخت کے پاس کہ اوسی تک
پہونچ ہی اونپر چھہ سو بازو تھی اونکے پرونسی رنگارنگ موتی اور یاقوت جھڑتے تھے امام نسائی
کی حدیث مین ہی کہ آپ نے فرمایا پھر ہم بیری کی درخت تک آئے کہ اوسی تک پہونچ ہے
پھر مجھکو ایک دھوان دھار بدلی نے ڈھانک لیا پھر مین سجدے مین گر پڑا پھر مجھسے کہا گیا کہ مینے
جسدن آسمانون اور زمین کو بنایا فرض کی مینے تجھپر اور تیری امت پر پچاس نمازین سو قائم رہ تو
اوسپر اور تیری امت اور ابن ابی حاتم کی حدیث مین یہ لفظ ہی کہ پھر مجکو ایک بدلی نے ڈھانک لیا
اوسمین سب طرح کی رنگ تھے پھر مجکو جبریل نے چھوڑ دیا اور مین اللہ کے واسطے سجدے مین گر پڑا
پھر اللہ نے مجھسے فرمایا ای محمد مینے جسدن آسمان اور زمین بنائی فرض کین تجھپر اور تیری امت پر
پچاس نمازین سو قائم رہ تو اوسپر اور تیری امت پھر وہ بدلی مجپر سے ہٹ گئی اور جبریل نے
میرا ہاتھہ پکڑا پھر مین جلدی سے پلٹا پھر مین ابراہیم پاس آیا انھون نے مجھسے کچھہ نہین کہا پھر مین موسی کی
پاس آیا وہ بولے تمنے کیا کیا اے محمد مینے کہا فرض کین میرے رب نے مجھپر اور میری امت پر پچاس
نمازین کہا وہ تمسے نہو سکینگی اور نہ تمہاری امت سے پھر اپنے رب کی طرف پلٹ جاو اور
اوس سے مانگو کہ تمکو ہلکا کر دے بخاری مین ہے کہ اونھون نے کہا قسم اللہ کی مینے لوگونکو تمسے
پہلے آزمایا ہی اور مینے یعقوب کی اولاد سے بہت شدت سے ہاتھہ پاون مارے ہین
سو تم اپنی مالک کی طرف پھر جاو بخاری کی دوسری حدیث مین ہی کہ پھر آپنے جبریل
کیطرف مور کر دیکھا گویا آپ اس بات مین اونسے مشورہ لیتے تھے جبریل نے آپ کی طرف
اشارہ کیا کہ ہان اگر آپ چاہین پھر وہ آپ کو لیکر چڑھے اوس بڑے زبردست
کی طرف یعنی اللہ تعالی کی طرف پھر آپ نے کہا اور آپ اپنی جگہہ پر ہو ای رب میرے

ہلکا کردے ہمپر سے کہ میری امت کو اسکی طاقت نہین پھر دس نمازین کم کردین بخاری مین ہی کہ آپ
فرماتے ہین پھر مین موسی کی طرف پلٹا پھر اونھون نی اوسیطرح کہا پھر مین پلٹا تو مجھپر سے
دس کم کردین پھر مین موسی کیطرف پلٹا پھر اونھون نی اوسیطرح کہا پھر مین پلٹا تو مجھپر سے دس
کم کردین پھر مین موسی کیطرف پلٹا پھر اونھون نی اوسیطرح کہا پھر مین پلٹا تو مجکو دس نمازونکا
حکم ہوا ہر دن مین پھر اونھون نے اوسیطرح کہا پھر مین پلٹا پھر مجکو پانچ نمازونکا حکم ہوا
ہر روز مین اور صحیح مسلم مین ہی کہ فرمایا ای محمد یہہ پانچ نمازین ہین ہر دن اور رات مین ہر ایک
نماز کی واسطی دس ہین سو وہ پچاس نمازین ہین اور جو شخص نیکی کا ارادہ کری پھر اوسکو نکرے
اوسکے لیے ایک نیکی لکھی جائگی پھر اگر اوسکو کریگا اوسکے لیے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو شخص
بدی کا ارادہ کری پھر اوسکو نکرے تو کچھہ نہین لکھا جائیگا پھر اگر اوسکو کریگا ایک بدی لکھی
جائگی بخاری مین ہی کہ پھر مین موسی کی طرف پلٹا وہ بولے تمکو کیا حکم ہوا مینے کہا مجکو حکم ہوا
پانچ نمازون کا ہر روز اونھون نی کہا تمھاری امت سی پانچ نمازین ہر روز نہین ہوسکینگی
اور مینی لوگونکو تمسے پہلی آزمایا ہی اور مینے یعقوب کی اولاد سے بہت سختی سی ہاتھہ پاون مار رہی ہین سو تم اپنی مالک کیطرف
پھر جاؤ پھر اوس سے اپنی امت کے لیے آسانی مانگو بخاری کی دوسری روایت مین ہے
کہ آپ کی امت بہت کم زور ہے جسم مین اور دلمین اور بدن مین اور آنکھون مین اور
کانون مین پلٹ جائی کہ آپ کا رب آپ پر سے ہلکا کردے آپ نی فرمایا ای موسی قسم اللہ
کی مجکو اپنے رب سے شرم آئی اس سے کہ مین اوسکی طرف آتا جاتا رہا لیکن مین راضی
ہون اور تابعدار رہون صحیح مسلم مین مالک تک سند پہونچائی جو مغول کے بیٹے اونکی سند حضرت
حضرت عبداللہ تک پہونچی جو مسعود کے بیٹے کہ اونھون نے بیری کی درخت
کے ذکر مین فرمایا کہ وہ پہونچ کی جگہہ ہے جو کچھہ زمین سے چڑھایا جاتا ہی
اوسی تک پہونچتا ہے پھر اوس سے لیا جاتا ہے اور جو اوسکے اوپر سے
گرایا جاتا ہے اوسی تک پہونچتا ہی پھر اوس سے لیا جاتا ہے ترمذی لکھتے ہین

کہ مالک جو زنؤل کی بیٹے ہین اونکے سوا اورون نے یون کہا ہے کہ خلق کا علم اوسی تک پہونچتا ہے اونکو اوسکا علم نہین جو اوسکے اوپر ہے ابن جریر کی روایت ہی کہ ابن عباس کعب کے پاس آئے اور بیری کی درخت کا حال پوچھا اونھون نی کہا وہ ایک بیری کا درخت ہی عرش کی جڑ مین اوسی تک پہونچتا ہے علم ہر ایک جاننے والے کا نزدیکی فرشتوں کا اور بھیجے ہوئے نبی کا اوسکے پیچھے غیب ہی کہ سوا اللہ کی کسیکو اوسکی خبر نہین دوسری روایت ابن جریر کی یون ہے کہ کعب نی کہا وہ ایک بیری کا درخت ہے عرش کی اوٹھانیوالونکی سرون پر اوسی تک پہونچتا ہے علم سب خلقتونکا پھر کسیکو اوسکی پیچھے کی خبر نہین اسلیے اوسکا نام منتہی رکھا گیا کہ علم کی انتہا اوسی تک ہی ابن جریر اور ابن ابی حاتم کی روایت ہی کہ ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے عندہا جنت الماوے اوس درخت کی پاس ہی جنت الماوی کہا وہ عرش کی داہنی طرف ہے فائدہ ان سب روایتون سے ثابت ہوا کہ وہ درخت عرش کی پاس ہی آپ کا عرش تک پہونچنا ثابت ہوا صحیح مسلم مین ہی کہ ابن عباس نے فرمایا کہ آپ نے اللہ کو اپنے دل سی دو بار دیکھا اور ترمذی مین ہی کہ ابن عباس نی فرمایا بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو بار دیکھا درمنثور مین ہی کہ طبرانی اور ابن مردویہ نی ابن عباس تک سند پہونچائی اونھون نی فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رب کو دو بار دیکھا ایکبار آنکھہ سے اور ایکبار دلسے اور ابن جریر کی روایت ابن عباس سے یون ہی کہ آپ نے فرمایا میری نگاہ کا نور میرے دلمین رکھدیا گیا پھر مینے اوسکو اپنے دلسے دیکھا امام احمد کی مسند مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح کو کافرونکے سامنے فرمایا کہ مین آج کی رات سیر کو بلایا گیا وہ لوگ بولے کہا تلک آپنے فرمایا بیت المقدس تک وہ لوگ بولی کہ آپ سے ہو سکتا ہی کہ اوس مسجد کی پتے ہمسے بیان کیجیے اور اون لوگون مین وہ لوگ بھی تھی جو اوس شہر تک سفر کر چکے تھے اور اوس مسجد کو دیکھہ چکے تھے آپ فرماتی ہین مین پتے بیان کرنے لگا

پھر مین بھی بیان کرتا رہا یہانتک کہ مجکو بعضے چیزونمین شبہہ ہوا پھر وہ مسجد لائی گیے
اور مین دیکھہ رہا تھا یہانتک کہ رکھی گئی عقیل کی یا عقال کی گھر کے پاس پھر
مینے اوسکی چیزے بیان کیے اور مین اوسکی طرف دیکھہ رہا تھا تب اون لوگون نی
کہا یہہ جو چیزے . . یہہ تو قسم اللہ کی سب ٹہیک کہے ہین ابن ابی حاتم اور ابو یعلی وغیرہ
کی روایت مین ہے کہ آپ کو مکہ والونکے گئے قافلے رستے مین ملے اون قافلون کا حال آپنی
صاف صاف بیان فرمایا جب وہ قافلے آئے اونکا حال لوگون نی ویساہی پایا جیسا
آپ نے بیان فرمایا تھا مولانا جلال الدین سیوطی نے معراج کے رسالہ مین لکھاہی
کہ صحیح روایت ہے کہ معراج کی بعد پہلی دن حضرت جبریل نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو ظہر کی نماز پڑہائی امام ابو داود نی ابن عباس تک سند پہونچائی کہ اللہ کے
رسول نے فرمایا اللہ اوپر درود اور سلامتی بھیجی کہ جبریل نے میری امامت کی اون
گھر کے پاس یعنی کعبہ کے پاس دو مرتبہ سو نماز پڑھائی مجکو ظہر کی جسوقت سورج جھکا
ہوا تھا یعنی سایہ تسمہ کی برابر اور مجکو عصر کی نماز پڑھائی جسوقت اونکا سایہ اونکی
برابر ہوا اور نماز پڑھائی مجکو یعنے مغرب کی جسوقت روزہ دار روزہ کھولتا ہے
اور نماز پڑھائی مجکو عشا کی جسوقت شفق غائب ہوا اور نماز پڑھائی مجکو فجر کی
جسوقت کھانا اور پینا روزہ دار پر حرام ہوا پھر جب دوسرا دن ہوا مجکو ظہر کی
نماز پڑھائی جسوقت اونکا سایہ اونکی برابر تھا اور مجکو عصر کی نماز پڑھائی جسوقت
اونکا سایہ اونکی دو برابر ہوا اور مجکو مغرب کی نماز پڑھائی جسوقت روزہ دار نی روزہ
کھولا اور عشا کی نماز پڑھائی تہائی رات تلک اور مجکو فجر کی نماز پڑھائی تو اوجالی مین
نماز پڑھی پھر میری طرف موڑکر دیکھا پھر فرمایا اے محمد یہہ وقت ہے نبیونکا جو تمسے پہلے
تھے اور وقت بیچ مین ہے ان دو وقتونکے جاننا چاہیے کہ وقت نمازونکے اللہ کی حکم سی
حضرت جبریل نے دکھلائے ہیں اسکے اللہ نے نمازونکے وقت پڑھاد ئے اس مرتبہ

عصر کی نماز دوسرے دن اوسوقت پڑھائی جب سایہ دو برابر ہوگیا یعنی آخر وقت یہانتک
ہی پھر بعد اسکے اللہ نے وقت بڑھا دیا صحیح مسلم مین ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ عصر کا وقت جب تک ہی کہ سورج زرد نہو اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ وقت عصر کا اللہ نے بڑھا دیا جب تک سورج زرد نہو جبتک اچھا عمدہ وقت ہی
اور بخاری اور مسلم مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے ایک رکعت
عصر کی سورج کی ڈوبنے سے پہلے پائی اوسنے عصر کو پایا اس سی معلوم ہوا کہ جب تک سورج
نڈوبے جب تک عصر کا وقت ہے مگر سورج کی زرد ہو جانے کے بعد مکروہ ہی جان
بوجھ کر اتنی دیر نکرے کہ سورج ڈوبتے وقت پڑھے صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت مغرب کی نماز کا جبتک ہی جبتک شفق نڈوبی اس سی معلوم ہوا
کہ مغرب کا وقت اللہ نے بڑھا دیا پہلے پہل تو حضرت جبریل نے دونون دن ایک ہی وقت
نماز پڑھائی تھی اور عشا کی نماز حضرت جبریل نے دوسرے دن تہائی رات تک پڑھائی
تھی پھر بعد اسکے اللہ نے وقت بڑھا دیا صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ وقت عشا کا آدھی رات بیچون بیچ تک ہے اس سے معلوم ہوا کہ آدھی
رات تک بہت اچھا وقت ہے امام طحاوی معانی الآثار مین فرماتی ہین کہ ہمسے فرمایا
یونس نے کہ ہمسے فرمایا عبد اللہ نے جو یوسف کے بیٹے کہ ہمسے فرمایا لیث نے وہ
یزید سے جو ابو حبیب کے بیٹے وہ عبید سے جو جریج کے بیٹے کہ اونھون نے حضرت
ابو ہریرہ سے کہا کہ نماز عشا مین تقصیر وار ہونیکا وقت کون ہے فرمایا کہ نکلنا فجر کا
سو حضرت ابو ہریرہ نی وہ وقت فجر کے نکلنے کا بتلایا جس مین عشا کا وقت جاتا رہتا ہی
مطلب یہ ہی کہ جسنے یہانتک عشا نہ پڑھی کہ فجر ہوگئی وہ گنہگار ہوا جسنے اس سی پہلے پڑھ لی
وہ گنہگار نہین امام بیہقی نے ابن عباس تک سند پہونچائی کہ اونھون نے فرمایا
کہ وقت ظہر کا عصر تک اور عصر کا مغرب تک اور مغرب کا عشا تک اور عشا کا

فجر تک ان روایتون سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پو پھٹنے سے پہلے تک
عشا پڑھنے کی رخصت دی ہے صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ وقت صبح کی نماز کا فجر کے نکلنے سے جب تک سورج نہ نکلے اب سنو کہ ظہر کا وقت
بھی بعضون نے کہا ہے کہ آخر مین بڑھا دیا گیا ہے بعضی حدیثون سے اسکا اشارہ بعضون نے
سمجھا ہے مشہور یون ہے کہ امام ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ ظہر کا وقت جب تک رہتا ہے
جب تک سایہ انسان کا دو قد برابر ہو جاوے اوس سایہ کے سوا جتنا دوپہر کے وقت ہو
تھا امام ابو حنیفہ کا یہہ قول اونکے بڑے بڑے شاگردون اختیار نہین کیا کیون کہ اسکی
سند صاف نپائی اور امام ابو حنیفہ کا دوسرا قول سب کی موافق ہے کہ ایک قد برابر سایہ ہوا
اور عصر کا وقت آیا شاید امام نے اول قول کو چھوڑ دیا ہو اخیر قول بھی ہو جو سب کی
موافق ہے امام ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد اور امام ابو یوسف اور امام زفر کا بھی قول ہے
کہ ظہر کا وقت جب ہی تک ہے جب تک سایہ ایک قد کے برابر ہو اور یہی قول ہے
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد کا امام ابو جعفر طحاوی حنفی نے فرمایا کہ ہم اسی قول کو
لیتے ہین اور عزرالاذکار مین ہے کہ یہی قول لیا گیا ہے اور برہان مین ہے کہ یہی بہت ظاہر ہے کیونکہ حضرت
جبرئیل نے وقت نماز کا یون ہی ظاہر کر دیا ہے یہہ مطلب اوس سے صاف نکلتا ہے اور فیض مین ہے
کہ اسی پر عمل ہے لوگون کا اس زمانہ مین اور اسی پر فتوی ہے ابن ابی شیبہ مصنف مین فرماتے ہین
کہ ہمسے بیان کیا زید نے جو حباب کے بیٹے کہ مجھسے فرمایا خارجہ نے جو بیٹے عبد اللہ کے وہ بیٹے
سلیمان کے وہ بیٹے زید کے وہ بیٹے ثابت کے کہا کہ مجھسے فرمایا حسین نے جو بیٹے بشیر کے وہ بیٹے
سلیمان کے اونھون نقل کی اپنے باپ سے کہا کہ مین اور محمد جو علی کی بیٹے ہین یا کوئی اور مرد
جو حضرت علی کی اولاد مین سے تھے داخل ہوے جابر کے پاس جو عبد اللہ کے بیٹے ہین ہمنے اونسے
کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کیونکر تھی کہا کہ اللہ کے رسول نے اللہ اونپر
درود اور سلامتی بھیجے ظہر پڑھی جسوقت سایہ تسمہ کی برابر تھا پھر ہمکو عصر کی نماز پڑھائی

جسوقت سایہ اونکی برابر اور تسمہ کی برابر ہوا آگے حدیث بڑی ہی اوسمین یہہ بھی ہی کہ پھر انکو دوسرے دن ظہر پڑھائی جسوقت سایہ ہرچیز کا اوسکی برابر تھا پھر ہمکو عصر پڑھائی جسوقت سایہ ہرچیز کا اوسکی دو برابر تھا اس حدیث سے صاف مطلب کھل گیا کہ جب دوپہر ڈھلے تب سایہ تسمہ کی برابر تھا اوسوقت آپ نے ظہر پڑھی پھر جب سایہ ایک تسمہ اور ایک قد کی برابر ہوا اوسوقت عصر پڑھی معلوم ہوا کہ جتنا سایہ دوپہر کے وقت ہوتا ہی اوسکو یاد رکھنا چاہیے جب اوسکے سوا اور ایک قد کی برابر ہو جاوے تب عصر کا وقت آتا ہی پھر دوسرے دن آپ نے ظہر جب پڑھی جب دوپہر کی سایہ سمیت سایہ ہرچیز کا اوسکی برابر تھا اس جگہہ حضرت جابر نے تسمہ کا نام نہین لیا یہہ ظہر آپ نے اخیر وقت پڑھی بحر الرائق مین ہی کہ امام طحاوی حنفی اور اکثر بزرگون نے فرمایا ہی کہ آدمی کا قد اوسکی سات قدمونکی برابر ہوتا ہی

اب یہہ ذکر ہی کہ قرآن مین اللہ نے کیا کیا باتین ایمان کی بتلائین اور کفر کی باتین مٹائین

جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جتنی آیتین قرآنکی حضرت جبریل لاتی تھی آپ لوگونکو سناتے تھے اور لکھنے والون سے لکھواتے تھے حدیثون مین جا بجا اوسکا ذکر ہی قرآن کی بہت سورتین مکہ مین اوتری ہین اور کچھہ سورتین مدینہ مین اوتری ہین جو سورتین مکہ مین اوتری ہین اون سورتون مین اللہ نے وہ باتین بتلائین جو ایمانکی جڑ ہین کیونکہ عرب کے لوگون نے بہت مدت سی حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کا دین چھوڑ دیا تھا اور بتونکو پوجنے لگے تھے کنانہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باپ دادو نمین ہین اونکی زمانہ کی قریب ایک شخص مکہ کا حاکم ہوا اوسکا نام عمرو تھا لحی کا بیٹا اوسنے بت پرستی اور شرک پھیلایا اوسوقت سی عرب مین کفر پھیل گیا تھا مگر کچھہ لوگ اللہ کے پہچاننے والے بھی موجود تھی وہ لوگ تھوڑے تھے کافرونکا ہر طرف زور تھا مولانا جلال الدین سیوطی کی اور بہت علم والونکی تحقیق یہہ ہی کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دادا کفر سے بچے رہے اور اللہ کو پہچانتے رہے الغرض اللہ نے قرآن کو جو
سوتین مکہ مین اوتارین اونمین ایک بات یہہ بتلائی کہ اللہ کو اکیلا جانو اوسکا دوسرا کوئی نہین
ہی اوسوقت بہین دنیامین طرح طرح کا شرک پھیلا ہوا تھا سورۂ ص مین اللہ فرماتا ہی کہ کافرون
نے کہا کہ محمد نے تو سب خداؤنکو ایک خدا ٹھہرا دیا یہہ تو عجیب بات ہی ہمنے پچھلے دین مین نہین
سنی یہہ فقط بنائی ہوئی بات ہی اصل جڑ شرک کی یہہ ہی کہ اللہ تعالی جب ایک بندے کے ہاتھون
دوسرے بندیکو فائدہ یا نقصان دیتا ہی بیوقوف لوگ اللہ کو بھول جاتے ہین اور یہہ جانتے ہین کہ اس
بندے نے اپنے اختیار سے ہمکو فائدہ پہونچایا بس اوس بندیکو پوجنے لگتے ہین بعضے بے ایمان سورج
اور چاند اور تارونکو خود مختار جانتے ہین اور اونکی پوجا کرتے ہین عرب کے لوگ فرشتونکو اور جنونکو خود مختار
جانتے تھے اور اونکو پوجتے تھے اگلے زمانہ کے لوگونکی مورتین بناکر اونکو پوجتے تھے فرشتونکو کہتے تھے کہ معاذ اللہ
وہ اللہ کی بیٹیان ہین اور اونکو سفارش کا مختار جانتے تھے اور یہہ سمجھتے تھے کہ جیسے سفارش دنیا مین
بادشاہونکے پاس ہوا کرتی ہی کہ بادشاہ کسی سے ناراض ہوتا ہی اور اوسکو معاف کرنا منظور نہین ہوتا
امیر وزیر چاہتے ہین کہ پادشاہ کو منت عاجزی کرکے منالین اور اوس تقصیروار کو چھڑا لین وہ جانتے تھے
کہ اللہ کے یہان بھی ایسی سفارش ہوا کرتی ہی اللہ نے قرآن مین جابجا فرمادیا کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین
اور وہ عورتین نہین ہین اللہ نے کسیکو جنا نہین اللہ کی کوئی بی بی اور کوئی اولاد نہین ہی اور یہہ بھی
فرمادیا کہ اوسنے کسیکو بیٹا نہین بنالیا یعنے کسی بندیکو غلامی اور بندگی سے باہر نہین کیا فرشتے اور آدمی
اور جن سب اوسکے بندے اور غلام ہین اور یہہ بھی فرمادیا کہ میرے پاس میرے اذن بغیر کوئی
سفارش نہین کرسکتا یعنی اللہ کا ارادہ مقدم ہی جب وہ کسی بندے پر مہربان ہوتا ہی
خاص بندونکو سفارش کا اذن دیتا ہے تب وہ سفارش کرتے ہین اللہ نے فرشتونکے
حق مین سورۂ والنجم مین فرمایا کہ کتنے فرشتے ہین آسمانون مین کہ اونکی سفارش کچھ کام
نہین آتی مگر بعد اسکے کہ اللہ اذن دیوے جسکے لیے چاہے اور راضی ہووے
اور سورۂ انبیا مین فرمایا کہ اون لوگون نے کہا اللہ نے بیٹا بنالیا وہ اس سے پاک ہی بلکہ وہ بندے ہین

عزت دیئی ہوئی اوس سے بڑھ کر بول نہین سکتے اور وہ اوسکے حکم ہی کام کرتے ہین
اور سفارش نہین کرتے مگر اوس کی جس سے اللہ راضی ہوا اور وہ اوسکی خوف ہی ڈرتے ہین
سورہ سبا مین فرمایا کہ جن لوگونکو تمنے اللہ کا دوسرا ٹھہرایا وہ ایک ذرہ پر اختیار نہین
رکھتے ہین نہ آسمانون مین نہ زمین مین اور آسمان زمین مین اونکا کچھہ ساجھا نہین اور اونمین
سے کوئی اللہ کا کوئی مدد کرنیوالا نہین مطلب یہ ہے کہ اللہ کسی کام مین کسی کا محتاج
نہین اور سب بندے اوسکے محتاج ہین بندے جو کام کرتے ہین اوسکی مدد سی کرتے ہین
ہین اوسکی مدد کے ایک ذرہ کو کوئی ہلا نہین سکتا بندونکے جتنے طاقتین ہین سب اللہ ہی کے
دی ہین جو خاص بندے ہین فرشتے اور پیغمبر اور ولی وہ اللہ کے تابعدار ہین اونکو اللہ حکم
دیتا ہے کہ یہہ کام کرو اور باطن مین اونکی مدد کرتا ہی تب وہ کام اونسی بنتا ہی اور جو بندے
خاص نہین ہین اونکو ظاہر مین حکم نہین دیا کہ یون کرو مگر دلمین ارادہ ڈالدیا اور اپنی
قدرت سے اللہ تعالی نے وہ کام بندونکے ہاتھون بنا دیا اس حکم سی کوئی ذرہ خالی نہین اللہ کی سامنے
سب بے اختیار ہین صحیح بخاری مین ہے کہ بعضے آدمی بعض جنونکو پوجتے تھے سو وہ جن مسلمان
ہوے اور یہہ لوگ اونکو پوجتے رہے اونکی حق مین اللہ نے یہہ آیت اوتاری قل ادعوا الذین
زعمتم من دونہ یعنے کہدی ای محمد کہ تم پکارو اون لوگونکو جنکو تمنے ٹھہرایا ہی اللہ کا دوسرا
سو وہ نہین اختیار رکھتے ہین تمسے تکلیف دفع کرنیکا اور نہ احوال کی بدل دینی کا وہ لوگ
جنکو یہہ لوگ پکارتے ہین وہ ڈھونڈتے ہین اپنی رب کی طرف وسیلہ کہ کون اونمین کا
زیادہ نزدیک ہی اور امید رکھتے ہین اوسکی رحمت کی اور ڈرتے ہین اوسکے عذاب سے
یعنی وہ جن تو ایمان لائے اللہ سے ڈرتے ہین تم اونکو اللہ کا دوسرا کیون سمجھتے ہو وہ لوگ
جانتے تھے کہ وہ اپنے اختیار سی ہمکو بھلائی یا برائی پہونچا سکتے ہین اللہ نے جابجا قرآنکی
آیتون مین سمجھا دیا کہ نفع اور نقصان جتنا تمکو پہونچتا ہے سب اللہ کی طرف سی ہے
اور اوسیکے اختیار مین ہے نصاری اس شرک مین پھنسے ہوی تھے کہ حضرت عیسے نے جو مردے

جلاے تو معاذ اللہ اپنے اختیار سے اور اپنی قدرت سے جلائی اللہ نے اونکی قول کو جا بجا رد کر دیا اور فرما دیا کہ اونھون نے اللہ کے حکم سے مردے جلائے اور اللہ کے حکم سے بیمارونکو اچھا کیا اللہ کے خاص بندے اللہ کے حکم پہ چلتے ہین انا انزلنا مین فرمایا کہ فرشتے شب قدر مین اپنے مالک کی حکم سے ہر کام کے لیے اوترتے ہین سورۂ مریم مین حضرت عیسے کی پیدا ہونے کا احوال سنایا کہ دیکھو وہ یون مریم سے پیدا ہوئی ہین مریم کے بیٹے ہین اللہ کے بیٹے نہین اس سورہ مین فرمایا کہ یہ لوگ جو اللہ کے واسطے بیٹا پکارتے ہین اس بات پر لگتا ہے کہ کہ آسمان پھٹ پڑین اور زمین پھٹ جاوے اور پہاڑ ڈہے پڑین جناب محمد صلی اللہ علیہ سلم کو جا بجا فرما دیا کہ اے محمد تم کہدو کہ مجکو اللہ کے سامنے اختیار نہین سورۂ جن مین فرمایا کہ کہدے اے محمد کہ مین نہین اختیار رکھتا ہون تمھارے واسطے نقصان کا اور نہ بھلائی کا سورہ اعراف مین فرما دیا کہ کہدے اے محمد مین نہین اختیار رکھتا ہون اپنی جان کی لیے نفع کا اور نہ نقصان کا مگر جو اللہ چاہی یہہ اسیلیے فرما دیا کہ محمدی لوگ نصاری کی طرح ہمکو نچادین اور خوب یاد رکھین کہ جتنا فیض کھلا ہوا اور چھپا ہوا دین کا یا دنیا کا حضرت صلی اللہ علیہ سلم سی یا اور کسی پیغمبر سے یا ولی ہین ہمکو پہونچتا ہی وہ سب اللہ ہی کی حضرت سے ہی اللہ ہی اپنی اختیار سے اور اپنی قدرت سی اپنے پاک بندونکے ہاتھون وہ فیض پہونچاتا ہے فرشتونکو اور پاک بندونکو جہان حکم کرتا ہی وہان پہونچتے ہین جہان وہ نہین بھیجتا وہان کیونکر جا وین دیکھو جن لوگون پر اللہ اپنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض پہونچاتا ہی وہ لوگ آپ کے وقت مین ہون یا آپ کی بعد ہون دور ہون یا نزدیک ہون اونکو اللہ کے حکم سے آپ کا فیض پہونچتا ہی کیونکہ اللہ کے کام کو کوئی روک نہین سکتا اور جن لوگون سی اللہ نے آپ کا فیض روک لیا وہ آپ کے وقت مین ایک شہر مین رہے مگر فیض سی محروم رہی جس اللہ نے وہ فیض حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی پر اور ہزارون ایمان والون پہ نہ بہا دین

ڈالا وہی اللہ نے وہ فیض ابوجہل او ابولہب سے روک لیا یا اللہ اپنی رسول پاک کا اور
بقیہ سب پیغمبرون کا فیض اور ہمارے سب پیشوا اون کا فیض ہمپر ہمیشہ جاری رکھیو آمین
جو سورتین مکہ مین اوترین اون سورتون مین اللہ نے اگلے وقت کی پیغمبرونکا احوال بہت سنایا
اور کافرون کو ڈرایا کہ دیکھو جن لوگون نے اللہ کے سوا اورونکو پوجا اور پیغمبرونکا کہنا نمانا اونپر
کیسے کیسے عذاب آئے کہین لوگ طوفانمین ڈوبے کہین زمین اولٹ گئی اور اللہ نے پتھر
برسائی حضرت موسی کا احوال جابجا سنایا کیونکہ توراۃ مین آخری پیغمبر کا یہی بتادیا تہا کہ وہ
مانند موسی کی ہونگے اور اس مطلب کو اور کتابون مین صاف کہولدیا تہا کہ حضرت موسی
کیطرح آخری پیغمبر تلوار سے جہاد کرینگے اب قرآن مین حضرت موسی کا احوال باربار کہکر
سنایا اس پردہ مین اونکو سمجہایا کہ ایمان لاؤ نہین تو تمپر جہاد ہوگا جو سورتین مکہ مین اوترین
اون سورتون مین قیامت کا حال اللہ نے بہت صاف صاف سنایا توراۃ مین قیامت کا
ذکر تہا مگر انجیل پاک مین تہوڑا تہوڑا ذکر قیامت کا اور بہشت اور دوزخ کا اللہ تعالی نے صاف
صاف سنادیا تہا کیونکہ حضرت عیسی کے وقت مین قیامت نزدیک آگئی اب چہہ سو برس
اور گذرے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر ہین آپ کی بعد کوئی پیغمبر نہین آپکے
امت کی بعد کوئی امت نہین قیامت بہت نزدیک [illegible] قران مین اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو قیامت کا حال بہت کثرت سے سنایا اور صاف صاف بتلایا کہ یہی بدن جو مٹی اور
بہورا ہوجائیگا اسی کو اللہ اوسدن زندہ کردیگا اور روح کو اوسمین ڈالدیگا ایک حکم مین اگلی پچہلے
آدمیون اور جنون کو سب کو جلاویگا سب قبرون سے نکلینگے اللہ کا تخت دنیا مین اوترے گا
اللہ تعالی ابر کے سائبانونمین آویگا ساتون آسمانونکے فرشتے اوترینگے بہشت اور دوزخ سامنے
لایا جائیگا اللہ تعالے سب سے حساب لیگا فرشتے جو لوگونکے ساتھ رہتے ہین اور اچہے برے
سب کام جو لوگ کرتے ہین وہ سب لکہتے جاتے ہین وہ کاغذ سبکو دیا جائیگا کہ اسکو پڑہو حساب
کے بعد ایمان والی لوگ باغ بہشت مین داخل کیے جاوینگے جہان عمدہ سے عمدہ کہانا پینا پہننا

اور سب طرح کی نعمتین موجود ہین اور سب سی بڑی نعمت یہہ ہے کہ اللہ پردہ اوٹھادیگا اپنا
دیدار پاک دکھاویگا اور جو لوگ اللہ کے منکر ہین یا کسیکو اوسکا شریک جانتے ہین یا کسی فرشتے
یا کسی نبی کی یا اللہ کی کسی کتاب کے منکر ہین یا قیامت کے منکر ہین اونکو ہمیشہ دوزخکی
آگ مین رکھیگا حدیث مین فرمایا کہ وہ آگ دنیا کی آگ سی انہتر حصے زیادہ تیز ہی یا اللہ ہم سب
کو اور اونکو محمدی دین پر قائم رکھیو اور دنیا سے باایمان اوٹھائیو اور اوس آگ سی بچائیو آمین
جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے بہت سورتین مدینہ مین اوترین
اون سورتون مین قاعدے حلال اور حرام کی اور جو چیزین اللہ نی فرض کین ہین وہ بیان
فرمائین اول روز جسدن آپ مدینہ مین تشریف لائے اوسدن عبد اللہ جو سلام کی بیٹے تھے
اور یہودیون مین بہت بڑے علم والے تھے توراۃ شریف سی اور اگلی کتابون سے خوب واقف تھے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آپ سی تین باتین پوچھین آپنے
اوسیوقت بتلا دین وہ ایمان لائے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
اور عرض کیا یارسول اللہ یہودی لوگ جھوٹ بولنے والے لوگ ہین اگر میری ایمان لانیسی
واقف ہوجاوینگے میری حق مین جھوٹ بولینگے ابھی اونکو میرے ایمان لانیکی خبر نہین ہی
اونسے پوچھیے کہ عبد اللہ کیسا شخص ہے آپ نے یہودیون کو بلایا اور اونسے پوچھا
کہ عبد اللہ کیسا شخص ہی وہ بولے کہ وہ ہمارا سردار اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے اور ہم سب سے
زیادہ علم والا ہی اور اوس شخص کا بیٹا ہے جو ہم سب مین زیادہ علم والا تھا آپ نے فرمایا
بھلا اگر وہ مسلمان ہوجاوے وہ لوگ بولے کہ اللہ اوسکو اس بات سے بچاوے عبد اللہ
ایک طرف کو چھپ رہے تھے وہ نکل آئے اور بولے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان
محمدا رسول اللہ تب یہودیون نی کہا کہ عبد اللہ ہم سب مین بدتر ہے اور اوس شخص کا بیٹا ہے
جو ہم سب مین بدتر تھا یہودی لوگ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سی خوب واقف
تھے آپ کے پتے اور نشان جو توراۃ مین اور زبور مین اور حضرت شعیا کی اور اور پیغمبرونکے

صحیفون مین اللہ نے بتلائی ہین خوب جانتے تھے مگر اکثر یہودی ملادون کی دلمین یہہ جلن اور ڈاہ سما گئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قوم مین پیدا ہوی ہماری قوم مین نہوے اس جلن مین ایمان نلائے حضرت عیسے سے دشمنی کر چکے تھے اب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی دشمن ہو گئے اللہ تعالی سورۂ بقر مین یہودیونکی حق مین فرماتا ہی کہ غضب پر غضب کما لای یعنی اللہ کا دوہرا غضب اپنر نازل ہوا یہود یونپر جب رزق کی تنگی ہوتی تھی تب کہتے تھے کہ اللہ کا ہاتھ بندھ گیا اللہ نے اس کہنے پر اونکو پھٹکار دیا حضرت داؤد کی زبانی زبور مین اور حضرت عیسی کی زبانی انجیل مین اللہ نے بڑے بڑے غضب کے کلمے یہودیونکی حق مین فرمائے تھے اب جو سورتین قران کی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مدینہ مین اوترین جیسے سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران اور سورۂ نسا اور سورۂ مائدہ ان سورتون مین اللہ نے یہودیونکو ہر طرح ذلیل کیا طرح طرح سے اونکا سر توڑا جن یہودیونکو اللہ نے ایمان دیا وہ محمدی دین مین آئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت عیسی پر اور سب پیغمبرون پر ایمان لائے اللہ نے قرآن مین اونکی جا بجا تعریفین کین اور اونپر بڑی بڑی رحمتین نازل کین یہود اور نصاری مسلمانونسے کہتے تھے کہ تم بھی ہماری راہ پر آجاؤ اللہ نے قرآن مین اونکا جواب بتلا دیا کہ تم اونکو یون جواب دو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کلام ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا گیا اور جو کلام ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اونکی اولاد پر اوتارا گیا اور جو کلام موسی اور عیسی کو اور سب نبیونکو اللہ کی طرف سے دیا گیا اوس سب پر ہم ایمان لائے ہم اللہ کی تابعدار ہین سورۂ نسا مین اللہ نے فرما دیا کہ جو لوگ کہتے ہین کہ ہم ایک پیغمبر کو مانتے ہین اور ایک سے منکر ہین جو یہہ کہتے ہین وہ اصل کافر ہین ہمنے اونکی لیے ذلت دینے والا عذاب طیار کر رکھا ہی توراۃ کو اور انجیل کو یہود اور نصاری نے کہین کہین بدل ڈالا ہی اس باعث سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اول ان کتابونکے دیکھنے سے منع فرمایا تھا پھر آخر کو اذن دیا حضرت عبد اللہ جو عمرو عاص کے بیٹے تھے انھون نے آپ کی اذن سے توراۃ پڑھی اکھا جتاب[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم یہودیون کے مدرسہ مین تشریف لیگئے اور اونکی قلعی کرنیکے لیے توراۃ منگوائی
جب توراۃ آئی جس مسند پر آپ بیٹھے تھے اوسکو آپ نے کھینچ لیا اور توراۃ کو اوسپر رکھا اور
فرمایا کہ مین ایمان لایا تجھپر اور اوسپر جسنے تجکو اوتارا یا اللہ ہمی محمدی ایمان دلکا یقین اور زبان کا
سب کی سامنے اقرار جو تونے ہمکو قرآن مین بتلایا اسپر ہمکو قائم رکھیو اور اپنی سب پاک نبیون کی محبت
اور تعظیم اور ادب اور اپنی سب پاک کتابونکی محبت اور تعظیم اور ادب ہمارے دلون مین اور
زبانون مین قائم رکھیو آمین مدینہ کے یہودی آپ کے بڑے دشمن تھے مگر اللہ نے آپ کو انسے
بھی بچایا جسطرح مکہ کی کافرونکے ہاتھہ سے بچایا اور اپنے دین پاک کو غالب کیا حضرت سلمان
فارسی جو علم انجیل اور توراۃ کا خوب جانتے تھے اور عیسائی درویشونکی صحبت پائی ہوئی تھی اور ایک
عیسائی درویش نے اونکو پتہ اور نشان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے تھے اون نشانون سے
اونھون نے آپ کو پہچانا اور ایمان لائے اور ہجری ہوئی مدینہ مین اللہ تعالی کی طرف سے
آپ کو زکوۃ کا اور رمضان کے روزونکا حکم آیا اور حکم جہاد کا ہوا مکہ کی کافرون سے بدر کی میدان مین
لڑائی ہوئی آپ کے ساتھہ تین سو تیرہ مسلمان تھے اودھر سے ایک ہزار کافرونکا لشکر آیا
اللہ نے آپ کی دعا سے پانچ ہزار فرشتے مدد کو بھیجے فرشتون نے بعضے کافرونکو قتل کیا بعضونکو
مشکین باندھہ باندھہ کر ڈالدیا یہہ نشانی دیکھکر وہ لوگ ایمان لائے سورۂ انفال مین
اللہ نے اس لڑائی کا بیان فرمایا ہے مکہ کے کافرون نے نجاشی بادشاہ کی پاس حبش مین آدمی
بھیجے کہ جو مسلمان اوسکے ملک مین جارہے ہین اونکو پکڑ لادین جب یہہ لوگ وہان
پہونچے نجاشی نے حضرت جعفر طیار کو اور سب مسلمانونکو بلایا اور اس جھگڑے کا باعث
پوچھا حضرت جعفر طیار نے فرمایا کہ آگے ہم لوگ گمراہ تھے پتھر پوجتے تھے اب اللہ نے
ہم مین ایک پیغمبر کو پیدا کیا اور اپنا کلام اونپر اوتارا بادشاہ نے کہا کہ وہ کلام کچھہ ہمکو
سناؤ حضرت جعفر طیار نے کئی سورتین قرآن کی سنائین مکہ والون نے کہا کہ یہہ لوگ
معاذ اللہ حضرت عیسی کو برا کہتے ہین حضرت جعفر طیار نے سورۂ مریم بادشاہ کو سنائی

بادشاہ نی کہا کہ حضرت عیسی نے اس سے زیادہ اور کچھہ نہین کہاہی یعنی اپنی تئین اللہ کا
بندہ کہاہی اللہ کا شریک ہرگز نہین کہا اوس مجلس مین بہت عالم اور درویش جمع تھے
قران سنکر بہت روئی اور ایمان لائے مکہ کے کافر ناامید ہوکر چلے آئے دوسرے سال
اُحُد پہاڑ کی پاس لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ستر اصحاب شہید ہوئے حضرت حمزہ
اسی لڑائی مین شہید ہوئے بعد اسکے مدینہ کے یہودی مکہ کے بت پرستون سی ملکر اونکو مدینہ پر
چڑہالائے اس لڑائی مین آپ نی خندق کھودا آخر کو اللہ نے ایک اندھی فرشتونکی فوجونکی
ساتھہ بھیجی کافر سب بھاگ گئے یہہ ذکر اللہ نے سورہ احزاب مین کہاہی ہجرت سی چھٹی سال
آپ عمرہ کے واسطے مکہ کی طرف تشریف لے چلے مکہ کے کافرون نے آپ کو روکا آپ نے
اس بات پر صلح کرلی کہ اگلے برس عمرہ کو آوینگے اس سفر سے پلٹنے مین آپ پر اللہ نے
انا فتحنا اوتاری اور بڑی بڑی نعمتین اس سورہ مین آپ کو اور آپ کی امت کو عنایت فرمائین
پھر آپ نے بادشاہونکو پروانے لکھے اور قاصد بھیجے کہ مین اللہ کا بندہ اور اوسکا پیغام پہونچانیوالا
ہون تم ایمان لاؤ ایک پروانہ آپ نے حبش کی بادشاہ نجاشی کو لکھا جب آپ کا پروانہ اوسکو
پہونچا وہ تخت پرسے اوترکر زمین پر بیٹھہ گیا اور آپ کے پروانہ کو چوم لیا اور آنکھونپر رکھا اوس
پروانہ مین لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد کی طرف سے جو اللہ کا پیغام پہونچانیوالا ہی حبش کے
بادشاہ نجاشی کی طرف مین اللہ کی تعریف کرتاہون جو اپنی پیغمبرونکو نشانیونسی سچا کرتا ہے
گواہی دیتاہون کہ عیسی اللہ کی روح ہین یعنی اللہ کی بنائی ہوئی روح ہین اور اوسکا کلمہ ہین جو
مریم مین ڈالدیا وہ جو دنیا سی الگ پاکدامن محفوظ تھین پھر اللہ نی عیسی کو پیدا کیا جسطرح آدم کو اپنے
ہاتھہ سے بنایا بعد اسکے مین تجکو دین اسلام کی طرف بلاتاہون اور اس سے پہلے مینے تیرے پاس
اپنے چچا کے بیٹے جعفر کو بھیجاہے جو ابوطالب کا بیٹا ہے چاہیے کہ تو زبردستی چھوڑ دے اور
سیر اکہنا مان لے اور سلام اوسپر جو راہ بتانے سے مان لی نجاشی نے اوسیوقت کلمہ شہادت کا
پڑھا اور کہا اگر مجھسے ہوسکتا مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا ایک پروانہ آپ نے روم کے

بادشاہ کو لکھا جو نصرانی تھا جسکا قصہ صحیح بخاری مین ہی اوس پروانہ مین یہہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اوسکا پیغام پہونچانیوالا ہی ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہے
سلام اوسپر جو راہ بتانے سے مان لے بعد اسکے مین تجکو اسلام کی دعوت سے بلاتا ہون
تابعدار ہوجا تو سلامت رہے گا اللہ تعالی تجکو دوہرا اجر دیگا اور اگر تو منہ پھیرے گا تو گناہ رعیت کا
تجھپر ہوگا او اہل کتاب والو چلے آؤ ایک سیدہی بات کی طرف ہمارے تمھارے درمیان مین کہ ہم
کسیکو نہ پوجین سوا اللہ کے اور شریک نہ ٹھہراوین اوسکا کسیکو اور آپسمین ایک کو ایک
مالک نہ ٹھہرالیوی سوا اللہ کے پھر اگر وہ منہ پھیرین تو تم کہو کہ تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کی تابعدار ہین
روم کے بادشاہ نے مکہ کے لوگ جو اوسکے پاس تھے اونسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال
پوچھا اور کہا اگر تم یہہ حال سچا بیان کرتے ہو تو بیشک میرے ملک پر اونکا غلبہ ہوگا اور مین
جانتا تھا کہ وہ پیدا ہونیوالے ہین اور مجکو یہ معلوم نتھا کہ وہ تم مین سے ہونگے اور اگر مین جانتا
کہ مین اون تلک پہونچونگا تو بیشک مین اونسے ملنے کا ارادہ کرتا اور اگر مین اونکی پاس ہوتا تو بیشک
اونکے پانون دہوتا پھر بادشاہ نے سب نصرانیون سے کہا کہ تم اس نبی پر ایمان لاؤ تمھارا
ملک قائم رہیگا وہ لوگ یہہ سنکر بھاگے بادشاہ نے کہا مین تو تمکو آزماتا تھا کہ اپنی دین پر کیسے
مضبوط ہو اس بادشاہ نے رعیت کے ڈر سے اسلام قبول نکیا ایک پروانہ آپ نے خسرو
پرویز کو لکھا جو ملک فارس کا بادشاہ تھا وہ لوگ آگ کے پوجنے والے تھے اوسنے آپ کا پروانہ
پھاڑ ڈالا آپ نے یہہ سنکر بد دعا کی کہ اون لوگونکے بالکل پرزے پرزے اوڑجاوین باذان جو
خسرو کی طرفسے ملک یمن کا حاکم تھا اوسکو خسرو نے لکھ بھیجا کہ دو آدمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
بھیجدے کہ اونکو میرے پاس لاوین وہ دو آدمی آپ پاس آئے اور بہت سخت کلام کیا مگر آپکا
رعب اوپر ایسا چھا گیا کہ اونکا بند بند کانپنے لگا دوسرے دن پھر وہ آپ پاس آئے آپ نے
فرمایا کہ باذان کو خبر دو کہ میرے رب نے کل تیرے بادشاہ کو قتل کیا یہہ خبر باذان کو پہونچی پھر
اوسکے پاس خسرو کی بیٹے شیرویہ کا خط پہونچا کہ بیٹے خسرو کو مار ڈالا باذان نے اوسیوقت کلمہ پڑہا

اور مسلمان ہوا اور یمن کی لوگ اوسکے ساتھہ مسلمان ہوئی ایک پروانہ آپ نے مصر کی
بادشاہ نصرانی کو لکھا جب آپ کا پروانہ اوسکو پہونچا اوسنے اقرار کیا کہ یہہ وہی پیغمبر
ہین جنکی آنی کی حضرت عیسے نے خوشی سنائی ہی مگر رعیت کی ڈرسے یہہ بھی ایمان نہ لایا
ایک پروانہ آپ نے بحرین کی حاکم مُنذِر کو لکھا وہ آپکا پروانہ پڑھکر ایمان لایا اور محمدی
ہوا ایک پروانہ آپنے عُمان کے بادشاہ جیفر کو لکھا وہ اور اوسکا بھائی دونو ایمان
لائے اور محمدی ہوی ہجرت کے ساتوین برس آپ نے خیبر کی یہودیونپر جہاد کیا
اللہ نے آپ کو فتح دی اور خیبر حضرت علی کے ہاتھون فتح ہوا بہت سی عسائی درویش
حبش سی آئے آپ کی زبان پاک سے قرآن سُنکر روئے اور ایمان لائی آٹھوین سال
آپ فوج لیکر مکہ مین تشریف لے گئے بہت کافر قتل ہوی بہت مسلمان ہوی اللہ نی
آپ کو فتح دی بہت توڑے گئے تصویرین مٹائی گئین نوین سال ہر طرف سے فوج فوج
لوگ آتے تھے اور اللہ کے دین مین داخل ہوتے جاتے تھے اسی سال مین نجران کی
نصاری آپ پاس آئے اور حضرت عیسے کے مقدمہ مین اونھون نی بڑی بحث کی وہ کہتی تھی
کہ معاذ اللہ وہ اللہ کے بیٹے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھی کہ وہ اللہ کے
بندے ہین اونکی جواب مین اللہ نے سورۂ ال عمران کی سری کے آیتین آپ پر اوتارین
اور آپ کو حکم کیا کہ اونکو یون قائل کرو کہ ہم تم عورتون اور لڑکون سمیت جمع ہوکر دعا کرین
کہ جھوٹون پر عذاب آجاوی پادریون نے سوچا کہ اسطرح فیصلہ کرنیمین بیشک ابھی ہمپر
عذاب آجاوی گا اونھون نے اس فیصلہ کو قبول نکیا دسوین سال آپ حج کیوا سطے
تشریف لیگئے اس حج مین آپ نی بڑی بڑی نصیحتین امت کو فرمائین ہزارون آدمی
جمع تھے اللہ کے حکم بڑی بڑی تاکیدون سی سبکو پہونچائی اس دس برس کی عرصہ مین
بڑی بڑی نشانیان آپکی سچائی کی اللہ نے اپنے بندونکو دکھلائین اکثر ایسا ہوا کرتا تھا
کہ آپ کی دعا سے تھوڑے سے کھانیمین سیکڑون آدمی پیٹ بھر کر کھا لیتے تھے اور کھانا

اوتنا ہی رہتا تھا اور تھوڑے سے پانی مین سیکڑون آدمی وضو کر لیتے تھے اور پی لیتے تھے اور
وہ پانی اوتنا ہی رہتا تھا آپ کے ہاتھہ لگانے سے بیمارونکو اللہ شفا دیتا تھا جسکے بدن مین
کوئی شیطان گھس جاتا تھا اوسکے سینے پر آپ ہاتھہ مارتے تھے اور کہتے تھے ای اللہ کے
دشمن نکلجا اللہ اوس دیو کو انسان کے بدن سے دفع کر دیتا تھا اور انسان چنگا ہو جاتا تھا
آپ کے بالون کو اور آپ کے کپڑے کو لوگون نے آپ کے بعد تبرک جانکر رکھہ چھوڑا تھا
آپ کے بال اور آپ کا کپڑا دھوکر بیمارونکو پلاتے تھے اللہ اپنے رسول پاک کی برکت سے
شفا دیتا تھا اسطرحکی نشانیونکا بیان صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور ترمذی اور دارمی وغیرہ حدیث کی
کتابون مین جابجا موجود ہی امام بیہقی نے دلائل النبوۃ کتاب انہی بیان مین لکھی ہی آپ کے بعد
اصحابون نے اور اونکے بعد ہر زمانہ کے پاکدل لوگون نے آپ کو کسی نے خواب مین کسی نے کیطرح
بہت کثرت سے دیکھا اور بہت بیمارونکو آپکی دعا اور برکت سے اللہ نے شفا دی اور بڑے
بڑے فیض آپ کے اللہ نے اپنے بندونکو پہونچائی یہہ معاملہ اوسوقت سے اسوقت تک برابر جاری ہی
آپ کی امت مین جو ولی اللہ کے ہین اونکی برکتین اللہ نے اونکی زندگی مین اور اونکے بعد
اونکی پاک ارواحونکی برکتین اور طرح طرح کے فیض اللہ نے برابر جاری رکھی ہر زمانہ مین بڑے بڑے
سچے لوگ ان باتونکی گواہی دیتے رہے اور کتابون مین اون معاملونکو لکھتے رہی یا اللہ حدیث
شریف کی کتابونکا اور اولیاؤنکی کتابونکا یقین ہمارے دلونمین قائم رکھیو آمین اب یہہ ذکر ہی
کہ اللہ نے بعضے حکم جو ایک پیغمبر پر بھیجے تھے دوسرے پیغمبر کے وقت مین موقوف کر دئے
ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین بعضے حکم اول بھیجے پھر موقوف کر دئے
اب آپ سے پچھلے حکمون پر سبکو چلنا چاہیے جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے نے جو جو حکم
اگلے پیغمبرون کو فرمائے تھے وہی حکم جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائے
قران اور حدیث کے حکم بہت سے موافق توراۃ کے ہین بہت سے موافق انجیل کے
بہت حکم حضرت ابراہیم کی شریعت کے موافق ہین شریعت محمدی مین سب شریعتین

اللہ نے اکٹھی کردین مگر بعضے بعضے حکم موقوف کردئے اور بدل دیی یہہ قاعدہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے حضرت موسیٰ کی شریعت مین بہت چیزین اللہ نے حرام کردین تھین جو پہلے حلال تھین اونٹ کا گوشت اور گای بکری کی چربی حرام کردی تھی پھر حضرت عیسیٰ کی شریعت مین بعضی چیزین حلال کردین اب محمدی شریعت مین اونٹ کا گوشت اور گای بکری کی چربی حلال کردی تصویر بنانا اور شراب پینا اگلی شریعتوں مین حرام نہین تھا اب محمدی شریعت مین تصویر بنانا حرام کردیا اور شراب کو قرآن مین فرمادیا کہ ناپاک ہے شیطان کی کام مین سی ہی تم اس سی بچو الغرض بہت سی حکم قرآن مین آئے اور بہت حکم حدیث مین اونکی قرآن کے سوا اور بھی حکم اللہ کی حضرت جبرئیل لایا کرتی تھی حدیثون مین جابجا یہہ ذکر آتا ہے کہ حضرت جبریل آئی اور اللہ کا یہہ حکم لائی قرآن اور حدیثون مین یہہ فرق ہی کہ قرآن کو نماز مین کھڑے ہوکر پڑھنے کا حکم ہے اوسکی جگہہ پر حدیث نہین پڑھہ سکتی پہلے پہلے آپ نی حکم کیا تھا کہ قران کی سوا مجھسے سنکر کوئی چیز مت لکھو پھر آخر کو آپ نی حدیثونکے لکھنے کا بھی اذن دیا بعض بعض لوگون نی کچھہ کچھہ حدیثین لکھہ رکھین اور اکثرون نی دلمین خوب یاد رکھین آپکی بعد دن بدن حدیثونکی لکھنے کی کثرت ہوتی گئی یہانتک کہ آپ کی سو برس بعد امام مالک کی موطا اور محمد بن اسحاق کی مغازی اور موسی ابن عقبہ کی مغازی اور بہت کتابین طیار ہوئین اور امام ابو حنیفہ نے بہت حدیثین جمع کی تھین وہ حدیثین اونکی شاگردونکی کتابون مین ملتی ہین پھر امام شافعی نے بہت حدیثین جمع کین پھر امام احمد نے اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے اور اونکی سوا بہت ہمت والون نی شہرون شہرون گشت کرکے جدا جدا حدیثونکو ایک جگہہ جمع کرکے یہہ کتابین طیار کین جنکے دیکھنے سے اوسوقت کا سارا حال اسوقت مین آئینہ کی طرح دکھائی دیتا ہی جن لوگون نی حدیثین لکھین یون لکھین کہ ہمنے یہہ حدیث اوس شخص سی سنی اوسنی اوس سی سنی اوسنی اوس سے سنی یہانتک کہ اوس شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ بات سنی یا یہہ معاملہ آپ کا دیکھا اگر بیچ والے سب ثقہ اور معتبر اور سچی ہین یاد داشت کی بڑی پکی ہین تو وہ

سند پکی ہی اور اگر بیچ والون مین سی ایک شخص کی بھی ثقاہت اور معتبری مین کچھ شبہہ ہے یا اوسکی یاد مین خلل ہی باتین بھول بھول جاتا ہی تو وہ سند کچی ہے کچی سند پر بعضے عالم اوسوقت سے عمل کرتے تھے بعضے نہین کرتے تھے امامونکی امام ابو حنیفہ نی یہہ قاعدہ باندھا کہ جس حدیث کی کچی سند ہو اوسکو بھی نہ چھوڑو ایک مسلمان گواہی دیتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہی پھر ہم اوس بات کو کیون چھوڑین اب یہہ بیان ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ایک کام کیا اور پھر چھوڑ دیا اور منع نہین کیا وہ یقینی موقوف نہین ہوا کیسیئے اوسکو موقوف سمجھا کسی نے موقوف نہین سمجھا اب جاننا چاہیے کہ قرآن اور حدیث مین ایسا بھی ہوا ہے کہ پہلے اللہ نے ایک حکم بھیجا چندروز کی بعد اوسکو موقوف کر کی دوسرا حکم بھیجا اب دوسرے حکم پر عمل کرنا سب پر فرض ہی پہلے پہلے اللہ کا حکم یون تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر اللہ کا حکم قرآن مین یون آیا کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو اب جو کوئی بیت المقدس کی طرف نماز پڑھیگا وہ دین محمدی سے باہر ہو جائیگا اور اللہ کی حکم کا منکر اور کافر ٹھہریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہلے متعہ کا یعنی مدت ٹھہرا کر نکاح کر لینے کا اذن دیا آخر کو آپ نی فرمایا کہ اللہ نے اسکو حرام کر دیا قیامت کی دن تک اب جسنی متعہ کیا وہ بدکار ہی اور حرامکار ٹھہرا مگر یہہ بات جب ہی ہی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حکم کو صاف صاف منع فرما دیا ہو اور بہت جگہہ ایسا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور پھر نکیا اور منع بھی نہین کیا ایسی جگہہ پر آپ کے اصحابون مین بعضے یون سمجھتے تھے کہ آپ نے یہہ کام چھوڑ دیا ہمکو بھی چھوڑ دینا بہت مناسب اور بہت افضل ہی اور بعضے یون سمجھتے تھے کہ آپ نی منع نہین فرمایا اس کام کا کرنا اور نکرنا دونو درست ہی آپ کا دستور تھا کہ جب جنازہ کو دیکھتے تھے تو تعظیم کھڑے ہو جاتے تھے پھر ایسا ہوا کہ جنازہ چلا گیا آپ بیٹھے رہے بہت لوگون نے یون مناسب سمجھا کہ اب کھڑا ہونا نچاہیے آپ نے کھڑا ہو جانا موقوف کر دیا امام ابو حنیفہ

اور امام مالک اور امام شافعی کا بھی قول ہے اور بعضون نے کہا کہ آپ نے کھڑے ہونیکو منع نہیں فرمایا چاہیے کھڑا ہوجاے چاہے نہ کھڑا ہو امام احمد نے یہی قول پسند کیا ہے نماز کے اندر بہت فعل ایسے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اول اورطرح پر کیا اخر مین اورطرح پر کیا بہت سے اصحابون نے آخری فعل کو افضل اور بہتر سمجھکر اختیار کیا اور بعضون نے دونو کو درست سمجھا بعض جگہہ حدیث کی کتابون مین صاف لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل یہ تھا اور جہان صاف نہیں لکھا وہان آپکا آخری فعل اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس فعل کا آپ کی بعد آپ کے اصحابون مین زیادہ رواج رہا ہے علم والے لوگ اوسی کو آخری فعل سمجھتے ہین کیونکہ آپ کی اصحابون کا دستور تھا کہ آخری فعل کو اختیار کرتے تھے اور اوسی پر زیادہ عمل رکھتے تھے حضرت عمر نے اپنے حکومت کے زمانہ مین مسعود کے بیٹے حضرت عبد اللہ کو کوفہ مین بھیجا بعد اسکی حضرت علی اپنی حکومت کے زمانہ مین کوفہ مین تشریف لائے کوفہ کی لوگون نے ان دونو سے بہت تعلیم پائی سو مسعود کے بیٹے حضرت عبد اللہ کا طریقہ نماز مین یہہ تھا کہ فقط نماز کے شروع مین اللہ اکبر کہتے ہین دونو ہاتھ اوٹھاتی تھی پھر باقی نماز مین ہاتھ نہین اوٹھاتے تھے اور بسم اللہ اور آمین چپکے سے کہتے تھے اور فجر کی نماز مین قنوت نہیں پڑہتے تھے اور وتر کی نماز مین تیسری رکعت مین رکوع سے پہلے قنوت پڑھا کرتے تھے اور عید کی نماز مین پہلی رکعت مین الحمد سے پہلے تین بار اللہ اکبر کہتے تھے اور دوسری رکعت مین رکوع سے پہلے تین بار اللہ اکبر کہتے تھے اور حضرت عبد اللہ دین کی باتو مین بہت بڑی سمجھ دار تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتونکا انکو بڑا دھیان رہتا تھا سو کوفہ مین حضرت عبد اللہ بن مسعود کا طریقہ تھا وہی طریقہ امام ابو حنیفہ کے وقت تک چلا آیا امام ابو حنیفہ نے اونکی اوستادون نے یہی سمجھا ہے کہ جو کچھ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے اور حضرت علی نے کیا ہے وہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل ہے اوسی پر عمل کرنا نہایت افضل اور

بہت بہتر ہے مگر حضرت صلی اللہ وسلم کے خاص اصحابون مین بعضے ایسے بھی تھی کہ آپ کی
پہلے فعلون پر بھی عمل کرتے تھے اور یہہ سمجھتے تھے کہ پہلے فعل کو آپ نے منع نہین فرمایا وہ بھی
درست ہے حضرت عبد اللہ جو حضرت عمر کے بیٹے تھے نماز مین رکوع کی وقت اور رکوع سے
اوٹھتے وقت بھی ہاتھونکو اوٹھاتے تھے اور اونکا ہر بات مین یہی دستور تھا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا کوئی فعل نہین چھوڑتے تھے جب تک آپ نے صاف منع نکردیا ہو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت اصحابون نے آمین پکار کر کہا ہے اور بعضون نی بسم اللہ
بھی پکار کر پڑہی ہے حضرت عمر کے بیٹے حضرت عبد اللہ کا اور زبیر کے بیٹے عبد اللہ کا اور
حضرت ابو ہریرہ کا اسپر عمل تھا مگر اکثر اصحابون کا عمل اسپر رہا ہی کہ بسم اللہ چپکے سے
پڑہتے تھے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی کا عمل اسی پر تھا اس سے
معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر مین اسی پر عمل رہا ہی تبہہ تو بڑے بڑے اصحابون
نے اسکو اختیار کیا ہی مگر اصحابون مین ان باتونکے باعث سے آپسمین پھوٹ نہین پڑی اور
کسی طرح کا جھگڑا نہین ہوا سبکے دل ایک رہے اور جماعت ایک رہی باللہ ہمکو اونہین کی راہ
رکھیو آمین ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر اصحاب جو اللہ کی راہ مین پڑے مضبوط تھے
ایک جگہہ چلے جاتے تھے کافرون نے اونکو دھوکا دے کر بلایا اور سبکو شہید کیا آپ کو
اونکے شہید ہونیکا نہایت غم ہوا مہینا بھر آپ نے پانچون نمازون مین پچھلی رکعت مین
رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر قنوت پڑہا اور کافرونکو بددعا دی بعد اسکے اللہ نے
یہہ آیت بھیجی لیس لک من الامر شیٔ او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون یعنی تجکو اسی معاملہ مین
کچھہ اختیار نہین یا اللہ اونکو توبہ دیگا یا اونکو عذاب دے گا کہ وہ بی انصاف ہین اللہ نے بددعا کرنیکو
منع کر دیا جن لوگونکا نام لیکر آپ نے بددعا کی تھی وہ مسلمان ہوئے ایک مرتبہ کچھہ مسلمان
کافرونکی قید مین تھے آپ نے اونکی خلاصی کے لئے وقت مین دعا کی آپ کی بعد حضرت عمر کا دستور
تھا کہ لڑائی کے وقت قنوت پڑہا کرتے تھے حضرت علی نے بھی لڑائی کے وقت قنوت پڑہا ہے

حضرت علی کے بعد کچھ لوگون نے بغیر لڑائی کے یون بھی فجر کی نمازین
قنوت پڑھنا شروع کردیا شاید اونھون نے یہ سمجھا ہوگا کہ جب لڑائی کے وقت
درست ہے تو یون بھی درست ہے پھر اس مین علم والون کا اختلاف رہا
بعضون نے قنوت پڑھا بعضون نے بغیر لڑائی کے وقت کی بے سبب
پڑھنے کو بدعت سمجھا ہدایہ مین لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اور اونکے
شاگرد امام محمد نے فرمایا ہے کہ اگر امام قنوت پڑھے تو مقتدی
کو چاہیے کہ چپکا کھڑا رہے قنوت نہ پڑھے امام کے دوسرے شاگرد امام ابویوسف
فرماتے ہین کہ امام کے ساتھ قنوت پڑھ لے عید کی نماز مین امام محمد
نے اپنی موطا مین لکھا ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے پہلی رکعت مین سات
تکبیرین الحمد سے پہلے کہین اور دوسری رکعت مین الحمد سے پہلے پانچ
تکبیرین کہین امام محمد لکھتے ہین کہ عید کی تکبیرون مین اختلاف ہے
تم جسپر عمل کرو وہ اچھی بات ہے مگر ہمارے نزدیک افضل بات وہی
ہے جسپر عبداللہ بن مسعود کا عمل تھا اور امام محمد مبسوط مین لکھتے ہین
کہ اگر تین سے زیادہ تکبیر کہے تو بھی کچھ نقصان نہین امام محمد اپنے
موطا مین لکھتے ہین کہ قاسم جو حضرت ابوبکر صدیق کے پوتے ہین اون سے
کسی نے پوچھا کہ امام کے پیچھے پڑھین یا نہ پڑھین اونھون نے فرمایا کہ اگر پڑھوگے
تو کچھ لوگون نے پڑھا ہے جنکی بات مانی جاتی ہے اور اگر نہ پڑھوگے
تو کچھ لوگون نے نہین پڑھا ہے جنکی بات مانی جاتی ہے اور قاسم خود
اونھین لوگون مین تھے جو نہین پڑھتے ہین عصام جو یوسف کے
بیٹے تھے امام ابویوسف کے رفیقون مین تھے وہ نماز مین رکوع کے
وقت اور رکوع مین اوٹھتے وقت ہاتھ اوٹھاتے تھے

اِس طرح کی باتین ہمارے اماموں کی کتابون مین بہت ہین جس سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل کو بہت افضل اور بہتر جانتے تھے
مگر اول فعل پر جو کوئی عمل کرتا تھا اوسکو شدت سے منع نہین کرتے تھے اور نماز
سب کے ساتھہ پڑھہ لیتے تھے کیونکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتون کو منع نہین کیا ہے یہہ اختلاف اللہ کی
رحمت ہے صاف منع نہ کرنے مین یہی اشارہ ہے کہ کوئی یون سمجھے کوئی یون
سمجھے مگر نیت سب کی یہی رہی کہ ہم اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر چلتے ہین
اس نیت سے سب کام مقبول ہین اللہ کی یہہ رحمت ہے کہ اللہ نے قران مین
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مین بعضی ایسے لفظین فرمائین
جس مین دونو مطلب نکلتے ہین اس مین یہہ اشارہ ہے کہ جسکی نیت تابعداری
کی ہے وہ یون سمجھا یا یون سمجھا اوسکا عمل مقبول ہے اللہ نے وضو مین فرمایا کہ ہاتھون کو
کہنیون تک دھوؤ تیمم مین کہنیونکا نام نہین لیا اتنا ہی فرمایا کہ اپنے منہ اور ہاتھونکو مل لو بعضو نے
سمجھا کہ جو مطلب وضو مین تھا وہی مطلب یہان بھی ہے کہ ہاتھون کو کہنیون تک ملو بعضون
نے سمجھا کہ یہان کہنی کا نام نہین لیا کہنی تک ہاتھہ نہ پہونچا تو بھی تیمم ہوگیا ایسا اختلاف حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین بھی ہوا اور آپ نے کسیکو کچھہ نکہا صحیح بخاری مین ہے کہ ایکبار
آپ نے کافرون سے لڑنے کے لیے فوج بھیجی اور اونسے فرمادیا کہ عصر کی نماز ہرگز کوئی نہ پڑہے
مگر جب قوم قریظہ مین پہونچ لے رستے مین بعضی یون سمجھے کہ آپ کا مطلب یہہ تھا کہ ایسے
جلد جائیو کہ عصر کی وقت پر وہان پہونچو اور عصر وقت پر پڑہو اور جب ہم وقت پر نہ پہونچ سکے
تو آپ کا یہہ مطلب نہین تھا کہ نماز کو قضا کیجیو یہہ سمجھکر اون لوگون نے رستے مین نماز پڑھہ لی اور
بعضون نے کہا کہ آپ نے تو یہی لفظ فرمایا ہے کہ نماز عصر کی وہین جاکر پڑھنا ہم تو عصر وہین پہونچکر
پڑھینگے وقت رہے یا جاتا رہے اون لوگون نے وہان پہونچکر عصر پڑھی آپ نے جب یہہ حال سنا

دونو فرقون پر کچھ سختی نہین فرمائی معلوم ہوا کہ آپ کا حکم ماننا دونو کی نیت مین تھا
اس نیت سے دونو کا فعل اللہ نے قبول کیا یہی سمجھ کر حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحابون نی اور اونکی راہ پر چلنے والون نی ایسی باتون مین زیادہ بحث نہین کی اور
سب کو اچھا سمجھا اسی باعث سے اونکی جماعت ایک رہی عداوت اور پھوٹ سی
اللہ نے اونکو پاک رکھا یا اللہ ہمکو اونہین کی راہ پر رکھیو اور آخری زمانہ کے فتنون اور
فسادون سے بچائیو آمین یا اللہ اپنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سب فعلون اور
اور سب قولونکی محبت اور تعظیم اور ادب ہماری دلون مین قایم رکھیو اور ہمدی ایمان پر
ہمارے دلونکو ثابت رکھیو آمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتون کو
مسجد مین جانیسے منع نکرو آپ نے اسکی بہت تاکید نہین کی تھی آپ کی بعد اصحابون نی
دیکھا کہ اب آپ کا سا وقت نرہا عورتونکی وضع بدل گئی حضرت عائشہ نی فرمایا کہ جو نئی
نئی باتین اب عورتون نے نکالی ہین اگر یہہ باتین آپ دیکھتے تو بیشک اونکو مسجد مین
جانیسے منع کر دیتی صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت عمر کی بی بی مسجد مین جاتی تھین لوگون نے
اونسے کہا تمھارا مسجد مین جانا حضرت عمر کو ناگوار ہی نہ جاو وہ بولین اگر اونکو گوار ہی تو منع
کیون نہین کرتے لوگون نی کہا کہ اسلیے منع نہین کرتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ عورتونکو مسجد مین جانیسے منع نکرو ای ایمانوالو دیکھو حضرت کی حدیث کا جتنا ادب
کرو اوتنا تھوڑا ہی حضرت عمر نے صاف منع نکیا اگرچہ یہہ منع کرنا بھی حضرت ہی کی مرضی کے
موافق تھا کیونکہ وہ زمانہ ویسا نرہا تھا حضرت عبد اللہ جو حضرت عمر کے بیٹے تھے اونھون نی
ایکدن یہہ حدیث بیان فرمائی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتونکو مسجد مین
جانیسے منع نکرو اونکی صاحبزادی بول اوٹھی کہ ہم تو منع کرینگے حضرت عبد اللہ اپنی بیٹی پر
بہت غصہ مین آئے اور بہت سخت باتین سنائین اور پھر ساری عمر بیٹی سے نہ بولی اور
بات نکی امام ابو یوسف کے سامنے ایک شخص نی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو سی

بہت رغبت تھی دوسرا شخص بولا کہ مجکو کدو سی رغبت نہین امام ابو یوسف بولی جلاد کو
بلاؤ تلوار لاؤ یہہ شخص دین سے پھر گیا اوس شخص نے توبہ کی اور کلمہ پڑھا تب اوسکو
چھوڑا ان سب باتونکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون نے اور اونکی
بعد اور اماموں نے ہرگز یہہ نہین کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتونمین جو چاہا
اوسکو لے لیا اور جو جی چاہا چھوڑ دیا یہہ تو کھلا ہوا کفر ہی وہ لوگ کفر کی مٹانے والے اور ایمانکی
پھیلانے والے تھے جو حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود موقوف نہین کیا اوسکو آپکی
بعد کوئی موقوف نہین کرسکتا وہ حکم قیامت تک باقی ہی صحیح مسلم وغیرہ مین ہی کہ حضرت عمران
جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون مین تھے اونہون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے یون فرمایا ہی ایک شخص بول اوٹھا کہ حضرت لقمان کی حکمت مین یون لکھا ہی
حضرت عمران اوس شخص پر نہایت غصہ مین آگئے اور غصہ کے مارے کانپنے لگے اگر کسی کو
یہہ کہنا منظور ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مطلب اوس امام نے یون
سمجھا ہی تو لازم ہی کہ اس بات کو صاف بولے اور یون کہے کہ حضرت صلی اللہ وسلم کی
حدیث ایمان ہی مگر مطلب اسکا اوس امام نے یون سمجھا ہی یا یہہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اول اول کیا ہی آخر مین چھوڑ دیا ہی یون نکہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یون فرمایا اور امام نے یون کہا اور یون بھی نکہے کہ ہمارا عمل حدیث پر نہین بلکہ امام کی قول
پر ہی فتاوی خلاصہ مین لکھا ہے کہ یہہ کلمہ کفر کا ہے اسمین بے ڈھب مطلب نکلتا ہے
ایسی بے ڈھب لفظون سے ہمارے اماموں نے خصوصاً امام ابو حنیفہ نے اور اونکے
شاگردون نے بہت روکا ہی کہنا یون چاہیے کہ عمل ہمارا قران اور حدیث پر ہی مگر اصل مطلب قران
اور حدیث کا وہی ہی جو ہمارے پیشواؤن نے سمجھا ہی اسلیے ہم اونکا قول لیتے ہین اللہ تعالی قران مین
فرماتا ہی اے ایمان والو اپنی آوازین بلند نکرو نبی کی آواز کی اوپر اور چلاؤ اونسے بات کرکے جسطرح
ایک پر ایک چلاتے ہو ایسا نہو تمھارے اعمال اکارت ہو جاوین اور تمکو خبر نہو حضرت شیخ

محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحات مکیہ مین لکھتے ہین کہ ہمارے زمانہ کے لوگ۔ اسطرف سے اندہے ہوگئے ہین
کہ جو کوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرتا ہی اوسپر آواز بلند کرنے ملاور یہہ سمجھتے ہین کہ دینکی
مدد کرتے ہین یا اللہ اب تو وہ وقت آگیا جسکی تیری رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی
کہ ایک وقت آویگا کہ اسلام کا فقط نام رہجاویگا اور قران کے فقط حرف رہجاینگے مسجدین
اونکی آباد ہونگی اور راہ کی سوجھنے سے ویران ہونگے اونکے علم والے اون سب لوگون سے
بدتر ہونگے جو آسمان کے نیچے ہین اونہین کے پاس سے فتنہ نکلیگا اونہین مین پلٹ جایگا
یا اللہ ان فتنون سے ہمکو بچائیو یا اللہ اب تو بہت لوگونکے دلمین جم گیا کہ ایمان ہمارے
دلمین ہے زبان سے جتنا چاہین کفر بکین اور قلم سے جو چاہین لکھین ایمان نہین جاتا
یا اللہ ایمانکو ہمارے دلونمین اور زبانون مین قایم رکھیو آمین یا اللہ یہہ لوگ تیری فرشتونکے
اور تیرے پیغمبرونکے اور تیری کتابونکے دشمن ہین اور قیامت اور بہشت اور دوزخ کی منکر ہین
اونکے سایہ سے ہمکو بچائیو آمین اے ایمان والو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ نے
دنیا سے اوٹہا لیا آپ کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اور حضرت علی
نے ملک شام اور ملک روم اور ملک مصر اور ملک ایران اور ملک بابل پر جو عراق کہلاتا تھا
خوب جہاد کیا کفر کو مٹایا اسلام کو پھیلایا شہر بابل بالکل ویرانہ ہوگیا اور پھر آباد نہوا جیسا کہ
اللہ نے اپنے نبیونکو خبر دی تھی اور بیت المقدس مسجد کو حضرت عمر نے کوڑے کرکٹ سے
پاک کر کے آباد کیا اللہ کے فضل سے آج تک آباد ہی اللہ نے اپنے سب وعدے پورے کیے
ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تلک کا سارا حال اللہ کے حکم سے بتلادیا
ہے اب زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا بہت نزدیک ہے جو جو نشانیان اوس زمانہ کی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہین وہ سب موجود ہین مگر امام مہدی کو اللہ چاہیے
تو وہی لوگ خوب مانینگے جو حدیث کی کتابونکو معتبر جانتے ہین اور جو لوگ کہتے ہین کہ ان کتابونکو
معاذ اللہ کچھ اعتبار نہین جو یہہ کہتے ہین وہ امام مہدی کو کیونکر پہچانینگے ہان جو لوگ

حدیث کے لکھنے والون کو سچا جانتے ہین اور جن لوگون نے شہرون شہرون پھر کر طرح طرح کی محنتین اوٹھا کر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین جمع کین اون کو دل سے مانتے ہین او رپکی سند سے جو حدیث مانی ہے اوس کے لکھنے والونکو اور یاد رکھنے والونکو معتبر جانتے ہین وہ اللہ چاہیگا تو امام مہدی علیہ السلام کو بھی خوب پہچانینگے حدیث کی کتابون مین امام مہدی کا ذکر بہت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اور آپ کے اصحابونکی زبانی اور اصحابونکی شاگردون کی زبانی بہت کچھہ بیان ہے خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ آپ اللہ کی ولی ہونگے اور بادشاہ عادل ہونگے آپ کا ظہور مکہ مین ہوگا نصاری سے بڑی بڑی لڑائیان لڑینگے جو لوگ آپ کے ساتھہ ہوکر لڑینگے یا شہید ہونگے اونکو بڑے بڑے درجے ملینگے آپ کے وقت مین پورب کے ملک سے دجال نکلیگا اوسکی خبرین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کثرت سے دین ہین اور اپنی امت کو دجال سے بہت ڈرایا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین اور حدیث کی کتابون مین بہت کثرت سے اوسوقت کا بیان ہے یا اللہ ان کتابونکا یقین ہمارے دلونمین قایم رکھیو اور دجال کے فتنہ سے ہمکو بچائیو دجال ایک کافر آدمی ہوگا فوجین شیطانون کی اوس کے ساتھہ ہونگی اوس کے نکلنے سے پہلے تین برس کا قحط پڑچکا ہوگا وہ کھانا پینا لیکر نکلیگا اور لوگونکو پکاریگا کہ مین تمہارا پروردگار ہون اے میرے بندو میرے پاس آؤ بیوقوف لوگ دوڑینگے کہ ہمارا اللہ زمین پر اوترا ہے بہت لوگ اوسکے ساتھہ ہوجاوینگے اور سمجھین گے کہ یہی ہمارا اللہ ہی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہین ہے وہ گنوار آدمی سے کہیگا کہ مین تیرے ماں باپ کو زندہ کردون تب تو تجھکو یقین آویگا کہ مین تیرا پروردگار ہون وہ کہیگا ہان پھر دو شیطان اوس شخص کی مان باپ کی صورت بنکر آوینگے اور کہینگے اے بیٹا یہہ تیرا پروردگار ہے تو اوسکی تابعداری

کراسطرحکی بہت سے ہوتے ہین کرشعبدہ دکہاویگا بعضے لوگ ایسے بھی ہونگے جو کہینگے کہ ہم
جانتے ہین دجّال جہوٹا ہے مگر ہم تو اوسکے پاس کہانا کہانے کی لیے جاتے ہین جب اللہ کا
عذاب اویگا اون سب پر آویگا سنن ابوداود مین ہے کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص دجّال کی خبر سنے وہ اوس سے الگ رہے کہ قسم اللہ کی مرد اوسکے پاس
آویگا اوسکا گمان یہہ ہوگا کہ مین ایمان والا ہون پھر وہ اوسکا تابع ہوجاویگا اون شبہون کے
باعث سے جو وہ اوٹھاویگا صحیح مسلم مین ہے کہ لوگون نے پوچھا کہ اوسکا ٹھہرنا زمین مین
کب تک ہوگا آپ نے فرمایا چالیس دن ایک دن ایک برس کے برابر اور ایک دن ایک
مہینے کے برابر اور ایک دن ایک اٹھوارے کے برابر اور باقی دن تمھاری دنون کی طرح ہیں
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دن جو ایک برس کے برابر ہوگا بہلا اوسمین ہمکو
ایک دن کی نماز کفایت کریگی آپ نے فرمایا اوسکا اندازہ کرلینا اسکا یہہ مطلب ہی کہ فجر کی بعد
جتنی دیر کے بعد ظہر پڑہتے ہو اوتنی دیر کے بعد ظہر پڑہنا پھر جتنی دیر کے بعد عصر پڑہتے ہو اوتنی
دیر کے بعد عصر پڑہنا اسی طرح برس بھر کی نماز ادا کرنا آپ نے فرمایا کہ اوسکی دونو آنکھون کے
درمیان مین لفظ کافر کا لکھا ہوگا اوسکو ایمان والا پڑھ لیگا لکھنے والا ہو یا لکھنے والا نہو
آپ نے فرمایا کہ جو کوئی تم مین سے اوسکو پاوے تو اوسکی اوپر سورۂ کہف کی شروع کی آئتین
پڑہ دے کہ وہ اوسکے فتنہ سے تمھاری پناہ ہے مولانا جلال الدین درمنثور مین لکھتے ہین
کہ ابن مردویہ نے اور ضیاء مقدسی نے مختارہ مین حضرت علی تک سند پہونچائی اونہون نے
کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے سورۂ کہف جمعہ کی دن پڑہے
تو وہ آٹھ دن تک بچایا ہوا ہے ہر فتنہ سے جو ظاہر ہو پھر اگر دجّال نکلا اوس سے بھی
بچا لیا جایگا صحیح بخاری مین ہے کہ آپ نے فرمایا نہین داخل ہوگا مدینہ مین رعب دجّال کا
اور دجّال سب شہرون مین پھرے گا مگر مکہ مین اور مدینہ مین اور بیت المقدس مین نہین جانے پاویگا
ملک شام مین شہر دمشق کے قریب پہونچیگا امام مہدی علیہ السلام نماز کے واسطے کھڑے ہونگے

اور تکبیر ہو چکی ہوگی ایکا ایک حضرت عیسی علیہ السلام دو فرشتون کے بازوون پر ہاتھ رکھے ہوے دمشق کے پورب طرف سفید منارہ کے پاس اوترینگے حضرت امام مہدی علیہ السلام چاہینگے کہ پیچھے ہٹین تاکہ حضرت عیسے علیہ السلام امام ہون حضرت عیسے فرماوینگے آپ ہی نماز پرہائی حضرت امام مہدی علیہ السلام امام ہونگے اور حضرت عیسی سبکے ساتھہ آپ کے پیچھے نماز پرہینگے پھر حضرت عیسے علیہ السلام دجال کے قتل کرنیکے واسطے چلین گے آپ کی دم کی وہ تاثیر ہوگی کہ جس کافر پر آپ کے دم کی ہوا پہونچیگی وہ کافر مر جایگا اور آپکی دم کی ہوا وہانتک پہونچیگی جہانتک آپکی نگاہ پہونچی گی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا دشمن جب آپ کو دیکھیگا پگھلیگا جسطرح پانی مین نمک پگھلتا ہے اگر آپ اوسکو چھوڑدین تو پگھل جاوے یہانتک کہ ہلاک ہوجاوے لیکن اللہ آپ کے ہاتھہ سے اوسکو قتل کریگا اور حضرت عیسے اوسکا خون اپنے نیزے مین بھیرا ہوا لوگون کو دکھاوینگے دجال کے ساتھہ جو یہودی ہونگے ہم محمدیونکے ہاتھون قتل ہونگے حضرت عیسے سوررون کو قتل کرینگے اور صلیب کو توڑ ڈالینگے یعنی سولی دیے ہوے آدمی کی تصویر جسکو نصاری پوجتے ہین اوسکو حضرت عیسے توڑ ڈالینگے سارے جہان مین ایک دین پاک محمدی رہیگا حضرت امام مہدی کی وفات کے بعد بادشاہت حضرت عیسی کی ہوگی حضرت عیسی محمدی دین کو پھیلاوینگے اللہ تعالی حضرت عیسی علیہ السلام کو پیغام بھیجیگا کہ مین اپنے اون بندونکو بھیجتا ہون جن سے لڑنیکی کسیکو طاقت نہین ہے تو میرے بندونکو طور پہاڑ کی طرف پناہ دے حضرت عیسی علیہ السلام سب مسلمانون سمیت طور پہاڑ پر رہینگے اور یاجوج اور ماجوج حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کی بنائی ہوئی دیوار توڑ کر نکلین گے اور مسلمان اپنے شہرون مین اور اپنے قلعون مین اون سے پناہ لین گے اور وہ لوگ جس پانی پر گذرینگے اوسے پی جاوینگے اور جس چیز پر گذرینگے اوسکو بگاڑ دینگے پھر بیت المقدس کے پہاڑ تک پہونچین گے

اور کہینگے کہ زمین کے لوگون کو ہم قتل کر چکے آؤ ہم آسمان کے لوگونکو قتل کرین پھر اپنے تیر
آسمان کی طرف پھینکینگے اللہ اونکے تیرونکو خون مین لال کر کے پھیج دیگا پھر حضرت عیسی اللہ
سے دعا مانگینگے اور اونکے ساتھ کے لوگ آمین کہینگے آپ کی دعا سے یاجوج ماجوج
سبکے سب اکٹھی مرجاوینگے پھر حضرت عیسے علیہ السلام دعا کرینگے اور لوگ آمین کہینگے
اللہ تعالے اوڑتے جانور بھیجیگا وہ اونکی لاشون کو اوٹھا لیجاوینگے پھر اللہ تعالی چالیس روز
تک مینھہ برسائیگا زمین آئینہ کی طرح صاف ہوجائیگی ایک انار اور ایک بکری کی دودھ سے
ایک گھر کے سب لوگ چھک جاوینگے کینہ اور عداوت دلون سے نکل جائیگا بھیڑئے
اور شیر اور سانپ بھی اوسوقت مین آدمیونکو نہین ستاوینگے حضرت عیسے کعبہ کا حج ادا کرینگے
اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار پاک کی زیارت کرینگے اور امام احمد کی مسند مین
صحیح سند پہونچی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسے زمین مین چالیس
برس رہینگے دوسری حدیث مین ہے کہ پھر انتقال فرماوینگے اور جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی روضہ مین دفن کیئے جاوینگے بہت اچھی نصیب اون محمدی مسلمانون کے
جو حضرت عیسی کی رفاقت کرینگے وہ لوگ بڑے کامل ایماندار ہونگے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کَیْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِیُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُهَا کیونکر
ہلاک ہوگی ایسی امت جسکے اول مین مین ہون اور اوسکے بیچ مین مہدی ہین اور اوسکی آخر مین
عیسی ہین حضرت صلی اللہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی زمانہ عیسی علیہ السلام کا پاوے میری طرف سے
اونکو سلام پہونچاوے حضرت ابو ہریرہ مکتب مین جاتے تھے اور لڑکون سے فرماتے تھے
کہ جو کوئی تم مین سے زمانہ حضرت عیسی کا پاوے تو یون کہے کہ ابو ہریرہ نے آپ کو سلام
کہا ہے حضرت عیسے کے بعد ایک وقت ایسا ہوگا کہ ایک رات مین قرآن
اوٹھہ جائیگا دلونسے بھولجاویگا کاغذ سادے رہجاوینگے حضرت جبرئیل اللہ کے حکم سے قران کو
اوٹھا لیجاوینگے کوئی آیت قران کی اور انجیل کی اور توراۃ کی اور زبور کی

دنیا مین باقی نهین رهیگی بوڈهی اور بوڈهیان کهینگے که همنے اپنے باپ دادا سے
یهه کلمه سنا هے لا اله الا الله سو هم بهه کلمه کهتے هین اور وه لوگ نجانتے هونگے که
نماز اور روزه اور زکوة اور حج کیا چیز هے حضرت حذیفه سے پوچها گیا که یهه کلمه اون کو
کیا کام آویگا فرمایا آگ سے بچالیگا پهر ایک مدت کے بعد الله کا نام بهی بهول جاینگے
کوئی الله الله کهنے والا زمین مین نهین رهیگا اوسوقت مین دنیا کا عیش بهت هوگا
اوس غفلت اور خوشی مین ایکا ایک صور کی آواز آویگی اوس آواز سے آسمان مین
کے سب لوگ گهبرا جاینگے پهر بیهوش هو جاینگے اور مر جاینگے پهر دوباره
صور پهونکا جاے گا اوس دوسری آواز سے اگلے پچهلے آدمی اور جن اور فرشتے
اور جانور سب زنده هو جاینگے یهی بدن جو خاک مین مل گیا هے اسی کو الله پهر
زنده کر دیگا اور روح کو اوسمین ڈالدیگا قرآن مین جابجا الله نے اسکی خبر
دی هے اگلے پچهلے سب زنده هو کر اوٹهه کهڑے هونگے سب سے پهلے جناب
محمد صلی الله علیه وسلم کی قبر شق هو جاے گی سب سے پهلے آپ قبر سے نکلینگے
آپ کے بعد تمام خلق الله کی حکم سے زنده هو کر اوٹهه کهڑی هوگی سورج بهت
نزدیک آجاے گا لوگ پسینے مین غرق هونگے کوئی ٹخنے تک کوئی گهٹنے تک کوئی
کمر تک کوئی سینه تک کوئی منهه تک غرق هوگا حساب کتاب کے انتظار مین
سب لوگ تنگ آوینگے حضرت آدم علیه السلام کی پاس جاوینگے اور کهینگے
که آپ کو الله نے اپنے هاتهه سے بنایا اور اپنے فرشتون سے آپ کے آگے سجده کروایا
اور اپنے باغ مین آپ کو رکها اور آپکو هر چیز کی نام سکهلاے آپ الله سے سفارش کیجیے که اس رنج سے همکو راحت
دے حضرت آدم فرماوینگے که میرا رب آج ایسا غصه مین آیا هے که اسطرح کبهی غصه مین
نهین آیا تها اور پهر کبهی ایسا غصه مین نهین آویگا اور ادم نے مجهکو اوس
درخت سے منع کر دیا تها سو مین نے گناه کیا مجهکو آج فقط اپنی جان کی فکر هے تم نوح علیه السلام

پاس جاؤ کہ وہ پہلے پیغام پہونچانیوالے ہین زمین کے لوگونکی طرف یعنے اونسے پہلے
نبیون پر اللہ کا کلام اوترا اگر لوگون کو پیغام پہونچانے کا حکم پہلے حضرت نوح کو ہوا
لوگ حضرت نوح کے پاس آوینگے اور کہین گے اے نوح تم پہلے پیغمبر ہو جو لوگون کی
طرف بھیجے گئے ہو اور اللہ نے آپ کو شکر کرنے والا بندہ نام رکھا ہے ہمارے لیے
اللہ سے سفارش کیجیے کہ اس جگہ سے ہمکو راحت دے حضرت نوح فرماوینگے کہ میرا رب
آج ایسا غصہ مین آیا ہے کہ اس طرح کبھی غصہ مین نہین آیا تھا اور پھر کبھی اسطرح
غصہ مین نہین آویگا مجکو آج فقط اپنی جانکی فکر ہے اور حضرت نوح اپنے اوس قصور کا
ذکر کرینگے کہ بن جانے بوجھے اللہ سے سوال کیا یعنے یہہ عرض کیا کہ میرا بیٹا جو کافر تھا وہ
کیون ڈوب گیا تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ اللہ نے اونکو اپنا خاص دوست
بنایا ہے لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام پاس آوینگے اور کہینگے اے ابراہیم اللہ نے
آپ کو اپنا دوست بنایا ہے ہمارے واسطے اللہ سے سفارش کیجیے آپ فرماوینگے کہ میرا
رب آج ایسا غصہ مین آیا ہے کہ ایسا کبھی غصہ مین نہین آیا تھا اور کبھی ایسا غصہ مین
نہین آویگا اور مین نے تین بار جھوٹھ بولا ہے مجکو آج اپنی جان کی فکر ہے تم موسی علیہ السلام
پاس جاؤ کہ وہ ایسے بندے ہین کہ اللہ نے اونکو توراۃ دی اور اللہ نے اونسے باتین کین اور
باتین کرنیکے لیے اونکو پاس بولایا جانا چاہیے کہ یہہ جھوٹھ ضرورت سے بولا تھا اگرچہ اس
جھوٹھ مین کچھ گناہ نہین تھا مگر وہ وقت بے پروائی کا ہوگا اوسوقت ڈرینگے کہ اتنا
جھوٹھ بھی نہوتا تو بہتر تھا ایک جھوٹھ یہہ کہ بتونکو توڑ ڈالا کافرون نے پوچھا تو کہدیا
کہ اس بڑی بت نے یہہ کام کیا ہے اوسے پوچھ لو لوگ بولے کہ تم جانتے ہو کہ وہ نہین
بولتے ہین آپ نے فرمایا پھر اونکو کیون پوجتے ہو دوسرا جھوٹھ یہہ کہ کافر اپنے
میلے مین جاتے تھے آپ ڈرے کہ مجکو نہ لیجاوین تارونکو دیکھکر کہا کہ مین بیمار ہون
یعنے آج بیمار ہو جاؤنگا تیسرا جھوٹھ یہہ کہ ظالم بادشاہ سے بچنے کے لیے بی بی کو کہدیا

کہ بیری بہن ہے جب حضرت ابراہیم یون فرماوین گے تو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام
پاس آوینگے اور کہین گے کہ اے موسیٰ آپ وہ ہین کہ اللہ نے آپ سے باتین کین ہین اور آپ کو
توراۃ لکھکر دی ہے ہمارے واسطے اللہ سے شفاعت کیجیے آپ فرماوینگے کہ میرا
رب ایسا غصہ مین آیا ہے کہ ایسا کبھی غصہ مین نہین آیا تھا اور پھر کبھی ایسا
غصہ مین نہین آویگا اور مجھسے ایک خون ہو گیا ہے مجکو آج اپنی جان کی فکر ہے تم
عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ یہ اوس خون کا ذکر ہے کہ فرعون کی قوم مین سے
ایک شخص کو آپ نے گھونسا مارا وہ مر گیا یہ خون جان بوجھ کر نہ تھا پھر لوگ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام پاس آوینگے اور کہین گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے پیغام پہونچانیوالے
ہین اور آپ اوسکی بات ہین جو مریم مین ڈالدی اور آپ اوسکی طرف کی روح ہین اور آپ
نے نہالچے مین لوگون سے باتین کین ہین اللہ سے آپ ہماری سفارش کیجیے حضرت
عیسیٰ فرماوین گے کہ میرا رب آج ایسا غصہ مین آیا ہے کہ کبھی ایسا غصہ مین نہین آیا
تھا اور کبھی ایسا غصہ مین نہین آویگا اور مجکو لوگون نے اللہ کا دوسرا جانکر پوجا ہے
مجکو اپنی جان کی فکر ہے مین اس مقام کا نہین ہون لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پاس جاؤ وہ ایسے بندے ہین کہ اللہ نے اونکی اگلے پچھلے قصور سب معاف کردی ہین
تب لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس آوینگے اور کہین گے اے محمد آپ اللہ کے
پیغام پہونچانے والے ہین اور نبیون کے ختم کرنیوالے ہین اور اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی
قصور سب معاف کر دیے کیا آپ ہمارے حالت نہین دیکھتے ہین اپنے رب سے
ہماری سفارش کیجیے آپ فرماتے ہین ہین عرش کے نیچے آونگا اور اپنے رب کے سامنے
سجدہ مین گر پڑونگا اور ایک حدیث مین یون ہے کہ جب اپنے رب کو دیکھونگا سجدہ مین
گر پڑونگا اللہ جب تک چاہے گا مجکو سجدے مین رہنے دے گا پھر اللہ مجھپر اپنی ایسی
تعریفین کھولدے گا جو مجھسے پہلے کسی پر نہین کھولین ایسے تعریفین میرے دلمین ڈالدیگا

جن تعریفونکی اب مجکو طاقت نہین ہے پھر مین اون تعریفون سے اللہ کی تعریف
کرونگا، پھر کہا جاویگا اے محمد اپنا سر اوٹھاؤ تم مانگو تم کو دیا جایگا تم سفارش کرو
تمھاری سفارش قبول کی جاویگی پھر مین اپنا سر اوٹھاون گا اور کہون گا امت
میری اے میرے رب امت میری اے میرے رب اور امام بزار کی مسند مین ہے
کہ پھر مین کہون گا اے میرے رب خلقت کا حساب جلدی کر دے پھر کہا جاویگا
اے محمد تمھاری امت مین جن پر حساب نہین اونکو بہشت کے داہنے دروازے سے
داخل کر دو اور وہ اور دروازون مین بھی لوگونکے شریک ہین اسکا یہ مطلب کہ اونکو
اور دروازون مین سے بھی جانیکا اذن ہے اونکو کہین روک نہین جانا چاہیے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ پہلی شفاعت ہے اسمین ساری خلقت کی آپ
شفاعت کرینگے کہ حساب کتاب جلد ہو جاوے اسکے بعد اپ زمین پہ اوترینگے
پھر ساتون آسمانون کے فرشتے اوترینگے صفین باندھکر کھڑے ہو جاینگے پھر
اللہ کا عرش اوترے گا اللہ کی تجلی زمین پر ہوگی اللہ کے نور سے زمین روشن ہو جاویگی
اللہ ساری خلقت سے آدمیون اور جنون سے حساب لیگا اون سے کہا جاوے گا
کہ اے آدمیو اور اے جنو کیا تمھارے پاس پیغام پہونچانیوالے نہین آئے تھے اور
اونھون نے تمکو اس دن سے نہین ڈرایا تھا اب بتاؤ تمنے جو ہمارے شریک ٹھرائے تھے
وہ اب کہان ہین کافر ہر طرح قائل ہونگے مسلمانون سے اونکے اعمالون کا حساب ہوگا
سب امتون سے پہلے امت محمدی کا حساب ہوگا حساب کے وقت حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی امت کی شفاعت کرینگے کہ اے میرے رب انکا حساب جلدی کر دے
سب چیزون سے پہلے حساب نماز کا پوچھا جاوے گا آدمیونکے آپس کے معاملون مین
سب چیزون سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جایگا ہر بندے سے پوچھا جایگا کہ اپنی عمر
کن کامون مین فنا کی اور علم مین کیا گیا عمل کیا اور مال کہان سے کمایا اور کن کامون مین خرچ کیا

اور بدن کو کن کامون مین پرانا کیا پھر اعمال تولینگے جسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوا وہ مراد کو
پہونچا اور جسکے گناہون کا پلہ بھاری ہوا وہ دوزخی ہوا دوزخ کے اوپر ایک پل رکھا جایگا
بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز اوسپر سبکو چلنے کا حکم ہوگا پھر دوبارہ شفاعت
ہوگی صحیح مسلم مین حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ لوگونکو جمع کریگا اور ایمان والے کھڑے رہین گی یہانتک
کہ جنت اونکے نزدیک آویگی پھر حضرت آدم پاس آوینگے اور کہین گے اے ہمارے
باپ ہمارے واسطے جنت کھولوا دو وہ کہین گے تمہارے باپ ہی کے گناہ نے تمکو
جنت سے نکالا ہے مین اس واسطے نہین ہون تم میرے بیٹے ابراہیم پاس جاؤ جو اللہ کا
دوست ہے پھر حضرت ابراہیم کہینگے مین اسواسطے نہین ہون مین تو ایسا دوست تھا
جو پیچھے پیچھے رہا تم موسے پاس جانیکا ارادہ کرو جنسے اللہ نے باتین کین لوگ موسی
علیہ السلام پاس آوینگے وہ کہینگے مین اس واسطے نہین ہون تم عیسی علیہ السلام پاس
جاؤ حضرت عیسے کہین گے مین اسواسطے نہین ہون پھر وہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آوینگے پھر آپ اوٹھینگے اور آپ کو اذن دیا جاویگا اور امانت اور رشتہ
بھیجا جاویگا یہہ دونو پل صراط کے داہنے طرف اور بائین طرف کھڑے رہین گی پھر تم مین کے
اول لوگ بجلی کی طرح گذرینگے مین نے کہا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون بجلی کی
طرح گذرنیکا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا تمنے بجلی کو نہین دیکھا کسطرح گذرتی ہے اور
آنکھہ کے جھپکنے مین پھر ہوا کے گذرنے کی طرح پھر اوڑنے جانورونکی طرح اور مردونکی دوڑنیکی
طرح اونکی اعمال اونکو دوڑاوینگے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تمہارا
نبی پل صراط پر کھڑا ہوا کہتا ہوگا اے میرے رب بچا ئیو بچا ئیو یہانتک کہ بندونکے اعمال
عاجز ہوجاوینگے یہانتک کہ مرد آویگا اور چل نہ سکیگا کہ گھسٹتا جائیگا اور پل صراط کی دونو طرف
آنکڑے ہین جسکے پکڑنے کا حکم ہوتا ہے اوسکو پکڑ لیتے ہین پھر کوئی تو بچ گیا اور جو چھوٹ گیا

اور کوئی آگمین ڈھکلا گیا اور ایک حدیث مین پل صراط ذکر مین ہی کہ سب سے پہلے مین اپنی امت کی ساتھہ
گذرونگا اوسدن سوا پیغمبرونکی کوئی نہولیگا اور پیغمبرونکی دعا اوسدن یہہ ہوگی یا اللہ بچائیو بچائیو صحیح مسلم
مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین قیامت کے دن جنت کی دروازی پر آونگا اور دروازہ کہلواونگا
دربان کہیگا تم کون ہو مین کہونگا محمد ہون وہ کہیگا مجکو یہی حکم ہوا ہے کہ آپ سی پہلے کسیکے لئی
نکہولون ایک روایت مین آیا ہے کہ جنت مین داخل ہوکر آپ اللہ کو سجدہ کرینگے اور
اللہ کی تعریف کرینگے اللہ فرماویگا تم اپنا سر اوٹھاو تم شفاعت کرو تمھاری شفاعت قبول
ہوگی آپ کہین گی اے میرے رب تو نے مجھسے شفاعت کا وعدہ کیا تھا سو جنت والونکے
حق مین میری شفاعت قبول کر کہ جنت مین داخل ہون اللہ فرماویگا مین نے تمھاری شفاعت
اونکے حق مین قبول کی اور جنت مین داخل ہونیکا مین نے اونکو اذن دیا اب ابن ابی حاتم اور
ابن شاہین اور اسحاق بن راہویہ اور ابن حبان اور طبرانی اور ابن مردویہ کی حدیثونکا خلاصہ یہہ ہے
کہ جنت مین لوگ داخل ہونگی اور ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین اور اگلی
امتون مین جو بڑے بڑے گناہ کرنے والے تھے جوبن توبہ کیے او بغیر شرمندگی کی مر گئے
وہ دوزخ مین پڑی رہینگے مگر کافرونکے برابر اونکو عذاب نہین ہوگا کافرون کا حال یہہ ہے
کہ مردہ ہونگے نہ زندہ ہونگے اور گنہگار مسلمان آگ مین مردے سی ہو جائینگی کسی کو
آگ قدمون تک پکڑیگی کسی کو ران تک کسی کو کمر تک کسیکو گردن تک اپنی اپنی اعمالونکے
موافق اور بعضی مہینا بھر آگ مین رہین گے پھر نکالے جاینگے بعضی برس بھر رہینگے
پھر نکالے جاینگے اور جو سب سے زیادہ رہنی والے ہین وہ اتنی مدت رہینگے جس وقت سی
دنیا پیدا کی گئی اوسکی فنا ہونیکے وقت تک پھر جب اللہ چاہیگا کہ اونکو آگ سے نکالے
تو یہود اور نصاری اور بت پرست جو آگ مین ہین وہ اللہ کی اکیلا جاننے والونسے
کہین گی کہ تم اللہ پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے پیغمبرون پر ایمان لائے سو ہم اور تم
آج کی دن برابر ہین اوسوقت اللہ ایمان والونکی طرف سے غصہ مین آویگا او شفاعت

اذن دیگا ابن مردویہ کی روایت مین ہے کہ حضرت انس نے فرمایا کہ اللہ سب سے پہلے
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بولنے کا اور شفاعت کا اذن دیگا اور کہا جاے گا کہ کہو
تمہاری سنی جایگی تم مانگو تمکو دیا جاے گا آپ سجدہ مین گر ینگے اور اللہ کی تعریف کرینگے
کہ ویسی تعریف کسی نے نہ کی ہوگی پھر کہا جاے گا تم اپنا سر اوٹھاؤ اس شفاعت کا بیان
صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین یون ہی کہ آپ فرماتے ہین مین اپنے رب کی پاس اسکے گھر مین آنیکا اذن مانگونگا
پھر مجکو اذن دیا جایگا پھر جب مین اوسکو دیکھونگا سجدے مین گر پڑونگا اللہ جب تک چاہیگا
مجکو اوسی طرح رہنے دے گا پھر فرماویگا اے محمد سر اوٹھاؤ اور کہو تمھاری بات سنی جایگی
اور سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جایگی اور مانگو تمکو دیا جایگا پھر مین اپنا سر اوٹھاؤنگا
اور اپنے رب کی تعریف کرونگا جو وہ مجکو سکھلاوے گا اور دوسری حدیث مین ہے کہ میرے دلمین
ایسی تعریفین اللہ ڈالدے گا کہ اون تعریفون سے مین اللہ کی تعریف کرونگا کہ اب وہ باتین میرے
دلمین حاضر نہین ہین جو مین اون تعریفون سے اوسکی تعریف کرونگا دوسری حدیث مین ہی کہ پھر مین
کہونگا اے رب امت میری امت میری پھر کہا جایگا کہ جاؤ نکالو جسکے دلمین جو برابر ایمان ہو
پھر مین جاونگا اور ایسا ہی کرونگا اور دوسری حدیث مین ہی کہ اللہ میرے لیے ایک حد
باندھ دے گا پھر مین نکلونگا اور اونکو آگ مین سے نکالونگا اور اونکو جنت مین داخل کرونگا
پھر مین دوبارہ جاونگا اور اپنے رب کے پاس اوسکے گھر مین آنیکا اذن مانگونگا پھر مجکو
اذن دیا جاے گا پھر جب مین اوسکو دیکھونگا سجدے مین گر پڑون گا پھر اللہ جب تک چاہیگا
مجکو اوسی طرح رہنے دیگا پھر فرماویگا اے محمد سر اوٹھاؤ اور کہو تمھاری بات سنی جایگی
اور سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جایگی اور مانگو تمکو دیا جایگا پھر مین اپنا سر
اوٹھاونگا اور اپنے رب کی وہ تعریف کرون گا جو وہ مجکو سکھلاویگا پھر مین سفارش کرونگا
اور دوسری حدیث مین ہی کہ مین کہونگا اے رب میرے امت میری امت تب کہا جایگا
جاؤ نکالو جسکی دلمین ذرہ یا رائی برابر ایمان ہو دوسری حدیث مین ہی کہ اللہ میرے لیے ایک حد

باندھ دے گا پھر مین نکلونگا اور اونکو آگ سے نکالونگا اور اونکو جنت مین داخل کردن گا
پھر مین تیسری بار جاؤن گا اور مین اپنے رب سے اوسکے گھر مین آنیکا اذن مانگونگا پھر مجکو اذن
دیا جایگا پھر جب مین اوسکو دیکھونگا سجدے مین گر پڑونگا پھر جب تک اللہ چاہے گا
مجکو اوسی طرح رہنے دیگا پھر فرمایگا اے محمد سر اوٹھاؤ اور کہو تمھاری بات سُنی
جایگی اور سفارش کرو تمھاری سفارش قبول کی جاوی گی اور مانگو تمکو دیا جایگا پھر مین
اپنا سر اوٹھاؤنگا اور اپنے رب کی وہ تعریف کرونگا جو وہ مجکو سکھلاوے گا پھر مین
سفارش کرون گا اور دوسری حدیث مین ہی کہ مین کہونگا اے رب امت میری
امت میری تب کہا جایگا جاؤنگا لو جسکی دلمین رائی کی دانہ برابر سے کم سے کم
ایمان ہو پھر مین اوسکو آگ سے نکالونگا دوسری حدیث مین ہی کہ اللہ میرے لیے
ایک حد باندھ دیگا پھر مین نکلون گا اور اونکو آگ سے نکالونگا اور اونکو جنت مین داخل کرونگا
دوسری حدیث مین ہی کہ پھر مین چوتھی بار جاونگا اور اونھین تعریفونسے اللہ کی تعریف
کرونگا پھر اوسکے آگے سجدہمین گر پڑونگا پھر کہا جاوی گا اے محمد اپنا سر اوٹھاؤ اور کہو تمھاری
بات سنی جایگی اور مانگو تمکو دیا جایگا اور سفارش کرو تمھاری سفارش قبول جاوی گی
تب مین کہونگا اے میرے رب مجکو اذن دے اون لوگونکے حق مین جنھون نے کہا
لا آلہ الا اللہ اللہ فرماوے گا یہہ تمھارا کام نہین لیکن قسم اپنی عزت کی اور جلال کی
اور بڑائی اور عظمت کی بیشک اوسمین سے مین اونکو نکالونگا جنھون نے کہا ہی لا آلہ الا اللہ
اور حدیثون سے ثابت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا اور پیغمبر اور فرشتے اور اولیا
بھی شفاعت کرینگے صحیح مسلم مین پل صراط کی ذکر کے بعد یون ہے کہ جب ایمان والے
لوگ آگ سے خلاصی پاوین گے تو قسم ہے اوسکی جسکی ہاتھ مین میری جان ہی کہ تم مین سے کوئی
اپنے حق کا اس سے بڑھکر مانگنے والا نہین ہی جیسا ایمان والے لوگ قیامت کے دن
اللہ سے مانگین گی اپنے اون بھائیونکے واسطے جو آگ مین ہین کہینگے ای رب ہمارے وہ ہمارے ساتھ

روزہ رکھتے تھے اور نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے تب اونسے کہا جاویگا جنکو تم پہچانو
اون کو نکالو سو اونکی صورتین آگ پر حرام ہو جاوینگی سو وہ بہت خلقت کو نکالینگے
پھر کہینگے اے رب اوسمین کوئی باقی نہین رہا اون لوگون مین سے جنکا تونے ہمکو حکم کیا
اللہ فرماویگا پھر جاؤ جسکی دلمین ایک اشرفی برابر نیکی پاؤ اوسکو نکالو پھر وہ بہت خلق کو نکالینگے
پھر اللہ فرماویگا پلٹ جاؤ جسکی دلمین آدھی اشرفی برابر نیکی پاؤ اوسکو نکالو پھر وہ بہت
خلق کو نکالینگے پھر اللہ فرماویگا پلٹ جاؤ جسکی دلمین ذرہ برابر نیکی پاؤ اوسکو نکالو پھر وہ بہت
خلق کو نکالینگی پھر کہینگے اے رب ہمارے ہمنے اوسمین نیکی نہین چھوڑی تب اللہ فرماویگا
فرشتون نے سفارش کی اور نبیون نے سفارش کی اور ایمانوالون نے سفارش کی اور نہین
باقی رہا مگر وہ جو سب رحم کرنیوالونسے بڑھکر رحم کرنیوالا ہے پھر اللہ تعالی آگ مین سے
ایک قبضہ لیویگا پھر اوسمین سے اون لوگونکو نکالیگا جنھون نے کبھی کوئی نیکی نہین کی
وہ کویلا ہو گئے ہونگے اللہ اونکو ایک نہر مین ڈالدیگا جو جنت کے کنارے پر ہے جو نہر الحیات
یعنی زندگی کی نہر کہلاتی ہے پھر وہ اوسمین سے نکلینگے جسطرح دانہ نکلتا ہے اوس کوڑے مین
جسکو پانی کا بہاو اوٹھا لاتا ہے پھر وہ موتی کیطرح نکلینگی اونکی گردنون مین مہرین ہونگی
پھر جنت کے لوگ کہینگے کہ یہہ لوگ اوس بڑے مہربان کے آزاد کیے ہوئے ہین اوسنے
انکو جنت مین داخل کردیا نہ انہون نے کوئی کام کیا نہ کوئی نیکی آگے بھیجی پھر اونسے
کہا جاویگا تمھارے واسطے ہی جو تمنے دیکھا اور اوسکے برابر اور اسکی ساتھ ہی جنت کا بیان
قران اور حدیث مین بہت کچھ ہے خلاصہ سب کا یہہ ہے کہ ہر طرحکی نعمتین عمدہ سے
عمدہ کھانا اور پینا اور پہننا وہان موجود ہی جنت کی حورین جنکا حسن بیان سے باہر ہے
اللہ ایمانوالون کے نکاح مین دیگا سب سے بڑی نعمت بہشت مین اللہ کا دیدار ہے
اللہ پردہ اوٹھا دیگا اور اپنا دیدار سبکو دکھا دیگا مگر یہہ سب نعمتین ایمانوالون کے
واسطے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اونکی واسطے ہی جو اونکی امت مین

داخل ہین اب آخری زمانہ ہے مسلمانونکو ایمان کی فکر ہمیشہ رکھنا چاہیے بہت لوگ
مسلمان کہلاتے ہین مگر قرآن کو اتنا بھی نہین پہچانتے کہ اللہ کا کلام ہے اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترا ہے اور بہت سے بے ایمان اللہ کی فرشتونکی منکر ہین
اور قیامت کے اور بہشت اور دوزخ کے منکر ہین اور بہت بڑا کفر یہہ پھیلا ہے
کہ مصیبت کے وقت بہت سے بے ایمان اللہ کو برا کہتے ہین نصاری کی ضد مین
یہودی منکر حضرت عیسی کو اور انجیل پاک کو برا کہتے ہین اور بعض بے ایمان اللہ کی
اور اوسکے فرشتون اور پیغمبرونکے ہجو قلم سے لکھتے ہین اور بیچتے ہین ایسے لوگ بڑے کافر ہین
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے باہر ہین جو کوئی اللہ کا شریک ٹھہراوے
اور بھلی اور برے کا مختار کسی بندے کو سمجھے اور اللہ کے حکم کا محتاج نجانے وہ مشرک ہے اوسکی بخشش
کوئی نہین کریگا یا اللہ ہمکو محمدی ایمان پر قائم رکھیو آمین ایمان والونکو لازم ہے کہ اس
زمانہ مین بے ایمانونکو خوب سمجھاوین اگر وہ کسی طرح نمانین تو اونکا ساتھ چھوڑین اگر
اونکا ساتھ نچھوڑینگے تو اللہ کے غضب مین آجاوینگے ذرا ان حدیثونکو کان لگاکر سنو
امام ترمذی اور ابوداود نے عبداللہ بن مسعود تک سند پہونچائی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اسرائیل کی اولاد یعنی حضرت موسی کی امت کے
لوگ گناہون مین پڑگئے اونکی علم والون نے اونکو منع کیا اونھون نے نہ مانا پھر یہہ اونکی
مجلسون مین اونکے ساتھہ بیٹھے اور اونکے ساتھہ کھایا اور اونکے ساتھہ پیا پھر اللہ نے
ایک کی دل کو ایک پر مارا پھر داود کی زبان پر اور مریم کے بیٹے عیسی کی زبان پر اللہ نے
اون لوگون کو پھٹکار دیا یہہ اسی باعث سے ہوا کہ اونھون نے گناہ کیے اور وہ حد سے
بڑھہ جاتے تھے یہہ فرماکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ہے البتہ تم نیک
کام کا حکم کروگے اور برے کامونسے منع کروگے اور البتہ تم ظالم کی دونو ہاتھہ پکڑوگے اور
اوسکو پھیر کر حق پر لاؤگے اور حق کے اوپر اوسکو روکی رہوگے یا اللہ تم مین ایک کے دل کو ایک پر

ماردیگا پہر تمکو پھٹکار دیگا جیسا اونکو پھٹکار دیا یہہ جو فرمایا کہ ایک کا دل دوسرے کے
دل پر مار دیا یعنی ایک کے دل کا اثر دوسرے کے دل پر ڈالدیا برونکی صحبت مین اچھونکی
دل بھی بگڑ گئے اللہ کی پھٹکار مین وہ سب آگئے اے ایمان والو جب برے فعل کرنیوالونکی
صحبت کا یہہ نتیجہ ہے پھر بے ایمانون اور کفر بکنے والونکی صحبت کا انجام کیا ہوگا ایسے
بے ایمانونسے جلدی بہاگو صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
اللہ کی حدون مین سستی کرتا ہے اور جو اوسمین پڑتا ہے اوسکی کہاوت ایسی ہے جیسی
کہاوت کچھہ لوگونکی جنھون نے ایک کشتی پر قرعہ ڈالا کوئی نیچے بٹیھا کوئی اوپر بٹیھا وہ
جو نیچے تہا وہ پانی لے کر اوپر والونکے پاس سے جاتا آتا تہا اون لوگونکو اوس سے ایذا
ہوئی اوسنے بسولا لیکر کشتی کے نیچے چھید کرنا شروع کیا وہ لوگ آئے اور بولے تجکو
کیا ہوا اوسنے کہا تمکو مجھسے ایذا پہونچی اور مجکو پانی کی ضرورت ہے پہر اگر وہ لوگ اوسکے
دونو ہاتھہ پکڑینگے اوسکو بچائینگے اور اپنی جانین بھی بچائینگے اور اگر اوسکو چھوڑدینگے
اوسکو ہلاک کرینگے اور اپنی جانونکو بھی ہلاک کرینگے ترمذی نے حضرت حذیفہ تک سند
پہونچائی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جسکی ہاتھہ مین میری جان ہے
البتہ تم یا تو نیک کام کا حکم کروگے اور برے کام سے منع کروگے یا قریب ہے کہ اللہ تم پر
اپنے پاس سے عذاب بھیجیگا پھر تم اوس سے دعا کروگے اور قبول نہوگی خلاصہ
سب حدیثونکا یہہ ہے کہ جہانتک قابو چلے برے کامونکو ہاتھہ سے روک نہ سکے تو زبان سے
سمجھاوے اگر اسکا بھی قابو نہو سمجھانیسے اون لوگونکو اور زیادہ ضد چڑہتی ہو تو اون لوگونسے
بچتا رہے الگ رہے جہانتک ہوسکے نصیحت بھی کرتا رہے یا اللہ ایمان والونکا
خیمہ کھڑا کردے اور نام کے مسلمانون سے ہمکو الگ کردے آمین یا اللہ یا رحمان یا رحیم
اپنی حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے اور اس قرآن شریف کے طفیل سے جو تونے
اونپر اوتارا اور حضرت عیسے علیہ السلام کے طفیل سے اور انجیل پاک کی طفیل سے جو تونے

اوپر اوتاری اور حضرت موسی کی طفیل سی اور توراة شریف کی طفیل سی جو تونی اوپر اوتاری یا اللہ اپنے سب نبیون اور رسولونکے طفیل سی اور اپنی سب کتابونکی طفیل سی جو تونے اوپر اوتارین یا اللہ اپنے سب فرشتونکی طفیل سی جو تیرے خاص بندی ہین الٰہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کی طفیل سی اور اونکے خاص رفیقون اور خادمونکے طفیل سے اور اونکی امت کی سب اچھے لوگونکے طفیل سے یا اللہ اس مولود شریف کے لکھنے والے عبد العزیز بن غلام احمد بن جمال الدین کو اور ہم سب محمدیونکو دین محمدی پر قائم رکھیو اور قرآن اور حدیث کی سایہ مین رکھیو اور اپنی محبت اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور سب پیغمبرون اور فرشتونکی محبت اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کی محبت اور آپ کے خاص اصحابون اور خادمونکی محبت اور سب اولیا ونکی محبت اور ہمارے مرشد ونکی محبت ہمارے دلونمین قائم رکھیو اور دنیا سے با ایمان اوٹھائیو اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سی اور دنیا اور عقبی کی سب مصیبتون سے بچائیو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سایہ مین بہشت مین جگہہ دیجیو اور اپنا دیدار پاک دکھائیو جسوقت سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ مین تشریف لائی اوسوقت سی بارہ سو بچانوی برس گذر چکی تھے کہ یہہ مولود شریف ختم ہو انظم

تو اکیلا ہے ایک یا اللہ
تونے ہر چیز کو کیا پیدا
تو ہر اک چیز کو ہے دیکھہ رہا
ولیسے اس بات کا گواہ ہون مین
جو جو پیغام تونے اونکو دیے
یا الٰہی درود بھیج اوپر
خاص بندے ترے ہین عیسی بھی

رحم سے ہم پہ کر کرم کی نگاہ
تیرے بن ذرہ ہل نہین سکتا
تجھسے اک ذرہ چھپ نہین سکتا
تونے قرآن اونکو سکھلایا
سب وہ پیغام اونھون نی ہمسے کہے
اونکے سب حکم ہمنے مان لیے
تونے انجیل اونکو سکھلادی

تو ہمیشہ سے آپ اکیلا تھا
کسکو ہے اختیار تیرے سوا
خاص بندی تری محمد ہین
اور اونھون نے سبونکو بتلایا
ہین محمد ہمارے پیغمبر
ولیسے اور جانسے قبول کیے
تیرا پیغام اونھون نی پہونچایا

حکم تیرا اونھون سے بتلایا
حکم تیری اونھون نے پہونچائے
جنکو دی ہی کتاب توریت زبور
ایک لاکھ اور کیی ہزار نبی
دلکو بندونکے روشن اوس سے کیا
حکم تیرا قبول ہمنے کیا
ہمکو ایمان ہے خالق اکبر
لائے ایمان ہم فرشتون پر
تیرا پیغام اونھین سناتے تھے
روح کو اوسمین ڈالدیگا تو
اونکو باغون مین تو رکھیگا سدا
تونے قرآن مین یہ دی ہی خبر
دلسے اور جانسے ہمنے مان لیے
ان عقیدونپہ موت بھی دیجو
کون مالک ترا ہے ہمکو بتا
جب وہ پوچھین کہ یہہ محمد جو
اور ترا اللہ کا ہے اونپہ کلام
یاالہی طفیل پیغمبر
ہو وے ہمکو نصیب یا ربی
سر ہو زیر قدم محمد کے
عافیت ہمکو دیجیو یارب

خاص بندے تیرے تھے سبھی نبی
سب شریعت کے حکم بتلائے
تیرے بندے ہین خاص پر انہیں
تونے پیدا کیے ہین یاربی
حکم قرآن مین کیا تو نے
دلسے سچا سبھونکو جان لیا
کرتے ہین سب کے سامنے اقرار
اونمین جبرئیل سب سے ہین بڑھکر
مار کر سب کو تو جلاوے گا
نیک و بد کا حساب لیگا تو
تیری باتونکو جو نمانے گا
ہمکو ایمان ہے تیری باتون پر
ان عقیدون پہ ہمکو یا اللہ
رکھیو مضبوط قبر مین دل کو
ہم کہین مالک ایک ہی اللہ
تم مین پیدا ہوے ہین کون ہین وہ
خاص بندے نبی محمد ہین
دیجیو ہمکو شربت کوثر
باغ جنت مین ہو تیرا دیدار
اونکا سایہ نہو جدا ہمسے
ہمکو اللہ عشق دے اپنا

تونے توراة اونکو لکھا دی
تیرے داود جین نبی پر زبور
تونے دی ہی اونھین کتابین بھیج
تونے اپنا کلام اونکو دیا
لاؤ ایمان سب پہ تم دلسے
سب نبیون پر اور کتابون پر
نہین ڈرتے کسی سے ہم زنہار
جو محمد کے پاس آتے تھے
پھر دوبارہ بدن بناوے گا
تیری باتونکو جسنے مان لیا
آگ مین اوسکو تو جلاویگا
قول اور فعل سب محمد کے
رکھیو مضبوط رحم کی ہو نگاہ
جب فرشتے کہین کہ تو بتلا
وحدہ لا الہ الا اللہ
ہم کہین لائے ہین ہم رب کا پیام
اونکی سچائی کا گواہ ہون مین
اور شفاعت نبی محمد کی
بخشدے سب گناہ یا غفار
ہر بلا سے بچائیو یارب
عشق دے حضرت محمد کا

عشق دل مین ہی ہماری سدا	انبیاؤن اور اولیاؤنکا	خاکپاے رسول ہمکو بنا
دل سے ہی حسن احمدی پہ فدا	ہو عطا ہمکو دیدۂ حق بین	یہہ دعائین قبول ہون آمین

خاتمۃ الطبع از نتایج افکار مصنف

تمام ہوا مولود شریف محمدی اور ذکر پاک احمدی جسمین نور محمدی کی پیدا ہونیکی شروع قیامت بہشت اور دوزخ تک بیان ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا اوترنا اور اسکے پیغمبرون پر اللہ کی کتابونکا اوترنا اور کتابونمین محمدی بشارتونکا صاف بیان ہونا اسمین عیان ہے روایتین حدیث شریف کی معتبر کتابونسے چن چن کی لکھین ہین اللہ اس مولود پاک کی برکت سے سب محمدی مسلمانونکو فیض پہونچاوے اور شرک اور بدعت سی اور سب گناہونسی بچاوی آمین بجاہ دسمبر ۱۸۷۹ع مطابق ماہ محرم ۱۲۹۷ ہجری بہ تصحیح تمام مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین حلیۂ طبع سی آراستہ ہوا

فتوی

کیا فرماتے ہین علماے دین محمدی اس باتمین

کہ جسطرح سب مسلمان جانتے ہین کہ اللہ ایک ہے اور قرآن اللہ کا کلام ہی اسیطرح اس باتکا جاننا کہ قرآن جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترا ہے سب مسلمانون پر فرض ہی یا نہین مرد اور عورت سب پر فرض ہے یا فقط مردون پر اور عالم اور جاہل سب پر فرض ہی یا فقط عالمون پر اگر سب پر فرض ہے تو اگر مرد عورت انکو یا پڑھی لوگ ان پڑھ ہونکو یہہ خبر نہین کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترا تو اونکو کیا کہنا چاہیے صاف بیان فرمائیے اسیطرح یہ جاننا کہ ہم اللہ اور اوسکے فرشتون پر ایمان لائے اور جو کتابین اللہ نے پیغمبرون کو بھیجین جیسے قرآن جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انجیل حضرت عیسی پر اور توراۃ حضرت موسی پر اوتاری سب کتابون اور سب پیغمبرون پر ایمان لائے اور قیامت پر ہم ایمان لائے کہ اللہ ایک دن سبکو قبرونسے نکالیگا اور حساب کتاب لیگا ایمان والونکو بہشت مین اور کافرونکو دوزخ مین رکھیگا اور تقدیر پر ہم ایمان

لائے کہ نیکی اور بدی جو اللہ نے لکھہ رکھی ہے وہی ہوتا ہی ان سب باتون کا جاننا ہر مسلمان
مرد اور عورت پر فرض ہے یا فقط مردون پر اور جاہل اور عالم سب پر فرض ہی یا فقط عالمون پر
اور اگر سب پر فرض ہی تو جو مرد اپنی عورتونکو اور جو پڑھے لوگ اپنے ساتھہ والے ان پڑھونکو
ان باتونکی کبھی خبر ندین اونکو کیا کہنا چاہیے صاف بیان فرمائے اور اگر کوئی شخص نصاری کے
جواب مین حضرت عیسی کو یا انجیل پاک کو بُرا کہہ بیٹھے اور یہہ عذر کرے کہ مین نے دلسے نہین کہا بلکہ
اون لوگونکے دل جلانیکے واسطے کہا تو وہ شخص دین اسلام سے باہر ہوگیا یا نہین اور اگر کوئی
رافضیونکی جواب مین حضرت علی کو بُرا کہہ بیٹھا اور یہ عذر کرتا ہی کہ مین نے دلسے نہین کہا بلکہ دل جلانیکی لیے
کہا تو وہ شخص سنی مذہب سی باہر ہوگیا یا نہین صاف بیان فرمائیے حق تعالی سی اجر عظیم پائے گا

ہو المصوب

ان سب امور کا جو سوال مذکور مین جاننا ہر کس و ناکس پر عالم ہو خواہ جاہل مرد ہو یا عورت فرض ہے
جیسا کہ فقہ اکبر مین ہی یجیب ان نقول آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت والقدر خیرہ
وشرہ من اللہ والحساب والمیزان والجنۃ والنار حق کلہ انتہی و حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
کو یا انجیل کو جو بُرا کہی وہ کافر ہے اور اسیطرح حضرت علی کو بُرا کہنے والا خارجی ہے واللہ اعلم

مہر: محمد عبد الحی ابو الحسنات

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

درصورت مرقومہ ان سب باتونکا بھی جاننا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہی اور عالم پر دوسرا
فرض یہ ہی کہ جاہل کو تعلیم کری اور مرد زوجہ کو اور اقارب کو ان مسائل مذکورہ پر آگاہ کری اور جو کوئی
کسی پیغمبر کو یا کتاب آسمانی جیسے توریت و انجیل و زبور و فرقان وغیرہ کو برا کہی وہ کافر ہی اور جو کوئی
حضرت علی رضی کو برا کہے وہ بڑا گمراہ ہی اور اجرای کلمات کفریہ کا زبان پر موجب کفر کا ہی اور عذر جہل
مسموع نہوگا چنانچہ کتب فتاوی مثل فتاوی قاضیخان و عالمگیری وغیرہ مین مفصلاً مذکور ہی فقط

مہر: ١٢٨١ نذیر حسین سید محمد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	ررح	روح	۳۶	۱۲	کرناکیا	کیا	۶۷	۱۳	ہین	مین
ایضاً	۹	ہی	بھی	ایضاً	۱۸	یہ پتھر	اس پتھر	۶۹	۱۱	اورکہا	اور کیا
۷	۱۴	کچاہی	کچا تھا	۳۷	۴	حضرت اسماعیل	حضرت اسماعیل کے	۷۲	۱۰	ہتبونسے	ہتپونسے
۸	۱۴	مجزر	مُحرز	۴۱	۱۵	نہ سنے گی	نہ ملے گی	۷۷	۵	حافظ	کہ حافظ
۱۰	۱۰	رباح	ربَاح	۴۳	۷	درخت مین کے	درخت مین سے	ایضاً	۱۹	سب اس رہا	سُن رہا
ایضاً	۱۳	کتاب	کتاب کی	۴۶	۸	ہروشالم	یروشالم	ایضاً	۱۹	خرابی بڑھتی تمکو	خرابی تیری تجکو
۱۲	۵	کالولکا	کاموںکا	۴۸	۷	جینے	جھپنے	۷۸	۴	اسماعیل	اسماعیلی
۱۴	۲	یہ کعب	یہ جو کعب	ایضاً	۱۸	کبنی کر	لبنی کر	ایضاً	۱۵	جس نے	جب
۱۶	۵	ابوسلمہ کی بیٹی	ابوسلمہ سے	۵۲	۱۶	بیروشالم	یروشالم	۷۹	۷	پاوینگے	پاویگا
۲۱	۱۰	یارر	یارو	۵۴	۱۳	چھپانہین	چھپوانہین	ایضاً	۸	چردی	جَرَزی
ایضاً	۱۳	اونکا	دل کا	۵۵	۵	اور پھر مجکو	اور مجکو	ایضاً	۹	کھاتی مین	گھاٹی مین
۲۲	۸	لوک لی	لوگ آئے	۵۶	۸	بدل گئے	بدل سکے	۸۰	۱۳	ابن مسند	ابنی مُسند
ایضاً	۹	مبتہ	میہنہ	۵۷	۴	کہتے تھے	کہتے ہین	ایضاً	۱۵	جودہ	دد
۲۴	۱۰	اوراد	اولاد	ایضاً	۱۱	عزرائیل	عزرا	ایضاً	۲۰	لکھاجاتاہی کہ کم	[illegible]
ایضاً	۱۳	راونسے	اونسے	۵۸	۷	تبونکا	پتونکا	۸۱	۵	رکھی جو	رکھی
ایضاً	۱۶	رجیے	جیسے	ایضاً	۹	تباہین	تبلاہین	ایضاً	۷	امید بر	امید
۲۳	۶	حضرت موسیٰ	حضرت موسیٰ اور عیسیٰ	۶۰	۵	بڑاتیانشان	بڑا نشان	ایضاً	۱۷	سیرلیطری	سیرلیطرف
۲۵	۳۰	کھواسے	کھوادے	ایضاً	۹	تھائی اتھائی تھائی	اتھائی تھائی	ایضاً	۲۲	شریک کردیا	شریک ہے
	۳۱	لوطہ	لوطؑ	۶۳	۱۲	لکھدیے	لکھہ لیے	ایضاً	۳۲	الضاف	انصاف والد یا آپ نے بھی جبکہ پایا
۲۸	۱۱	مہلبن والا	ملبن والے	۶۵	۱۰	اوس	اس	۸۲	۲	منزلگاہ	منزل
۲۹	۱۲	بی سامانی	بے سامانی	۶۶	۲	تخت نصر	بُخت نصر	ایضاً	۵	بھی	یہی
ایضاً	۱۷	اسپیر	اوپیر	ایضاً	۷	رخیالی	رخیا کی	ایضاً	۹	ہماری گذری	[illegible]
۳۰	۸	سل سے	نسل کے	۶۷	۴	مخزنہ	تخزمہ	ایضاً	۱۶	برتہا تھا	بڑھتا ہے
ایضاً	۱۶	ہید	پیدا	ایضاً	۸	یہوچھین	پوچھین	ایضاً	۱۸	کہ اسپیر	کہ ہم اسپر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۸	بھی حرص	بڑی حرص
۸۳	۹	دونو نکو	دونونکوتو
ایضاً	۱۱	جادو نکا	جادوٹونکا
۸۳	۲۰	سداد	شدّاد
۸۴	۹	نکل	نکالا
۸۵	۱	زار	بزار
ایضاً	۴	کیثرا	کبیرا
ایضاً	۹	برنشیما	شیما
۸۶	۱۵	سردارہر	سردارہین
۸۷	۲۱	جوچھہ	پوچھہ
۸۸	۱۳	بحیرادرقریش	بحیرا درویش
ایضاً	۱۶	تشریف لے گیے	[illegible]
[illegible]	۵	ہین	نہین
۹۰	۴	لگی	لگیں
ایضاً	۱۹	جبر	جبرہ
۹۱	۱۸	پہاڑ حرا	حراپہاڑ
۹۴	۳	اتفان	اتقان
ایضاً	۱۸	ہمنے	ہمسے
۹۷	۶	عبسہ	عَبَسہ
۹۹	۹	دنیاکہ اور	دنیا اور
۱۰۱	۲	دڈنگرگی	دڈنگرونکی
ایضاً	۳	ابو فعلی	ابویعلی
۱	۷	اورعلی	اورحضرت علی
ایضاً	۱۶	عکاذ	عُکاظ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۲۱	الستفتح	استفتح
۱۰۵	۱۱	ٹھنڈھی ہے	ٹھنڈھی
ایضاً	۱۸	ربیہ	رَبَعَہ
ایضاً	۲۰	زہر	زید
۱۰۷	۲	سے	ملیے
ایضاً		علاہین	نخّاس
ایضاً	۲	باعث کہ	باعث
ایضاً	۱۹	درسنانے کو	ڈرسنانے کو
۱۰۸	۲	کتاب بسے منی	کتاب پسنی
ایضاً	۳	نباتی ہے	نباتی ہے
ایضاً	۴	ملانے والے	سلانے والے
ایضاً	۶	ملانے والے	بنانے والے
ایضاً	۱۰	حاضر ہوے	حاضر ہے
۱۰۹	۵	انکھون	انھون نے
ایضاً	۶	گور	گوبر
ایضاً	۷	حدیادین	جُھپادین
ایضاً	۸	بھنی ہوئی	بہنی ہوئی
ایضاً	۱۱	اجیہا	بھیجا
ایضاً	۱۴	ادر	دڑ
ایضاً	۱۷	ذکر	ذکر ہے
۱۱۰	۴	ابن ابی ماتم	ابن ابی حاتم
ایضاً	۲۱	رکہا کیا	کہا گیا
۱۱۱	۱۸	سمکہا کہا	سمکہا گیا
۱۱۲	۱۹	کون	ڈوک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۴	۱	ہین	ہی
ایضاً	۱۳	ترمذی	ترمذی
ایضاً	۱۹	کہ اُسکا	اُسکا
۱۱۸	۴	سچے	سچے ہین
ایضاً	۱۱	ابرابر	برابر
۱۱۹	۱۶	جرتح	جُریج
۱۲۰	۷	شاگردون	شاگردون نے
ایضاً	۹	سایہ	شاید
ایضاً	۱۱	اوریہی اورقول	اوریہی قول
۱۲۳	۵	کوئی اللہ کا کوئی	کوئی اللہ کا
۱۱۳	۳	زیتون	آیتون
۱۲۵	۶	تبادیا	بتادیا
۱۲۹	۱۵	سچا کرتا ہے	سچا کرتا ہے اور
۱۳۴	۹	اپ	اب
۱۳۵	۱۹	نے انکے	نے اور انکے
۱۳۶	۱۰	تبیہ	تب
ایضاً	۱۲	بالمد	یااللہ
ایضاً	۱۳	بیرچی	برچھی
۱۳۹	۱۳	گواہ	ناگواہ
۱۴۵	۶	برشلے گا	برسائے گا
۱۴۹	۲۱	کیاگہا	کیا کی
ایضاً	ایضاً	کھایا	کمایا
۱۵۱	۱	صراط	صراط سے
۱۵۷	۷	سایہ زمینا	سایہ مین

دشریف شمیمہ نثر۔ واضح خطا از مولوی غلام امام شہید گاخر۔ ایضاً

مصطفوی۔ روایات المیہ تصنیف مولوی وزیر حسن۔

حدیقہ میلاد۔ در فضایل و ولادت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ۔

نامہ۔ رسول مقبول کا حال بعثت سے وفات تک مدینہ ترجمہ جذب القلوب مترجمہ مولوی عبد الحق بریلوی۔

نامہ و شمایل نامہ۔ نور محمدی اور شمایل کا بیان آپ کی رحمت۔ حال پیدایش حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

سرار نبوت۔ و فضائل نبوت و ختم الرسل مولد شریف یہ تین کتاب مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین خاتم النبیین۔ غزلیات محامدین مولفہ منشی امیر احمد امیر۔

سرور القلوب فی ذکر المحبوب معجزات پیغمبر کا بیان مولفہ مولوی محمد تقی علیخان۔

گلدستہ محسن۔ در مجامد پیغمبر شامل رسایل تاریخ خیر المرسلین ۲ مخمس نعتیہ ۳ مثنوی صبح تجلی۔

سراپای رسول اکرم مولفہ مولوی محمد محسن۔ قصیدہ محمدیہ۔ در فضائل پیغمبر تصنیف مولوی نجم الدین۔ مجموعہ نسیم جنت۔ قصیدہ نعتیہ و خیابان فردوس و فضایل درود مولفہ مولوی محمد کاظم۔ سبیل الجنان۔ ترجمہ تکمیل الایمان مصنفہ علی تخلص امیر۔

تذکرۃ الجمعہ۔ فضیلت جمعہ میں مصنفہ نواب مولوی قطب الدین خان۔

فلاح دارین۔ آداب معاشرت شرعی مولفہ ایضاً

موضح الحق۔ مسایل جزئیہ دین مولفہ ۔ //

تحفۃ الزوجین۔ میان بی بی کے باہمی حقوق اور انکی معاشرت مولفہ ایضاً۔

تحریم النسا۔ رشتہ داروں کی کون عورتیں حلال ہیں اور کون حرام یعنی کس کے ساتھ نکاح درست ہیں شرعاً مولفہ ایضاً

رسالۂ کلید باب الحج۔ احکام حج کا بیان مصنفہ منشی محمد سعید انور علی۔

فضائل الشہور۔ والصیام فی ورادالیالی والایام مہینوں اور ماہ صیام کی فضیلت مولفہ مولوی محمد رمضان۔

سراج السالکین ترجمہ منہاج العابدین جو مصنفہ حضرت امام غزالی ہی مترجمہ مولوی منیر۔

گلدستہ کرامات وخرق عادات و کرامات حضرت غوث الاعظم مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

رسالہ عجالۂ ہادیہ در امتناع بازی شطرنج معروف بہ رسالہ شطرنج مولفہ مولوی عبد اللہ بلگرامی۔

گلزار جنت نعماے جنت کا بیان مصنفہ نواب قطب الدین خان۔

ترغیب الفرقان۔ در فضائل قرآن مولفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی۔

تاریخ مکہ معظمہ۔ احوال بناے کعبہ وفضایل مولفہ حاجی محمد فخر الدین خان۔

ضمان الفردوس۔ مولفہ مفتی عنایت احمد

مرج البحرین — فی فضائل الحرمین کے اور ان کے بزرگیون کا بیان مولفہ مفتی محمد عبد الغفار —

عقد الجواہر مسمّی بہ موید اشعرا جواز و عدم جواز تشاعر کی بیان اشعری طور سے مولفہ ابو عبد العزیز عرف بہ سبب منظور احمد —

مجموعہ جوشن صغیر و کبیر — مترجم مع درود طوسی و دعاے کمیل

جوشن صغیر مترجم —

طریقہ حسنہ — مصنفہ حکیم رحمان علیخان مدار المہام الوان وصیت نامہ — مع رسالہ دانشمندی تصنیف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

قصۂ ماہ رمضان — مصنفہ عبد اللہ خان —

حکایات الصالحین — فی حالات الصادقین مولفہ مولوی منظور احمد —

اسرار المحبت — تصنیف منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی —

منہاج النبوۃ — ترجمہ مدارج النبوہ مصنفہ خواجہ عبد المجیب دو جلدین —

رانڈون کی شادی — یعنی شرعاً بےرضامندی بیوہ کو اوسکی شادی کردینا درست ہی — مولفہ مولوی عبد الرحیم دہلوی

مجموعہ سمجھہ بوجھہ — وفضائل درود و تاج و طریقہ شغل کلمہ طیب —

اوراد فتحیہ — مع دعاے رقاب مترجم امیر کبیر ہمدانی

اوراد نقشبندیہ —

شرح قصیدہ بردہ — نظم مصنفہ مولوی غلام حیدر گوپاموی

مجموعہ اوراد — مستندہ شامل ہیں سولہ رسالے

۱ — رسالہ سبعات عشرہ ۲ — اوراد فتحیہ — ۳ حزب البحر ۴ — حزب الاعظم — ۵ — دلایل الخیرات ۶ — کبریت احمر

۷ — ثلاثیات امام بخاری — ۸ — چہل حدیث —
۹ — قصیدہ بردہ — ۱۰ — حزب البحر — ۱۱ — حزب الوسیلہ
۱۲ — حزب النداوی — ۱۳ — حزب ابن العربی —
۱۴ — قصیدہ مضریہ — ۱۵ — قصیدہ منفرجہ —
۱۶ — استغاثات — باعث اجتماع و اشاعت مجموعہ جناب مستجمع کمالات علوم عقلی و نقلی مولوی عبد ال[illegible] سابق صدر الصدور و عمال پنشن دار رئیس مچھلی شہر ہیں نادر مجموعہ ہے —

سید الاوراد — مولفہ مولوی محمد حیات [illegible]

گلدستہ فضائل چاریار — مع فضائل اہل بیت اطہار مولفہ مولوی محمد تصدق حسین گھراج پوری —

مواعظ حیدریہ — مصنفہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ —

مؤید القرآن — مصنفہ علی بخش خان صدر الصدور گورکھپور —

مجموعہ رسائل — شامل ہیں پنج رسالہ
۱ — سعادت نامہ — ۲ — منہاج العارفین —
۳ — پند سود مند — ۴ — رسالہ عبد اللہ انصاری
۵ — تحفۃ الملوک و مناجات مولفہ مولوی محمد جمیل ال[illegible]

مجموعہ رسائل — شامل ۹ رسالہ اذیل
۱ — رموز العارفین — ۲ فضائل نامہ — ۳ — شمائل [illegible]
۴ — آفرینش نامہ — ۵ — معراج نامہ — ۶ — اعجاز نامہ
۷ — اعزاز نامہ — ۸ — خواب نامہ — ۹ — قصۂ شاہ روم مولف مختلف —

ناصر اللبیب — فی اسماء الحبیب — تصنیف حکیم [illegible]

گلشن بیخزان منظوم مقامات ذہبی مصنفہ جناب حاجی عبد [illegible]





